بغیر استاد کی مدد سے

احسن الحدیث

حصہ اول

آسان طریقہ سے عربی زبان سکھانے والی واحد آسان کتاب

قیمت: ۱۲/۰ روپے

(یکے از تصنیفات)

الفقیہ الحکیم السید محمد احسن زیدی
جامعہ ازہر مصر و بیروت

ناشر: "بیت المسلمین" C-26/7-8 ملیر ایکسٹینشن کالونی۔ کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

یوں تو عربی زبان دنیا کی بے شمار زبانوں میں سے ایک ہے مگر اسے مختلف طریق پر تمام زبانوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اوّل تو اسلئے کہ قانونی زبان ہے جس میں لاقانونیت صدیوں کی کوشش کے باوجود سرایت نہ کی جا سکی۔ دوم اس لئے کہ خداوندِ عالم نے اسے قرآن مجید میں لسانٌ عربیٌ مبین فرمایا ہے۔ سوم اس لئے کہ اس زبان کو نظر انداز کرنے کی کوشش خود مسلمانوں نے مختلف ادوار میں کی یہاں تک کہ چند دھائی قبل اردو میں نماز پڑھنے کی نہ صرف ترغیب دی گئی بلکہ اس کا عملاً مظاہرہ بھی کیا گیا جسے عقلاء نے سختی سے ناپسند کیا اور مخالفت کی۔ آج عربی زبان کی اہمیت اہلِ ملک پر اس قدر واضح ہے کہ تعلیم کی تمام سطحوں پر اسے پڑھایا جا رہا ہے۔

میں نے "عربی" بحیثیت زبان سیکھنے کا جب ارادہ کیا تو مکتب و اسکول کی عمر گزر چکی تھی۔ مخلص دوستوں میں چند ایسے افراد بھی تھے جنہیں عرفِ عام میں علماء کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بصد خلوص صرف و نحو گردانوں وغیرہ کا ذکر کیا جسے میں نے ٹیڑھی کھیر سمجھ کر صبر کر کے بیٹھ رہنا مناسب سمجھا۔

ایک مخلص دوست سید صغیر حسین صاحب رضوی کامل کی معرفت قسمت نے ایک ایسے در پر پہنچایا جس کا نام "بیت المسلمین" تھا۔ پہلی ہی نشست میں پتہ چلا کہ حقیقتاً یہی بیت المسلمین ہے جہاں مجھ جیسے اسّی ہزار (۸۰،۰۰۰) تعلیم یافتہ افراد پہلے ہی زانوئے ادب تہہ کئے ہوئے تھے اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے صرف ایک سلسلۂ تعلیم میں منسلک تھے یعنی "عربی زبان" کی بذریعۂ "خط و کتابت تعلیم" کا ایک سلسلہ جاری تھا جس میں ایک سبق ہر تیسرے دن کراچی مرکز سے جاری ہوتا اور ہر طالبعلم کو حکم تھا کہ سبق ملتے ہی وہ اُسی دن اپنے ہاتھ سے نقل کر کے اگلے پتے پر روانہ کر دے گویا ہر شخص کے پاس دو پتے موجود ہوتے ایک وہ جہاں سے وہ سبق وصول کرتا دوسرا وہ جہاں اُسے سبق روانہ کرنا ہوتا۔ چنانچہ اس سلسلے میں ضروری اجازت کے بعد میں بھی شامل ہو گیا۔

پہلے پہل مجھے کچھ اندازہ نہ ہوا کہ کتنے افراد اس ذریعے سے عربی تعلیم حاصل کر رہے ہیں مگر جب کراچی مرکز کے دفتر میں میری نظر اُس چارٹ پر پڑی جس میں ہزارہا نقطے اور خطوط (لکیریں) ایک بہت بڑے ۳ فٹ × ۴ فٹ سائز کے کاغذ پر بنے ہوئے تھے تو میں نے کراچی مرکز کے منیجر فلائیٹ سارجنٹ سید محمد عسکری صاحب سے پوچھا کہ یہ کس

(GALAXY) ستاروں کی دنیا کا نقشہ ہے تو جواب ملا۔ جناب یہ آپ ہی کی عربی تعلیم کا سلسلہ ہے اور یہ چارٹ اکیلا نہیں بلکہ اندر دیواروں پر اس جیسے اور بھی چارٹ آویزاں ہیں اور ان نقطوں میں اسّی ہزار (۸۰,۰۰۰) طلبا پنہاں ہیں۔ یہ عسکری صاحب خود بھی ایک نقطہ تھے اور کراچی مرکز میں ہر تیسرے دن عربی کا ایک سبق استادِ محترم الفقیہ الحکیم السید محمد احسن زیدی صاحب قبلہ سے سرگودھا سے وصول کر کے نقل کرنے کے بعد اُسے سلسلۂ تعلیم میں روانہ کر دیتے۔ زیدی صاحب قبلہ ۱۹۵۰ء کی دھائی میں سرگودھا ائربیس پر بحیثیت وارنٹ آفیسر متعین تھے جہاں سے آپ نے یہ سائنٹیفک طریقۂ تعلیم جاری فرمایا تھا۔

الفقیہ الحکیم السید محمد احسن زیدی صاحب قبلہ ۱۹ سال کی عمر میں جامعۂ ازہر مصر سے اعلیٰ ترین سند کے ساتھ فارغ ہو چکے تھے۔ بعدازاں بیروت یونیورسٹی میں تعلیمی مدارج طے کر کے پرنسٹن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ آف ریلیجس اینڈ سائنس کی ڈگری حاصل کی۔ یہ سندات پیشہ ورانہ ایروناٹیکل کورس اور قم سے اجتہاد کی سند کے علاوہ تھیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے علماء آپ سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے ہزارہا مضامین رسالوں میں چھپ چکے ہیں اور لاتعداد کتابیں آپ نے تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کا تعلق لکھنؤ سے ہے۔ آپ کے والدِ معظم عالیجناب السید بشیر حسین صاحب (مرحوم) اوائل عمری میں انگلینڈ چلے گئے تھے اور وہیں رہائش پذیر رہے۔ آپ کی والدۂ گرامی عراق کے معزز گھرانے کی خاتون تھیں۔ آپ نے مذکورہ بالا اساتذہ کے علاوہ اپنے والدِ بزرگوار کی نصیحت کے بموجب اُن تمام زبانوں پر عبور حاصل کیا جن میں الہامی کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ طِبّ، حدیث، منطق، فلسفہ، تصوّف، علم الطبعیات، علم کیمیا، علم الابدان، علمِ ریاضی، علم الکلام، لغت، عربی ادب، علمِ قانون، مختصر یہ کہ علم کی وہ کونسی شاخ ہے خواہ روحانی ہو یا مادی، جس سے آپ پوری طرح واقف نہ ہوں اور جس کا اندازہ ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی تصنیفات و تالیفات کو پڑھ کر بخوبی لگایا جا سکتا ہے اور جن میں سے چند نام یہ ہیں۔ قرآنِ مجید کا ترجمہ و تفسیر، علماء و علمائے اسلام، فاروقی شریعت، الجمعۃ و اجمعۃ، نظامِ ہدایت و تقلید، مرکزِ انسانیت، نہج البلاغہ کا ترجمہ و تشریحات وغیرہ وغیرہ۔

آپ کے عربی اسباق کا یکجا شائع ہونا زیدی صاحب قبلہ کو ناپسند تھا کیونکہ ایک شخص سبق کو خود نقل کر کے جو استفادہ حاصل کر سکتا ہے وہ محض پڑھ کر نہیں حاصل کر سکتا۔ بڑی مشکل سے اِن اسباق کو شائع کرنے کی اجازت میں نے حاصل کی ہے۔ اور قارئین سے التماس ہے کہ وہ اُس وقت تک دوسرے سبق کا آغاز نہ کریں جب تک پچھلا سبق بخوبی ذہن نشین نہ ہو جائے۔ مجھے اُمید ہے کہ ان اسباق پر مکمل عبور حاصل کرنے والا ایک ایسا عالم ہو جائے گا۔ جسے کوئی عربی دان چکّر نہ دے سکے گا۔

رہا سوال اس کتاب کے نام کا؟ تو "احسن الحدیث" خود قرآن کریم کا لقب ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ (زمر ۳۹/۲۳)

ترجمہ: اللہ نے بہترین حدیث نازل کی جو ایک ایسی کتاب ہے بار بار دہرائی جانے والی اور جس میں قطعی ہم آہنگی اور متشابہت موجود ہے۔

احسنُ الحدیث کے مطالعے سے آپ کے علم میں یہ بات آئے گی کہ عربی زبان وہ واحد زبان ہے جسمیں ایک لفظ کے صرف اور صرف ایک ہی بنیادی معنی ہوتے ہیں۔ عربی زبان کا مسلمہ قانون ہے۔ جس پر علماء لغت متفق ہیں کہ ہر عربی لفظ کا ایک مادہ ہوتا ہے، جس سے مصادر، مضارع بنائے جاتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بات کتنے ہی اونچے مصادر میں کی جائے، بنیادی معنی وہی ہوں گے جو مادہ میں مضمر ہیں۔ جس کی مثال آپ کو پہلے ہی سبق کے مطالعے سے واضح ہو جائے گی۔ اس مسلمہ حقیقت کو تسلیم کرتے ہی قرآن حکیم کا صرف اور صرف ایک ترجمہ ہوگا اور یہ ترجمہ آپ خود کر سکیں گے۔

نظامِ عربی کا ایک طالبعلم
سیّد برکت حسین رضوی
ایم۔ اے اعمرانیات، اسلامی ثقافت، بین الاقوامی تعلقات،
ایل۔ ایل۔ بی، ڈی۔ پی۔ ایچ۔ (بیروت)

کراچی ۳۰، ستمبر ۱۹۸۶ء

فہرست اسباقِ احسن الحدیث

جلدِ اول

نمبر شمار	سبق نمبر	مطالب	صفحہ
۱	دیباچہ	احسن الحدیث کیا ہے	ا
		ایک آزمودہ تلخ حقیقت	ا
		قرآن فہمی موڈرن علماء کے نزدیک	ب
		عربی زبان ایسی چیز نہیں جو قابو میں نہ آسکتی ہو	ب
		احسن الحدیث کا کمال	ج
۲	۱	احسن الحدیث سے تعارف	۱
		فاعل کا ابتدائی تصور	۲
		فعل کا تصور	۳
		اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کا تقابل	۳
		فاعل اور مفعول کا فرق اور بنانے کا قاعدہ	۴
		فعل۔ فاعل اور مفعول کی صورتیں	۴
۳	۲	پچھلے سبق پر ایک نظر	۵
		اپنی یادداشت یا حافظہ کی تلاشی	۵
		ایک نصیحت	۶
		عربی الفاظ کی بُنیاد یا مادہ معلوم کرنا ضروری ہے	۶
		ایک لفظ کا بے ڈھنگا کنبہ	۷
۴	۳	فاضل حروف و مشترک حروف	۷
۴	۳	مصدروں سے تعارف اور استعمال	۸
		جدول	۹

نمبر شمار	سبق نمبر	مطالب	صفحہ
۵	۴	عربی زبان کے حروف کی خصوصیات	۹
		عربی حروف کی قیمت	۱۰
		عربی کے مخصوص الفاظ	۱۰
		حروف کی تقسیم	۱۱
۶	۴(ب)	عربی الفاظ کا تلفظ	۱۲
		تلفظ اور معنی	۱۲
۷	۵	الفاظ کے جوڑنے اور جملے بنانے کی طرف چند قدم	۱۳
		اشارے والے جملے بنانا	۱۳
		مؤنث و مذکر، قریب اور دُور کا اِشارہ	۱۳
		ذرا سا قرآن میں جھانکئے	۱۴
۸	۶	سوالیہ جملے بنانا اور ترجمہ کرنا	۱۵
		کلمہ اور کلام - اسم - فعل اور حرف پر ایک نظر	۱۶
		اسم کی قسمیں	۱۶
۹	۷	بات کرنے یا سُننے والے کئی ایک ہو سکتے ہیں	۱۶
		تثنیہ اور جمع بنانے کا قاعدہ	۱۷
		جمع مذکر و مؤنث اور اشارے	۱۷
		اسمِ اشارہ کی مکمل گردان یا جدول	۱۸
۱۰	۸	فعل بنانا اور افعال کو سنوارنا	۱۸
		متکلم اور مخاطب کا تصور	۱۹
		زمانۂ ماضی - حال اور مستقبل	۱۹
		فعل ماضی بنانے کا طریقہ	۲۰
		فعل ماضی واحد مؤنث بنانا	۲۱
۱۱	۹	جہالت دور کرنے اور علم حاصل کرنے کے لئے سوال کرنے والے الفاظ	۲۲
۱۲	۱۰	نئے الفاظ کا استعمال اور اضافہ	۲۳
		افعال اور اعمال پر جملے	۲۳
۱۳	۱۱	چند رشتہ داروں اور استعمال کی چیزوں سے تعارف	۲۴

نمبر شمار	سبق نمبر	مطالب	صفحہ
۱۴	۱۲	اسمِ معرفہ اور اسمِ نکرہ	۲۵
		اسمِ معرفہ کا استعمال	۲۶
		اسمِ نکرہ سے اسمِ معرفہ بنانے کے لئے دلائل	۲۶
		اسمِ معرفہ اور اسمِ نکرہ پر چند جملے	۲۶
۱۵	۱۳	اسمِ معرفہ مع تلفظ	۲۷
		مستقل اسمِ معرفہ کی چند خصوصیات	۲۷
۱۶	۱۴	جملۂ توصیفی اور اسمِ صفت	۲۸
		عربی و اُردو میں صفت اور موصوف کا فرق	۲۸
۱۷	۱۵	اسمِ معرفہ کی تخصیص	۲۹
		اسمِ اشارہ پر جملے	۳۰
۱۸	۱۶	مرکب کی ایک اور قسم	۳۰
		حرفِ جار- زیر دینے والے حروف	۳۱
۱۹	۱۷	نام کی باتیں کرتے کرتے کام (فعل) کی باتیں	۳۲
۲۰	۱۸	پوشیدہ نام یا ضمیریں	۳۴
۲۱	۱۹	فعل و فاعل کی مشق	۳۶
		جملوں کی دو قسمیں	۳۶
۲۲	۲۰	جملہ فعلیہ اور قرآن	۳۷
		حرفِ جار کا اسمِ نکرہ اور اسمِ معرفہ سے تعلق	۳۹
۲۳	۲۱	حرفِ جار (مسلسل)	۳۹
		جملہ کی دو اور قسمیں (ناقص اور تام)	۴۰
۲۴	۲۲	گذشتہ سبق پر مشقیں	۴۱-۴۲
۲۵	۲۳	عربی زبان میں گنتی اور عدد و معدود	۴۲
		ایک سے دس تک مذکر و مؤنث اعداد	۴۳
		جنس اور تعداد کا فرق	۴۳
۲۶	۲۴	قرآنِ کریم پر ایک نظر	۴۳-۴۴
		قانونی باتیں پھر سامنے لائیں (کلمہ-اسم فعل اور حرف)	۴۴

نمبر شمار	سبق نمبر	مطالب	صفحہ
۲۷	۲۵	ضمیروں کو ایک جگہ جمع کردیں (جدول)	۴۵
		ضمیر منفصل اور ضمیر متصل	۴۵
		ملی جلی ضمیریں	۴۶
۲۸	۲۶	پچھلے اسباق کی تکمیل	۴۷
۲۹	۲۷	فعل اور فاعل کی مختلف صورتیں (فعل ماضی کی گردان)	۴۸
		فعل ماضی پر نوٹ کرنے کی باتیں	۴۹
۳۰	۲۸	حروف استفہام اور حروف متعلقہ کا ذخیرہ	۵۰
		فعل سے متعلق چند اور حروف	۵۰-۵۱
۳۱	۲۹	اپنا ذخیرہ اور حافظہ جملوں میں دیکھیں	۵۱
		متصل ضمیروں پر چند جملے	۵۲
		حروف استفہام پر چند جملے	۵۳
۳۲	۳۰	نئے الفاظ۔ ضمیروں کا عمل اور نئے جملے	۵۳
		مخلوط جملے۔ ضمیروں اور مؤنث و مذکر کا استعمال	۵۳
		اسم کی تین حالتیں (رفعی۔ جری۔ اور نصبی)	۵۴
		مفعول بہ	۵۴
		مفعول فیہ	۵۵
		حال جس میں فعل واقع ہوا	۵۵
۳۳	۳۱	بار بار رکاوٹ بنتے رہنے والے فعل	۵۵
۳۴	۳۲	قرآن کریم بھی منتظر ہے حاضری دیجئے۔	۵۶
		فعل ماضی کو ماضی قریب اور بعید کی مستقل صورت دینا	۵۷
۳۵	۳۳	اپنی قابلیت سے ترجمہ کریں	۵۷
		نئے جملے پرانے الفاظ میں	۵۸
		اسم موصول کی گردان	۵۸
۳۶	۳۴	قرآن میں اسم موصول کا استعمال (اَلَّذِیْ)	۵۸-۶۰
۳۷	۳۵	چند ضروری الفاظ اور افعال کی گردانیں	۶۰
		قَالَ۔ جَعَلَ۔ اَنْزَلَ۔ نَزَّلَ۔ فَضَّلَ کی گردانیں	۶۰-۶۱

نمبر شمار	سبق نمبر	مطالب	صفحہ
۳۸	۳۶	گنتی اور حساب	۶۱
		چند قانونی باتیں (مفرد و مرکب۔ مرکب ناقص و تام)	۶۱
		مرکب توصیفی اور مرکب تام کا فرق	۶۲
۳۹	۳۷	مرکب توصیفی پر جملے	۶۳
		مبتدا اور خبر مفرد ہو سکتے ہیں	۶۳
		خبر پہلے اور مبتدا بعد میں	۶۳
		جار و مجرور سے مرکب خبر والے جملے	۶۴
		مؤنث سماعی	۶۴
۴۰	۳۸	قرآن کریم میں علم الحساب پر انتہائی تعلیم	۶۴
۴۱	۳۹	قرآن کریم میں اعداد اور گنتی کا مزید استعمال	۶۶
		رَأَى کی گردان	۶۷
۴۲	۴۰	فعل مجہول اور چند ضروری ہدایات	۶۷
		ماضی مجہول پر جملے بنانا	۶۸
۴۳	۴۱	قواعد اور قوانین پر مختلف ہدایات	۶۸
		جمع کی دو قسمیں (سالم اور مکسّر)	۶۹
		فعل و فاعل میں رابطہ	۶۹
		انکاریہ جملے بنانا	۶۹
۴۴	۴۲	قانونی باتیں	۷۰
		وزن۔ مثالیں اور وضاحتیں	۷۱
		فعل کی ایک نئی اور دوسری قسم (مضارع)	۷۱
		فعل مضارع پر مثالیہ جملے	۷۲
۴۵	۴۳	مضارع کی ساخت پر غور (فعل مضارع کی ضرورتیں)	۷۲
		مادہ۔ ماضی اور مضارع	۷۳
		فعل مضارع کا استعمال قرآن سے	۷۳
۴۶	۴۴	فعل مضارع (مسلسل)	۷۴-۷۶

نمبر شمار	سبق نمبر	مطالب	صفحہ
۴۷	۴۵	مضارع پر وضاحت	۷۶
		ماضی مذکر غائب اور مضارع مذکر غائب کا فرق اور شکلیں	۷۶
۴۸	۴۶	ماضی اور مضارع پر قرآن کریم سے پریکٹس	۷۸
۴۹	۴۷	مضارع کی متکلمانہ صورتیں	۷۹
		قرآن سے تعلق	۸۰
		آیات میں ماضی اور مضارع	۸۰
		استعمال شدہ اور سمجھی ہوئی فعل مضارع کی صورتیں	۸۱
۵۰	۴۸	عملی مشقیں - اب ہمیں سکھاؤ	۸۲
		مضارع میں تبدیل کر دیں	۸۲
		مذکر و مونث الگ کرو اور معنی لکھو	۸۲
		ترجمہ کریں۔	۸۲
		سب کی جمع اور تثنیہ بنا ڈالیں	۸۲
		الفاظ میں ترجمہ کر دیں	۸۲
		ان اصطلاحات کو عملاً سمجھاؤ	۸۳
		اعراب لگاؤ۔	۸۳
۵۱	۴۹	مضارع مجہول بھی ہوتا ہے	۸۳
۵۲	۵۰	افعال کا ماضی، حال اور مستقبل میں ظہور	۸۴
	ب	پہلے حصہ کا آخری سبق قرآن کریم سے لیجیے	۸۴
۵۳	۵۱	فعل امر - یعنی حکم دینے والے الفاظ بنانا	۸۵
	الف	فعل امر بنانے کا قاعدہ	۸۶
	ب	اگر عورت کو حکم دیا جائے	۸۶
	ج	واحد —— تثنیہ اور جمع کے احکام	۸۶

اَحسَنُ الحَدِیث

(زمر ۲۳/۳۹)

اَحسَنُ الحدیث کیا ہے؟

قرآنِ کریم کا ایک نام احسن الحدیث بھی ہے۔ ہم نے آج سے تینتیس ۳۳ سال قبل ۱۹۴۳ء میں ایئرفورس کے دوستوں کے اصرار پر لوگوں کو قرآن کے قریب لانے کے لئے عربی پڑھانے کا جو نظام مرتب کیا تھا۔ اُس کا نام بھی اُحسن الحدیث رکھ دیا تھا۔ یہ نظامِ تعلیم بذریعۂ ڈاک (خط و کتابت) (Correspondence Course) شروع کیا گیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ تمام انگریزی افواج میں پھیلتا ہوا مختلف ممالک میں جا پہنچا۔ اور آٹھ بڑی اور مفید زبانوں میں جاری ہے۔

جب ہم نے سول پبلک سے رابطہ کی اِبتدا کی تو چند دوستوں کی سفارش سے مذکورہ نظامِ تعلیم کو قسط وار ماہنامہ "فخر النساء" اور اس کے بعد ماہنامہ "البشریٰ" میں شائع کرنے کی اِجازت دی تھی۔ اب یہ تقاضہ کیا جا رہا ہے کہ اُسے کتاب کی صورت میں بھی پیش کر دیا جائے، چنانچہ یہ اسباق آپ کے سامنے ہیں۔ چونکہ یہ ایک نہایت ضخیم ذخیرہ ہے۔ اِس لئے ہم اپنی ذاتی اور مالی حیثیت کے مطابق اِس سلسلے کو مختلف حصص میں پیش کریں گے۔ اگر آپ اسے مفید و ضروری سمجھتے ہوں تو تعاون فرمائیں۔

ایک آزمُودہ تلخ حقیقت

ہم دیکھتے چلے آئے ہیں کہ عُلمائے اسلام بظاہر عربی زبان کو عام کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔ سیکڑوں مدرسہ بنتے اور بگڑتے رہے۔ بیسیوں عربی مدارس آج بھی موجود ہیں۔ عربی پڑھانے پر لکھی ہوئی کتابوں کا ایک ٹرک کراچی کے کتب فروشوں کے پاس موجود ہے کئی ایک علمائے نے اپنی زندگی درسی کتابیں لکھنے میں صرف کر دی۔ مگر نتیجہ تقریباً صفر کے برابر رہتا چلا گیا۔ اور پاکستان میں پچاس ہزار آدمیوں میں سے ایک شخص شاید ایسا ملے جو عربی زبان جانتا ہو۔ یعنی پاکستان کی چھ کروڑ آبادی میں بارہ سو عربی دان حضرات کا ملنا مشکل ہے۔ اور پھر یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا وہ قرآنِ کریم کو سمجھتے ہیں یا نہیں؟

ایسا کیوں ہوا؟ اِس کے بہت سے اسباب ہیں سب سے پہلا سبب خود عُلما ہیں۔ اِس لئے کہ اُنھوں نے اُمت کو قرآن اور عربی زبان سے اِس قدر خوفزدہ رکھا ہے کہ وہ غریب مجسمۂ ادب و احترام بن کر رہ گئے۔ اور گنہگار

ہو جانے سے بہتر یہ سمجھا کہ قرآن کو خوبصورت اور قیمتی جزدان (Cover) لپیٹ کر اُنچی بلندی پر رکھا جائے کہ غلطی سے بھی اُس کی طرف پشت نہ ہو سکے۔ اُدھر علماء نے یہ بھی بتایا کہ قرآن ایک سمندر ہے۔ اُس میں سے اللہ کے منشا کو سمجھنا معمولی علماء کا کام بھی نہیں ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے بہت ساری محنت اور کئی ایک دُوسرے علوم کا پڑھنا لازم ہے۔ اور عوام الناس کو چونکہ علماء کی تقلید واجب ہے۔ لہٰذا انہیں نہ فرصت ہوتی ہے نہ ہر ایک پر الگ الگ علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔ ایک شخص عالم ہو جائے تو یہ واجب کفائی پُورا ہو جاتا ہے۔ اور سب انسان بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔ رہ گیا ثواب تو وہ ناظرہ (بے معنی) پڑھنے اور قرآن کی سطروں پر انگلی پھرانے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر عربی زبان جاننے سے اگر قرآن سمجھا جا سکتا تھا۔ تو عرب کے مادری زبان بولنے والے لوگوں کو سب سے زیادہ قرآن سمجھنا چاہیے تھا۔ حالانکہ قرآن فہمی میں وہ بھی وہیں ہیں جہاں پاکستانی اور دوسرے مسلمان ہیں۔ اس سلسلے میں علامہ پرویز کی بات سُنیئے:-

قرآن فہمی موڈرن علماء کے نزدیک!

"قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا تھا۔ اور اپنے مطالب میں بڑا صاف، واضح اور آسان ہے۔ اس سے انسان عام طور پر اس نتیجے پر پہنچے گا کہ جو شخص عربی جانتا ہو وہ قرآنی حقائق کو آسانی سمجھ لیگا یعنی قرآنی حقائق کو سمجھنے کیلئے صرف عربی زبان کا جاننا کافی ہوگا۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ لیکن اگر صرف عربی زبان جاننے سے قرآنی حقائق سمجھ میں آ سکتے تو عرب، جن کی مادری زبان عربی ہے، قرآنی حقائق کے ماہر ہوتے۔ لیکن عرب کس حد تک قرآن کریم کی تعلیم سمجھتے ہیں؟ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں (یہاں مسٹر پرویز نے احتیاط سے کام لیا تاکہ حکومت کی مدد (Aid) بند نہ ہو جائے) عربوں سے مُراد صرف اُن کے عوام نہیں۔ اس میں ان کا پڑھا لکھا (علماء کا) طبقہ بھی شامل ہے۔ جب اس باب میں خود عربوں کی یہ حالت ہے (حالت تو بیان نہیں کی) تو غیر عربوں کے متعلق اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ اس سے ایک اہم سوال ہمارے سامنے آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک طرف قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ عربی زبان کی آسان کتاب ہے۔ اور دُوسری طرف کیفیت یہ ہے کہ نہ صرف عربی جاننے والوں میں سے بلکہ خود اُن میں سے جن کی مادری زبان عربی ہے بہت کم ہیں جو قرآنی تعلیم کو کماحقہٗ سمجھتے ہوں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟" (لغات القرآن جلد اول صک)

یہ اور اسی قسم کے لکچر اور وعظ اُمت کو پلائے جاتے رہے اور مُسلمانوں کو قرآن سے اُتنا ہی دُور کر دیا جتنا اُن سے اللہ کو دُور کیا گیا تھا۔

خود عربی زبان ایک ایسی چیز ہے جو قابُو میں نہیں آسکتی۔

مندرجہ بالا قسم کے بیانات کے بعد بھی گنجائش تھی کہ بعض سخت جان عربی پڑھ کر قرآن فہمی کی کوشش کریں۔ (جیسا کہ پرویز نے کیا اور تمام شیعہ سُنّی علماء پر سوار ہو گیا) اور پھر علماء سے ٹکر لینے لگیں۔ تقلید چھوڑ دیں زبان طعن دراز کریں۔ اس لئے خود عربی زبان کو ہوّا بنا کر دکھایا گیا۔ اور عجیب عجیب بکواس کی گئی۔ پرویز بھی اس میں شامل ہیں۔ سُنیئے ارشاد ہے کہ:-

"عربوں کو دیکھئے کہ اُن کے یہاں شہد کے لئے اَسّی الفاظ۔ سانپ کے لئے دو سَو۔ شیر کے لئے پانچسَو۔ تلوار کے لئے ایک ہزار۔ اور اُونٹ کے لئے پانچ ہزار سات سو چوالیس الفاظ موجود تھے۔ اس سے عربوں کے تخیّل کی وسعت اور کی زبان کی جامعیت کے متعلق اندازہ ہو سکتا ہے۔" (ایضاً صہ)

ہم قارئین کو اِس قدر بتا کر آگے بڑھتے ہیں کہ مندرجہ بالا بکواس کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ ایک قدیم (ہزار سالہ) فریب ہے۔ اور بس۔ جو حضرات تفصیل چاہیں وہ ہماری متعلقہ تصنیفات پڑھیں۔ بہرحال عربی زبان سے اُدھر خوفزدہ کیا گیا اور اِدھر عربی پڑھنے کا نصاب اور کتابیں اِس اُصول پر تیار کی گئیں کہ صرف وہ لوگ کامیاب ہوں جو رٹا لگانے اور حفظ یاد کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتے ہوں۔ یعنی وہ خاندان و اقوام و افراد ناکام رہیں جو ذہین و فطین اور چون و چرا، کیسے اور کیونکر، اور سُوجھ بُوجھ کے حامل ہوں۔ چنانچہ آپ کو شیعہ سُنّی علماء میں جتنے حضرات ملیں، اُن کی باتوں، عادتوں اور طرزِ فکر سے یہ معلوم ہوجائے گا کہ ان میں زیادہ تر اندھے۔ لنگڑے لُولے۔ بیچ اور پس ماندہ اقوام کے لوگ ملیں گے۔ چنانچہ سمجھ دار طبقے کے لوگ مایوس ہوگئے۔ اور اُنھوں نے اپنے ہونہار بچوں کو عام اسکولوں میں اور غبی الذہن اور پست فطرت کے ایک آدھ بچہ کو دینی مدارس میں بھیجنا طے کر رکھا ہے یہ بات آگے بڑھ کر علماء کے طبقہ میں بھی پہنچی۔ مثلاً اِسی کراچی میں ایک ایرانی مجتہد نے اپنے بچوں کو عالم بنانے کے بجائے عام تعلیم دلائی۔ لڑکی تک کو میوزک کالج میں اِنعام پاتے دیکھا گیا۔ ایک دوسرے مجتہد نے جو بدقسمتی سے میرا دوست بھی تھا۔ اپنے ایک بدترین اور مخبوط الحواس لڑکے کو نجف بھیجدیا۔ اور چند روز ہوئے اُن بچوں کے مُعلّم نے بتایا کہ فلاں لڑکا بڑا سمجھ دار ہوگیا۔ یعنی مولوی برا بیچ میں چل نکلا۔

احسن الحدیث کا کمال۔

زیرِ گفتگو اسباق پہلے ہی دن یہ یقین دلادیں گے کہ عربی آسان ترین زبان ہے۔ اسے ہر شخص بہت جلد درجۂ کمال تک حاصل کرسکتا ہے۔ اور کسی معلّم سے کسی سوال کی اِحتیاج نہیں رہتی ہے۔

والسلام

خادمُ المسلمین

ابوجعفر سیّد محمّد احسن زیدی مجتہد

ڈاکٹر آف ریلیجنز اینڈ سائنس

احسن الحدیث

علامہ سید محمد احسن زیدی مجتہد

ناشر:۔ "بیت المسلمین" C-26/7-8 ملیر ایکسٹینشن کالونی ۔ کراچی۔

۴۸۶

اَحۡسَنُ الۡحَدِیۡث

اللہ نے آپ کو لامحدود علم و قدرت فراہم کرنے کے لئے اُدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے تمام علوم کا مخزن بنایا اور اِدھر پوری کائنات میں تعلیماتِ خداوندی پہنچانے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اور حکم دیا کہ وہ حضرت اپنے علوم میں اضافہ کی درخواست جاری رکھیں۔ اور پوری وحی سُن لینے سے پہلے ہی قرآن سُنانے میں جلدی نہ کیا کریں۔ ہم ہی جس کے لئے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے جاتے ہیں۔ اور علمی درجہ بندی میں ہر ایک صاحبِ علم پر ایک زیادہ علم کا حامل رہتا چلا آیا ہے۔ تاکہ حصولِ علم کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ اور قیامت تک نوعِ انسان پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔

۲۔ اللہ نے بتکرار فرمایا تھا۔ کہ ہم نے قرآنِ کریم کو ذکر کے لئے بہت آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے؟ جو غور کرے اور اِس آسانی سے فائدہ اُٹھا کر پوری کائنات کی تفاصیل کا عالم بن جائے اِس لئے کہ یہ قرآن ایسی حدیث کی کتاب نہیں ہے۔ جسے جس کا دل چاہے گھڑ کر تیار کرے۔ یہ تو احسن الحدیث ہے۔ ہم آہنگ اور کائنات میں دُہرائی جاتی رہنے والی کتاب ہے۔

(زمر $\frac{۳۹}{۲۳}$)

یُعَلِّمُکُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ؁ (بقرہ $\frac{۲}{۱۵۱}$)

وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّقۡضٰۤی اِلَیۡکَ وَحۡیُہٗ ۫ وَقُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ؁ (طٰہٰ $\frac{۲۰}{۱۱۴}$)

نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ وَفَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ ؁ (یوسف $\frac{۱۲}{۷۶}$)

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ؟ (قمر $\frac{۵۴}{۱۷}$، $\frac{۵۴}{۲۲}$، $\frac{۵۴}{۳۲}$، $\frac{۵۴}{۴۰}$)

فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَتُنۡذِرَ بِہٖ قَوۡمًا لُّدًّا ؁ (مریم $\frac{۱۹}{۹۷}$)

یہ تو تمام الہامی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور کائناتی تفاصیل بتانے والی اور مومنین کے لئے ہدایت و رحمۃ کی حامل ہے۔

۲۔ قرآنِ کریم نے آسان ہونے کی مزید تفصیل اور حصولِ علم کی عملی صورت یہ کہہ کر بتائی تھی۔ کہ اس کے آسان کر دیئے

جاننے کا مطلب اِس کے سوا کچھ اور نہ سمجھا جائے۔ کہ قرآنی علوم کا حصول صرف تیری (محمدؐ کی) زبانی آسان کیا گیا ہے۔ پھر قرآنی تعلیم کے ازلی وابدی ذمہ دار نے قرآنی تعلیم کا آسان طریقہ بتانے کے لئے "مدینۃ العلم" کا دروازہ یہ فرما کر کھول دیا تھا کہ:۔

> اَلْکَلَامُ کُلُّہٗ ثَلَاثٌ: اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ
> (شرحِ کبیر)

دنیا کی کوئی زبان ہو یا کسی زبان کا کوئی جملہ ہو، وہ ان تین اجزا میں محدود ہوتے ہیں ۱۔ "اسم" (نام) ۲۔ فعل (کام) اور ۳۔ حرف" (حروف)

۴۔ اِس ایک جملہ کی تفصیل وتشریح کرتے ہوئے علمائے انسانیت کی عمریں صرف ہوتی چلی آئی ہیں۔ لاتعداد کتابیں وجود میں آگئی ہیں۔ لیکن اِن تین اجزا کے علاوہ کوئی چوتھی چیز نہ ملی۔ بات یہیں سے شروع ہوتی اور یہیں آکر ختم ہوتی رہی۔ آئیے ہم بھی مِل کر قرآنِ کریم، رسُولِ کریم، اور صاحبانِ قرآن سے استفادہ کریں۔ اور قرآن کے لامحدود علوم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ رحمت وہدایاتِ خداوندی حاصل کریں۔ اور اُس قوم کی طرح نہ ہوجائیں جسے تنذیر نے کوئی فائدہ نہ دیا اِس لئے کہ اُس نے قرآنی راہنمائی سے مُنہ موڑ کر قرآن کو چھوڑ کر اللہ و رسُول کی مرضی کے خلاف ہجرت کرلی تھی۔ (فرقان ۲۵/۳۰) اور رسُول اللہ نے اللہ سے اُس قوم کی شکایت کی تھی۔ حالانکہ اُن کی اپنی مادری زبان عربی تھی۔ مگر اُنھیں قرآن کی بیّن اور واضح زبان پسند نہ آئی۔ (ھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ۔ نحل ۱۶/۱۰۳)

۵۔ آپ روزانہ اُردو زبان بولتے لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح آپ کے چاروں طرف اُردو بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ جو لوگ صرف اُردو بولنا اور سمجھنا جانتے ہیں۔ مگر اُردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے اُنھیں عموماً "جاہِل" کہا جاتا ہے۔ آپ ایک اَن پڑھ شخص کو بُلائیں۔ اور جب وہ قریب آجائے تو آپ اُس کو "جاہِل" کہہ دیجئے۔ وہ شخص آپ کے ساتھ کیا کرے گا؟ یہ تو ہمیں نہیں معلوم۔ البتہ ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ وہ "جاہِل" کہلانا پسند نہیں کرتا ہے۔ یعنی وہ بھی "جاہِل" کے معنی اور مطلب سے "جاہِل" نہیں ہے۔ آپ اُسے مناسب موقع پر "عاقِل" کہہ دیجئے۔ اور اُس کے چہرے کو دیکھئے۔ آپ دیکھیں گے کہ اُس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑگئی ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ "عاقِل" کے معنی بھی جانتا ہے۔ وہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ لیکن آپ یقیناً جانتے ہیں کہ جاہِل وہ شخص ہوتا ہے۔ جس میں "جہالت" موجود ہو۔ اور عاقِل وہ ہے۔ جو عقل والا ہے۔ اِسی طرح کامِل وہ ہے۔ جس کا کمال سے تعلق ہو۔ شاہد وہ ہے۔ جو گواہی دے۔ یا "شہادت" پیش کرے۔ "عابد" عبادت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ "قاتِل" وہ آدمی ہے جس نے کسی کو قتل کردیا ہو۔ جس کو قتل کیا گیا ہے۔ وہ "مقتُول" کہلاتا ہے۔

۶۔ یہاں ٹھہر جائیے اور سوچئے کہ خدا نے سوچنے کا تقاضہ کیا ہے۔ (ھَلْ مِنْ مُّدَّکِرْ) اور دوبارہ ان الفاظ پر نظر ڈالئے اُن کے حروف دیکھئے۔ اور اُن کی ساخت اور آواز میں مشابہت کا راز معلوم کیجئے۔ یہ چھ الفاظ ایسے ہیں کہ ان سب میں چند باتیں بالکل مشترک ہیں۔ یعنی سب میں موجود ہیں۔

جَاهِلٌ	عَاقِلٌ	کَامِلٌ
قَاتِلٌ	شَاهِدٌ	عَابِدٌ

اوّل۔ سب کا پہلا حرف "زبر" والا ہے (یعنی مفتُوح یا فتح والا ہے)

دوم۔ سب کا دوسرا حرف "الف" ہے

سوم۔ سب کا تیسرا حرف "زیر" والا ہے (یعنی مکسُور یا کسرہ والا ہے)

چہارم۔ سب کا چوتھا حرف "جزم" والا (یعنی مجزُوم ہے)

پنجم۔ سب میں کُل چار چار حروف ہیں ۔ اور آخری حرف کی آواز ساکن ہے ۔

۷۔ جب آپ ان الفاظ کو منہ سے ادا کرتے ہیں ۔ تو سب کی ادائیگی میں آپ کے مُنہ اور ہونٹوں کی حرکت بھی ایک ہی سی ہوتی ہے ۔ اور آپ کی آواز بھی یکساں معلوم ہوتی ہے ۔ یعنی ان سب کا لہجہ یا وزن ایک ہی معلوم ہوتا ہے ۔ دوبارہ ایک ایک لفظ کو بلند آواز سے ادا کریں ۔ اور سوچیں کہ ہر ایک کا وزن اور لب و لہجہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ "فَاعِلٌ" کا ہے ۔ ہمارے ساتھ مل کر اور لفظِ فَاعِلٌ کے ساتھ ہر ایک کی جوڑی بنا کر پڑھیں ۔ جَاهِلٌ فَاعِلٌ ۔ عَاقِلٌ فَاعِلٌ ۔ كَامِلٌ فَاعِلٌ ۔ قَاتِلٌ فَاعِلٌ ۔

یہاں تک ذرہ برابر فرق نہیں ہے ۔ اس لئے کہ ان چاروں جوڑیوں میں آخری حرف لام ہے ۔ لہذا ہم یہ فیصلہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ایسے چار حرفی مشترک الفاظ کا وزن "فَاعِلٌ" پر ہوتا ہے ۔ خواہ آخری حرف لام ہو یا کوئی اور ہو ۔ چنانچہ شَاهِدٌ فَاعِلٌ عَابِدٌ فَاعِلٌ کی آوازوں یا تلفظ میں لام اور دال کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے ۔ لہذا یہ دونوں الفاظ بھی "فَاعِلٌ" کے وزن پر بنائے گئے ہیں ۔ نہ یہ دونوں الفاظ بلکہ لاکھوں نئے الفاظ بھی فَاعِلٌ کے وزن پر بنائے گئے ہیں ۔ اور اب آپ خود بھی سیکڑوں الفاظ اسی وزن پر بنا سکتے ہیں ۔ اور آپ کے ذہن میں کئی ایک آئے کھڑے بولنے کا انتظار کر رہے ہیں ۔

فَاضِلٌ ـ شَامِلٌ ـ حَامِلٌ ـ رَاقِمٌ ـ
خَادِمٌ ـ ذَاكِرٌ ـ شَاكِرٌ ـ نَاظِرٌ ـ

۸۔ یہاں ٹھہر جائیے اور پلٹ کر پیراگراف ۶ کو دیکھئے ۔ وہاں آپ نے دیکھا تھا ۔ کہ قَاتِلٌ قتل کرنے والے کو کہا جاتا ہے ۔ اور عبادت کرنے والا عابد کہلاتا ہے ۔ لہذا بات یہ ہوئی کہ قَتْلٌ ایک کام (فعل) ہے ۔ اور جو شخص بھی یہ کام یا فعل کرے اُس کا نام اِس فعل کی وجہ سے قَاتِلٌ رکھا جاتا ہے ۔ اسی لئے عبادت کا فعل کرنے والا عَابِدٌ کہلاتا ہے ۔ یعنی عَابِدٌ عبادت کرنے والا یا عبادت کا فَاعِلٌ ہے ۔ جو خدمت کا کام یا فعل کرے وہ خَادِمٌ ہے ۔ اسی مطلب کو یُوں بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ :-

۱۔ قَاتِلٌ : اسمِ فاعل ہے ۔ یعنی قَاتِلٌ نام ہے اُس شخص کا جس نے قَتْل کا فعل کیا ہے ۔

۲۔ قَتْلٌ : اسمِ فِعْل ہے ۔ یعنی قَتْلٌ نام ہے اُس فعل کا جو قاتل نے کیا ہے ۔

۳۔ مَقْتُوْلٌ : اسمِ مَفْعُوْل ہے ۔ یعنی مقتول نام ہے اُس شخص کا جس پر قتل کا فعل ہوا ۔

یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح قَاتِلٌ اور عَاقِلٌ وغیرہ فَاعِلٌ کے وزن پر تول کر بنائے گئے ہیں بالکل اُسی طرح مَقْتُوْل بھی مَفْعُوْل کے وزن پر بنا ہے ۔

۹۔ اِسْمِ فَاعِل اور اِسْمِ مَفْعُوْل کو ساتھ ساتھ اور ایک جگہ دیکھیں

اسمِ فَاعِل	اسمِ مَفْعُوْل	اسمِ فَاعِل	اسمِ مَفْعُوْل
جَاهِلٌ	مَجْهُوْل	شَاهِدٌ	مَشْهُوْد
عَاقِلٌ	مَعْقُوْل	عَابِدٌ	مَعْبُوْد
قَاتِلٌ	مَقْتُوْل	فَاضِلٌ	مَفْضُوْل
حَامِلٌ	مَحْمُوْل	رَاقِمٌ	مَرْقُوْم
شَامِلٌ	مَشْمُوْل	خَادِمٌ	مَخْدُوْم

طالبِ علم حضرات یہاں دوبارہ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کی ساخت پر غور فرمائیں ۔ زیر و زبر اور پیش کا مقام دیکھیں ۔ آواز اور وزن تولیں ۔ حروف کی کمی بیشی پر نظر رکھیں ۔ اور دیکھیں کہ جہاں بھی زبر آیا ہے ۔ وہ استقلال سے ہر دفعہ وہیں آتا ہے ۔ یہی استقلال زیر اور پیش کو حاصل ہے حرفِ واؤ اسمِ مفعول ہی میں آیا ہے اور مستقلاً آیا ہے ۔

۱۰۔ فاعل اور مفعول کا فرق اور بنانے کا قاعدہ

آپ نے اس جدول میں فعل سے مفعول بنتے ہوئے چند باتیں نوٹ کی ہوں گی۔ آئیے اُن کو یہاں الگ لکھ لیں۔ تاکہ آئندہ نئے اسمِ مفعول اور اسمِ فاعل بناتے ہوئے قاعدہ سامنے رہے۔

اوّل: ہر جگہ مفعول میں ایک زبر والا میم ابتدا میں بڑھایا گیا ہے۔

دوم: پہلے حرف کو ہر جگہ "جزم" دے کر ساکن کر دیا ہے۔

سوم: دُوسرے حرف کے آگے ایک پیش والا "واؤ" بڑھایا گیا ہے۔ چنانچہ فعل سے فاعل بنانے میں "ف" کے آگے "الف" کا اضافہ ہوا تھا۔ تو مفعول میں "ف" سے پہلے "میم" بڑھانا پڑا۔ وہاں دُوسرے حرف کے نیچے "زیر" دیا تھا۔ تو یہاں دوسرے حرف پر "پیش" لگانا پڑا۔

۱۱۔ فعل، فاعل اور مفعول کی صورتیں ایک ساتھ ملاحظہ کریں۔

مفعول	فاعل	فعل
مَعْقُوْل	عَاقِل	عَقل
مَقْتُوْل	قَاتِل	قتل
مَحْمُوْل	حَامِل	حَمل

فعل میں تین حرف ہوتے ہیں۔ ایک "الف" کے اضافے سے فاعل بنایا تھا۔ لہٰذا فاعل میں چار حرف ہو گئے تھے۔ مفعول میں ایک میم اور ایک "واؤ" کا اضافہ کیا گیا تھا۔ اِس مفعول میں کُل پانچ حروف رہیں گے۔

آپ اِس بحث میں سنجیدگی سے نہ اُلجھیں۔ بلکہ ایسا کریں کہ آپ کے حافظے میں جس قدر الفاظ فاعل کے وزن پر موجود ہوں اُن کی فہرست بنا لیں۔ (آپ لُغت یا اُردو ڈکشنری سے بھی مدد لے سکتے ہیں) اور فہرست میں آئے ہوئے الفاظ کو اِن مثالوں کے وزن پر مفعول بناتے جائیں۔ مثلاً فَاعِل کے وزن پر آپ کو عَالِم ملتا ہے اس سے مَعْلُوم بنا لیں۔ نَاصِر سے مَنْصُور بنا دیا۔ خَالِق سے مَخْلُوق بنا ڈالیں۔ قَابِل سے مَقْبُول بنے گا۔ طَالِب کا مَطْلُوب ہو جائے گا۔

نوٹ: فعل کو فی الحال نظر انداز کر دیں۔ فَاعِل اور مَفْعُوْل کے وزن پر اپنی فہرست بڑھاتے جائیں۔ مگر نحوی بات میں قطعی طور پر نہ اُلجھیں۔

سبق ۲

ہماری سابقہ پوزیشن شاندار نکلی

یہاں تک قارئین نے اُونیس (۱۹) اِسمِ فَاعِل اور مَفْعُوْل اور فِعل دیکھے۔ یہ (۳۷) الفاظ آپ کو پہلے ہی معلوم تھے۔ لہٰذا آپ نے کوئی نیا لفظ نہیں سیکھا۔ پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ یہاں تک پہنچتے ہوئے آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ بھی پڑھے ہیں۔

۱۲- پچھلے سبق پر ایک نظر!

اللہ - لا - محدود - علم - و - قدرت - حضرت - آل - علوم - مخزن - کائنات - تعلیمات - ذمہ -
حکم - اضافہ - وحی - قرآن - درجات - علمی - درجہ - صاحب - زیادہ - حامل - حصول - سلسلہ - قیامت -
نوع - انسان - تکمیل - بتکرار - کریم - ذکر - غور - فائدہ - تفاصیل - عالم - حدیث - کتاب -
احسن - الہامی - تصدیق - مومنین - ہدایت - رحمۃ - مزید - تفصیل - عملی - صورت - مطلب - صرف -
ازلی - ابدی - مدینہ - جملہ - تشریح - انسانیت - عمر - صرف - تعداد - وجود - لیکن - اجزا -
علاوہ - شروع - ختم - رسول - صاحبان - استفادہ - ہدایات - قوم - طرح - تنذیر - مرضی - خلاف -
ہجرت - شکایت - عربی - واضح - شخص - قریب - البتہ - ضرور - معنی - مناسب - موقع - یقیناً -
جہالت - کمال - تعلق - شہادت - عبادت - الفاظ - نظر - حروف - حرف - مشابہت - بالکل - مشترک -
اول - آخری - ساکن - ادا - حرکت - لہجہ - وزن - ذرہ - فرق - فیصلہ - حق - بجانب - تلفظ -
ذہن - انتظار - فعل - وجہ - خدمت - ظاہر - غور - مقام - استقلال - دفعہ - مستقلاً - فرق - قاعدہ -
اسم - ملاحظہ - حافظہ - قدر - فہرست - لغت - مدد - مثال - قطعی - طور - بیّن - سابقہ - سبق -

اگر آپ نے تمام الفاظ کو شمار کیا ہے؟ تو یہاں تک اُردو اور عربی زبان کے وہ الفاظ جو صرف ایک بار شمار کیے گئے اور جہاں دوبارہ یا بار بار آئے چھوڑ دیے گئے تو کُل تعداد ایک ہزار بنتی ہے۔ اور جب اس تعداد میں سے عربی کے ایک سو اسی (۱۸۰) الفاظ نکال دیے جائیں تو عربی الفاظ کی تعداد بائیس فیصد (۲۲٪) بنتی ہے۔ یعنی آپ یہ کتاب شروع کرنے سے پہلے ہی کم از کم بائیس فیصد عربی زبان جانتے تھے۔ لیکن ابھی ذرا ٹھہریے۔ اور مندرجہ بالا خالص عربی الفاظ کی فہرست پر پھر ایک جانچنے والی نگاہ ڈالیے۔ اور ہر لفظ پر ٹھہر کر یہ سوچیے کہ کیا آپ اس لفظ کے کسی اور بھائی بند کو نہیں جانتے؟

۱۳- اپنی یادداشت یا حافظہ کی تلاشی اور غور؟

ان الفاظ کو دیکھنے اور دماغ پر زور دینے اور غور کرنے سے ہمیں مندرجہ ذیل فہرست نئے عربی الفاظ کی ملتی ہے:
حد - علمیت - قادر - اور اس کا مفعول: مقدور - قدیر - خزانہ - خازن - حاکم سے محکوم - احکام - صاحبہ - اصحاب -
زائد - زود - حاملہ - محمل - محصول - تسلسل - کامل - مکمل - کرم - مکرم - فوائد - مفصل - احادیث - کاتب سے
مکتوب - کتابت - کتب - الہام - صادق - صدیق - مومن - مومنہ - مومنات - ہادی - رحم - رحیم - عمل (اور
عامل سے معمول - تصویر - مصور - مطالب - مطالبہ - ازل - ابد - مجمل - شرح سے اسم فاعل شارح اور مفعول مشروح -
انسان - اُنس - اِنس - اُنسیت - صارف سے مصروف - صرفہ - عدد - وجد سے اسم فاعل واجد اور اسم مفعول موجود -
جز - خاتم سے مختوم - مرسل - اقوام - رضا - رضی اللہ - مخالف - مخالفت - مہاجر - شکوہ - وضاحت - واضح سے
موضوح - اشخاص - تشخیص - مشخص - قربت - مقرب - نسبت - منسوب - مواقع - واقع - واقعہ - یقین - علاقہ -
متعلق - تمہید - ناظر سے منظور - مشابہ - تشبیہ - شبہ - سکونت - فاروق - فرقہ - حقیقت - حقوق - حقانیت - اذہان -

مُنتظر۔ افعال۔ وجوہ۔ ظہور۔ مظاہر۔ مظہر۔ قواعد۔ لحاظ۔ ملحوظ۔ حفاظت۔ حَافِظ سے مَحْفُوظ۔ اِمداد۔ سابق سے مَسْبُوق۔ (۱۱۷۔ الفاظ)

اس سرسری جائزہ سے ثابت ہوا کہ آپ کو (137 + 50 + 117 = 304) تین سو چار الفاظ پہلے سے معلوم تھے۔ یعنی آپ بائیس فیصد نہیں۔ بلکہ امتحان میں سینتیس فیصد 37٪ مارکس حاصل کر کے پاس ہو سکنے کی قابلیت سے یہ کتاب شروع کر رہے ہیں۔

۱۴۔ ایک نصیحت یا گذارش!

(الف) مذکورہ بالا اور پیش آمدہ صورتِ حال کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ آپ عربی زبان جانتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ آپ جانتے ہیں۔ لہذا آپ یہ سمجھ کر اسباق کا مطالعہ فرمائیں۔ کہ ہم نہ آپ کو نہ صرف یہ کہ دیکھ رہے ہیں بلکہ ہماری نظر ہر دفعہ آپ کے ذہن میں اُبھرنے اور بڑھتی جانے والی معلومات پر بھی رہتی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ہم آپ کو آپ ہی کی ذہنی قابلیت سے آگے بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لہذا ایسا نہ ہونے پائے کہ آپ اپنی علمی فہرست میں سے کوئی لفظ بھول جائیں۔ یہ اُسی صُورت میں ہوگا۔ جب آپ ہدایات کو بُھلا دیں گے۔ یا جلدی سے عالِم بن جانے کے لالچ میں اسباق کو ناول کی طرح پڑھتے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ یا کوئی اور عربی پڑھانے کی کتاب یا مُعلِّم درمیان میں حائل ہو جائے۔ اگر آپ نے کسی ایسی کتاب یا کسی ایسے عربی داں سے تعلق پیدا کیا۔ جو ہمارے نظامِ تعلیم سے نا واقف مگر عربی کا بڑا ماہر ہے۔ تو یقین کیجئے کہ آپ اُلجھ کر رہ جائیں گے۔ ہمارے سامنے یہاں سے لے کر عرب و مصر وغیرہ کے اسکول، کتابیں، نصاب اور فارغ التحصیل حضرات ہیں۔ اگر وہ کامیاب ہونے کی ضمانت ہوتا تو آج ہر مسلمان عربی داں ہوتا۔ وہ طریقہ عربی سے دُور بھگانے اور ناکام کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ وہاں قوانین اور قواعد کی اتنی بھرمار ہوتی ہے کہ طالبِ علم کا دماغ اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ صرف کُند ذہن اور رٹا مارنے والے دماغ کامیاب ہوتے ہیں۔ وہ حضرات ناکام ہو جاتے ہیں جو عقیل و فطین ہوتے ہیں۔ بہر حال آپ ہرگز قوانین و قواعد میں نہ اُلجھیں۔ ہم آپ کو گریمر کے بکھیڑوں سے بچا کر آگے بڑھائیں گے۔ اور قواعد و قوانین اِس طرح لائیں گے کہ ہر قاعدہ خود بخود ذہن نشین اور محبوب بنتا جائے گا۔

(ب) ہم نے کہا تھا کہ آپ فاعل و مفعول کی فہرست بنائیں۔ یہ بہت ضروری بات ہے۔ اس سے آپ کو اپنی ذہنی استعداد اور حافظہ دماغی کو ترقی دینے کا موقعہ ملے گا۔ دُوسرے یہ کہ اگر آپ کو کسی لفظ کے اسمِ فاعِل یا اسمِ مفعول کے معنی نہیں آتے تو مفعول بناتے ہی مفعول کے معنی یا مفعول بناتے ہی فاعِل کے معنی معلوم ہو جائیں گے۔ مثلاً آپ لفظِ "مَشْغُوْل" کے معنی جانتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جو کسی کام میں دل و جان سے لگا ہوا ہو۔ لہذا اس اسمِ مفعول سے اسمِ فاعل شَاغِلٌ بنا۔ اور معنی خود وہ شخص ہو گئے۔ جو کسی کام میں مَصْرُوْف ہے۔ یہ لفظ مَصْرُوْف بھی مَفْعُوْل کے وزن پر اسمِ مفعول ہے۔ لہذا اِس سے اسمِ فاعِل صَارِف بنتا ہے۔ یعنی وہ شخص جو کسی کام میں مشغول ہو کر اپنا وقت صَرْف کرتا ہے۔ یوں وہ فہرست آپ کو آگے بڑھاتی چلی جائے گی۔ جہاں رُکاوٹ ہو اُردو ڈکشنری مدد دے گی۔

۱۵۔ عربی الفاظ کی بُنیاد یا مَادّہ معلوم کرنا بڑا ضروری ہے

(الف) یہ بات ہو چکی ہے کہ کوئی زبان ہو یا کوئی جُملہ ہو۔ اُس میں تین اجزا ہوتے ہیں۔ اُسی طرح

عربی زبان کا کوئی لفظ ہو۔ وہ تین حروف سے بنتا ہے۔ اور قواعد کے ماتحت بڑھتے بڑھتے بہت سے حروف کا مجموعہ بن سکتا ہے۔ مثلاً لفظِ قَتَل میں صرف تین حروف تھے۔ یہی اِس لفظ کی پہلی اور اصلی صورت ہے۔ لیکن فاعِل بن کر اس میں ایک الف بڑھانا پڑا تھا۔ (قَاتِل) لہٰذا اس میں چار حروف ہوگئے۔ پھر مفعول بن کر اس میں دو حروف (م اور وَاوْ) بڑھانے سے (مَقْتُوْل) بنا تھا۔ اس میں پانچ حروف ہوگئے تھے۔ اسی طرح لفظِ قتل بڑھتے بڑھتے کئی حروف والی صُورت اختیار کر سکتا ہے۔ مگر جب فاضِل حروف ہٹائے جائیں گے تو آخر میں وہی تین حروف (ق ت ل) رہ جائیں گے۔ اور یہی اس عربی لفظ کا مَادّہ یا بنیاد ہے۔ جس پر تعمیر کر کے کئی منزلہ بلڈنگ بنتی چلی جاتی ہے۔ اور ہم اس فکر میں ہیں کہ آپ کو جلد سے جلد عربی زبان کی عمارت تعمیر کرنے والا انجنیئر بنا دیں۔ اور شوق بھی بڑھتا چلا جائے۔

(ب) ایک لفظ کا بے ڈھنگا کُنبہ (خاندان)

ذرا اِن الفاظ پر نظر دوڑائیں۔ آپ انھیں جانتے ہیں۔

عِلم۔ عالِم۔ معلوم۔ عِلمیّت۔ علّامہ۔ معلومات۔ اَعْلَم۔ مُعَلِّم۔ مُعَلِّمہ۔ عُلما۔ مُعَلِّمِین۔ تعلیم۔ تعلیمات۔ تَعَلُّم۔ علیم۔ اَعْلَام۔ عِلمی۔ مُتَعَلِّم۔ مُتَعَلِّمہ۔ علامت۔ علامات ـــــ یہ الفاظ روزانہ اُردو زبان میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ اِن تمام الفاظ میں سب سے زیادہ حروف معلومات، متعلمین، تعلیمات میں آئے ہیں۔ پھر اُن میں سب سے کم حروف والا لفظ "عِلْم" ہے۔ یعنی الفاظ کے اس خاندان میں تین سے لے کر سات حروف تک آگئے ہیں۔

(ج) فاضِل حروف اور مشترک حروف۔

الفاظ کے اس خاندان پر دوبارہ نظر ڈالیں۔ اور دیکھیں کہ اس فہرست میں کچھ حروف تو ایسے ہیں۔ جو کسی لفظ میں موجود ہیں اور کسی میں موجود نہیں۔ جیسے عَالِم میں الف موجود ہے۔ مگر بہت سے الفاظ میں یہ الف موجود نہیں۔ اسی طرح "تعلیم" میں ت موجود ہے۔ مگر کئی الفاظ بغیر ت کے بن گئے ہیں۔ پھر یہ دیکھیں کہ اُن تمام الفاظ میں "عین" "لام" اور "میم" ہر جگہ موجود ہیں۔ بس جناب وہ حروف جو ہر خاندان کے ہر فرد میں برابر موجود رہیں۔ اور اسی ترتیب سے آئیں وہ حروف اس خاندان کے تمام الفاظ کی بُنیاد یا مَادّہ ہوتا ہے۔ اِس عِلمی خاندان کا مادّہ ع۔ل۔م ہے مادّہ کو ہمیشہ الگ الگ حروف میں لکھنا چاہیے۔ مِلا کر لکھنے سے وہ مادّہ نہ رہے گا۔ بلکہ خاندان کا باپ بن جائے گا۔ اور مَصْدَر کہلائے گا جیسے عِلْم ہے۔ یہ ہے وہ پہلی عملی صُورت جس میں تین ہی حروف ہوں گے۔ مگر تَلَفُّظ کرنے اور بولنے کے لئے اُس پر اَعْراب یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ دے دیئے جائیں گے۔ پھر اُس سے سیکڑوں الفاظ اور صُورتیں بنتی چلی جائیں گی۔ اور آپ بنانے والے یعنی خَالِق ہوں گے۔ اور وہ بننے والے الفاظ مَخْلُوق ہوں گے۔ آپ کے کام کا نام "خَلْق" ہوگا۔ اور اُس کا مادّہ خ۔ل۔ق ہوگا۔

(د) الفاظ کی تخلیق کے قوانین میں سے آپ کو (۱) اسم فعل (۲) اسم فاعِل (۳) اسم مفعول بنانا آگیا ہے۔ اگر ہمیں وہ باقی قوانین بھی معلوم ہو جائیں تو ہم ایک ایک مادّہ سے کئی کئی افراد پر مشتمل خاندان پیدا کر سکیں گے۔ لہٰذا ہمیں قواعد کے آنے کا نظری اور شوق سے انتظار رہنا چاہیے۔ تاکہ ہم ہر مادّہ سے نکلنے والے الفاظ (یعنی مشتقات) کے نہ

صرف معنی متعین کر سکیں۔ بلکہ ہر خاندان کے ہر فرد کی ساخت و پرداخت پر پُوری قدرت حاصِل ہو جائے۔ اِس طرح الفاظ کے ہر شجرہ کو سمیٹتے سمیٹتے اس کی اصل (مادّہ) کی طرف لا سکیں گے۔ یا مادّہ سے نکلنے والی تمام تفصیلات کی تخلیق کر سکیں گے۔ اِس لئے ہمیں چاہیئے کہ قوانین و قواعد کو جاننے میں جلدی کرنے کے بجائے ہر معلوم قاعدے اور قانون کو عملاً آزما کر دیکھیں۔ جہاں تک اُس قاعدے کی پہنچ ہو۔ اُسے استعمال کرتے ہوئے اس کی پُوری رسائی تک پہنچا کر چھوڑیں۔ اور وہ فہرست ضرور بناتے اور بڑھاتے رہیں۔ جس کا ابتدا میں ذکر ہوا ہے۔ جلدی اس میں بھی نہ کریں۔ ایک ایک دو دو الفاظ کا اضافہ کرتے رہیں۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے۔ اپنی زبان اور ذہن کا جائزہ لیتے رہیں۔

(ہ) یہاں تک اُن الفاظ کی بات ہوتی رہی ہے۔ جن کی بنیاد مادّہ میں صرف تین حُروف ہوتے ہیں۔ اور عربی زبان کا نوّے فیصد حصّہ ان ہی مادّوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اگر آپ کو اُن الفاظ میں سے ایک لفظ بھی معلوم نہ ہو جن کا مادّہ چار حرفی ہوتا ہے۔ تو آپ کے علم میں کوئی خامی نہ ہوگی۔ آپ کو چاہیئے کہ تین حرف جس لفظ میں ہوں۔ اُن کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ اس کا اسم فاعل اور مفعول بنا کر دیکھیں۔ بہت جلد آپ یہ طے کر لیں گے کہ آیا وہ لفظ عربی زبان کا ہے بھی یا نہیں۔ اور کوشش کریں کہ مفعُول سے فاضِل حروف گرا کر فاعل اور فعل بنائیں۔ اور مادّہ کی طرف آجائیں۔ مثلاً آپ کو مَخبُوط معلوم ہے۔ یہ وہ شخص ہے۔ جسے خَبط ہو۔ لہٰذا آپ خود ہی خَابِط بنالیں۔ اور خ۔ب۔ط مادّہ سمجھ لیں۔ مَنسُوب سے نَسَبَ اور نَاسِبْ اور ن۔س۔ب حاصل کرلیں۔ لَازِم معلوم ہے۔ تو مَلزُوم خودہی بن جائے گا۔ اور مادّہ میں ل۔ز۔م رہ جائیں گے۔ آخری بات یہ ہے کہ آپ غلطی ہو جانے۔ یا غلط لفظ بنا لینے سے بالکل نہ ڈریں۔ بے دھڑک پریکٹس کریں۔ خواہ ہندی یا اُردو کا تین حرفی لفظ ہو۔ اس پر اپنے معلوم قاعدے کا رگڑا مار دیں۔ مثلاً لفظ جَکڑ (بند) میں تین حروف ہیں۔ اس سے جَاکِڑ اسمِ فاعِل اور مجکُوڑ مفعول اور ج۔ک۔ڑ مادّہ بنا کر قاعدے میں جکڑ دیں۔

سبق ۲ مَصدروں سے تعارف اور استعمال

(الف) آپ اُردو کے مصدر جانتے ہیں۔ اُردو میں مصدر کی پہچان کسی لفظ کے آخر میں نُون اور الف (نا) ہونا ہے۔ جیسے۔ آنا۔ جانا۔ اُٹھنا۔ گانا۔ اُردو کے مصدر ہیں۔ یہ وہ بُنیادی الفاظ ہوتے ہیں۔ جن سے دوسرے الفاظ بنتے ہیں۔ جیسے آنا سے آئے۔ آیا۔ آؤں۔ مصدروں سے نکلنے والے الفاظ کو مشتقات کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ الفاظ مصدروں کو چیر (شق) کر کے نکالے یا بنائے جاتے ہیں۔ فارسی مصدروں کے آخر میں دَنْ۔ یا تَنْ لگا ہوتا ہے۔ جیسے آمدن (آنا) رفتن (جانا) مصدر ہیں۔ اور آمد (آیا) رفت (گیا) مُشتق الفاظ ہیں۔ اِنگلش یا انگریزی میں مصدر سے پہلے لفظ To لگا دیا جاتا ہے جیسے To Come ۔ اور To go (آنا اور جانا) مصدر ہیں۔

(ب) عربی کے مصدر قدیم علما نے بڑے پیچیدہ طریقے پر بیان کئے تھے۔ مگر ہم نے جو رواج دیا ہے۔ وہ نہایت آسان ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ جن تین حروف کو ہم مادّہ کہتے ہیں۔ اور جو عربی کے ہر لفظ میں ہر صورت میں اپنی ترتیب اور تعداد بحال رکھتے ہیں۔ اُن ہی کو اُسی ترتیب سے ملا کر لکھ دیں۔ جیسے ع۔ب۔د سے عَبْدٌ ۔ ح۔م۔ل سے حَمْلٌ ۔ ق۔ت۔ل سے قَتْلٌ ۔ ع۔ق۔ل سے عَقْلٌ ۔ وغیرہ کو مصدر یا اسمِ مصدر (مصدر کا نام) مان لیں تو تمام پیچیدگیاں بھی دُور ہو جاتی

ہیں۔ اور طالب علم کی ترقی بھی نہیں رُکتی۔ لہذا علما کو اُن کی راہ پر چلنے دیں۔ اور آپ ترقی کرتے بڑھتے چلے جائیں۔ آپ کے کرنے کا کام اُوپر لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی آپ پہلے حرف پر زبر لگا دیں۔ دُوسرے پر جزم لگائیں اور تیسرے حرف پر دو پیش بنا دیں۔ یہ دو پیش ہوں یا کہیں آپ دو زبریں یا دو زیریں دیکھیں۔ اُن کی آوازیں نون کو اپنے ساتھ شامل کر لیتی ہیں۔ مثلاً عَبْدٌ (عَبْدُنْ)، حَمْدٌ (حَمْدُنْ)

یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ بعض مصدروں کے پہلے حروف کے نیچے زیر بھی آتا ہے جیسے عِلْمٌ (عِلْمُنْ) مگر آپ کے سات خون معاف جو چاہیں کریں اور بے روک آگے بڑھیں۔

(ب) ملی جلی

جدول بنائیں۔

مادہ یا اصلی حروف	اسم مصدر	اسم فاعل واحد مذکر	اسم فاعل واحد مؤنث	اسم مفعول واحد مذکر	اسم مفعول واحد مؤنث
ن۔ص۔ر	نَصْرٌ	نَاصِرٌ	نَاصِرَةٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصُوْرَةٌ
معنی	مدد کرنا اور مدد	مددگار (مرد)	مددگار (عورت)	مدد یافتہ (مرد)	مدد یافتہ (عورت)
ف۔ض۔ل	فَضْلٌ	فَاضِلٌ	فَاضِلَةٌ	مَفْضُوْلٌ	مَفْضُوْلَةٌ
معنی	فضل کرنا اور فضل	فضل کرنے والا	فضل کرنے والی	فضل یافتہ (مرد)	فضل یافتہ (عورت)
ک۔ت۔ب	کَتْبٌ لکھنا	کَاتِبٌ لکھنے والا	کَاتِبَةٌ لکھنے والی	مَکْتُوْبٌ لکھا ہوا	مَکْتُوْبَةٌ لکھی ہوئی

آپ نے مادہ۔ مصدر۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کو بار بار دیکھا۔ اور یہاں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ یہاں ہم نے مادہ کو اسم مصدر میں تبدیل کر کے لکھا ہے۔ جو نئی بات نہیں ہے۔ پھر آپ جانتے ہیں کہ طَاهِرَة۔ صَابِرَة۔ فَاطِمَة۔ هَاجِرَة وغیرہ نام مسلمانوں کے گھروں میں رکھے اور بولے جاتے ہیں۔ ان ناموں کے آخری حرف گول ة ہوتی ہے۔ عربی رسم الخط میں اُن پر دو نقطے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ الفاظ یا نام جملہ کے بیچ میں آتے ہیں۔ تو وہاں یہ ت کی آواز دیتے ہیں۔ لیکن جب یہ تنہا ہوتے ہیں یا جملہ کا آخری لفظ ہوتے ہیں تو یہ ت نہیں بولتی اور اُردو کی طرح ہ کی آواز نکلتی ہے۔ ورنہ تلفظ یوں ہوگا۔ نَاصِرَةٌ (نَاصِرَتُنْ) مَنْصُوْرَةٌ (مَنْصُوْرَتُنْ) وغیرہ

یہ گول ة یا ہ عربی میں مؤنث کی شناخت بھی بن جاتی ہے۔ جب آپ ایک ہی لفظ یا اسم بولیں تو آخری حرف کا اعراب (زبریں۔ زیریں۔ پیشیں) بھی اپنی آواز نہیں نکالتیں۔ قَاتِلٌ کو قَاتِلُنْ نہیں بلکہ قاتل پڑھیں یا کہیں گے۔ جملہ بھی مؤنث اور جُمْلَةٌ ہے۔ کَلِمَةٌ بھی کَلِمَةٌ ہے۔

سبق ۴ عربی زبان کے حروف کی خصوصیات

عربی زبان اور الفاظ کے متعلق ہم اپنی گفتگو کافی آگے بڑھا چکے ہیں۔ اور ہمارا یہ مقصد مکمل ہو چکا ہے۔ کہ آپ کو آپ کی سابقہ قابلیت کی مدد سے آگے بڑھایا جائے۔ لہذا اب ذرا وہ بات کریں جو عربی پڑھانے والے پہلے سبق میں

ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ الف سے لے کر ی تک تمام حروف جانتے ہیں۔ بلکہ اُردو کے حروف عربی سے زیادہ ہی ہوتے ہیں۔ یعنی اُردو میں پ ٹ چ ڈ ڑ ژ گ عربی سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور وہاں چھوٹی "ی" اور بڑی "ے" کا فرق بھی ہوتا ہے۔ اور ہمزہ (ء) کو بھی حروف میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور گول ۃ اور دوچشمی ھ کو الگ الگ گِنتے ہیں۔ لہٰذا اُردو کے حروف تہجّی (ہجے کرنے والے) اڑتیس (۳۸) ہوتے ہیں۔ مگر عربی زبان میں اٹھائیس ہوتے ہیں۔

ا ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ھ، ی۔

حروف کی یہ ترتیب زیادہ تر استعمال ہوتی ہے۔ لیکن بعض عرب ممالک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانے کے لئے اس ترتیب کو اُلٹ پلٹ بھی کرتے ہیں۔ جو نا قابلِ توجہ ہے۔ البتہ اتنا یاد رکھیں کہ بعض عربی لغات یا ڈکشنریوں میں واؤ کی فہرست ھ کے بعد آتی ہے۔ لہٰذا ورقے پلٹ کر تلاش کریں۔

(ب) عربی حروف کی قیمت اور ہندسوں کی جگہ استعمال۔

عربی حروف کو زمانۂ قدیم سے ہی آٹھ ٹولیوں (Gruppen) میں تقسیم کرکے ہر گروپ کے حروف اُبھرتی اور بڑھتے جانے والی قیمت دی گئی ہے۔ حروف کی یہ ترتیب اور قیمتیں زیادہ تر علمائے طریقت اور عامل حضرات تعویذوں اور نقوش بنانے میں اِستعمال کرتے ہیں۔ علمِ جفر و نجوم میں بھی اُن کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ اور رومن امیاٹری کی طرح گنتی کی جگہ بھی مستعمل ہے۔ دیکھئے:

نمبر	لفظ	حروف	قیمتیں
۱	اَبجَد	ا، ب، ج، د	۱-۲-۳-۴
۲	ھَوَّز	ہ - و - ز	۵ - ۶ - ۷
۳	حُطّی	ح - ط - ی	۸ - ۹ - ۱۰
۴	کَلِمَن	ک - ل - م - ن	۲۰ - ۳۰ - ۴۰ - ۵۰
۵	سَعفَص	س - ع - ف - ص	۶۰ - ۷۰ - ۸۰ - ۹۰
۶	قُرِشَت	ق - ر - ش - ت	۱۰۰ - ۲۰۰ - ۳۰۰ - ۴۰۰
۷	ثَخَذ	ث - خ - ذ	۵۰۰ - ۶۰۰ - ۷۰۰
۸	ضَظَغ	ض - ظ - غ	۸۰۰ - ۹۰۰ - ۱۰۰۰

آپ اکثر عبارتوں کے اختتام پر - ۱۲ - لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ اس لئے کہ اُس عبارت یا بات کی آخری "حد" آگئی تھی۔ اور حد کے اعداد (ح = ۸ + د = ۴ =) ۱۲ ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عدد کُل (۷۸۶) ہوتے ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمان اِس عدد (۷۸۶) کو بسم اللہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

(ج) عربی کے مخصوص الفاظ

عربی زبان میں آٹھ الفاظ ایسے ہیں جو دوسری زبانوں (موجودہ زبانوں)

میں نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ حرف جس لفظ میں آئیں۔ اُسے بے کھٹک عربی زبان کا لفظ سمجھ لیں۔ وہ حروف یہ ہیں۔
ث ۔ ح ۔ ذ ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ ع ۔

(د) حروف کی تقسیم نقطوں کی بنا پر۔

(۱) حروفِ مُعْجَمَہ (عجمی طرز کے حروف) وہ تمام حروف جن پر نقطے ہوتے ہیں۔
(۲) حروفِ مُہْمَلَہ (بے ڈھنگے حروف) وہ تمام حروف جو بے نقط ہیں۔

(ہ) حروف کی تقسیم تسلسل اور شدت کی بنا پر۔

(۱) حروف قمری۔ (نرم حروف) ا ۔ ب ۔ ج ۔ ح ۔ خ ۔ ع ۔ غ ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ م ۔ و ۔ ھ ۔ ی۔ قمری حروف کہلاتے ہیں۔
(۲) شمسی حروف (سخت حروف) ت ۔ ث ۔ د ۔ ذ ۔ ر ۔ ز ۔ س ۔ ش ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ ل ۔ ن ۔

نوٹ:۔ اِن دونوں کا فرق آگے چل کر بتایا جائے گا۔

(و) حروفِ مُنْفَصِلَہ

(فاصلہ قائم رکھنے والے حروف) ا ۔ د ۔ ذ ۔ ر ۔ ز ۔ و ۔ یہ چھ حروف اپنے آگے آنے والے حروف سے نہیں ملتے۔ البتہ جو حروف ان سے پہلے۔ اس کو ان سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔

(ز) حُروفِ مُتَّصِلَہ۔

وہ تمام حروف جو اپنے آگے اور پیچھے آنے والوں سے مِلا کر لکھے جا سکتے ہیں۔

(ح) ت کی دو قسمیں۔

لمبی (تاءِ طویلہ) ت اور گول (تاءِ مربُوطہ) ۃ

(ط) حُروفِ عِلَّت۔

(خواہ مخواہ تنگ کرنے والے حرُوف) ا ۔ و ۔ ی۔ ستانے کی وجہ سے ان تینوں کے مجموعہ کو "وائے" یعنی افسوس بھی کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ ابھی اِن حروف (وای) کی دسترس سے آپ باہر ہیں۔ اور ہم وقت آنے پر آپ کو ماہر بنا چکے ہونگے۔

(ی) حروفِ صحیحہ۔

(تندرست حروف) یعنی اُن تینوں علیل اور صاحب عِلّت حروف کے علاوہ باقی تمام حروف صحیح ہیں۔

نوٹ:۔ دیکھئے ہمارا یہاں تک پیروں کا آخری نمبر (ی) ہے۔ یعنی دسواں پیرا صحیح حروف کو بیان کرتا ہے۔

(یا) متحرک حروف۔

جن حروف پر اعراب زبر ۔ زیر ۔ پیش ۔ ہوں وہ متحرک ورنہ جزم والے ساکن حروف ہوتے ہیں۔

سبق ۴ (ب) عربی الفاظ کا تلفظ یا بول کر ادا کرنا

طالبانِ علم یہ نوٹ کرلیں کہ عربی زبان ہی نہیں بلکہ ہر زبان میں الفاظ کو اہلِ زبان کی پسند اور دستور کے مطابق ادا کرنا۔ زبان دانی کی شناخت ہے۔ ہر زبان بولنے والوں کا ایک خاص لب ولہجہ ہوتا ہے۔ جس کو صحیح صورت میں حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہوتا ہے۔ جب ہم اسی ملک یا اُن ہی لوگوں میں رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کے انگریزی داں حضرات کے بولنے میں اور انگریز کے بولنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اور اکثر انگریز ہمارے انگلش دانوں کی اور ہمارے انگلش خواندہ ان کی انگریزی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ عربوں کی طرح انگریزوں نے انگریزی کو بگاڑا نہیں ہے۔ لہذا ہماری علمی عربی عرب نہ سمجھیں اور عربوں کی شکستہ۔ اور آج کی گنوار و عربی ہمارے علماء نہ سمجھیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ مگر انگریزی ایک ہی ہوتے ہوئے پوری طرح نہ سمجھنا صرف تلفظ اور لب ولہجہ کے فرق کی بنا پر ہوتا ہے۔ لہذا ابلاً احساسِ کمتری محسوس کئے آپ کو کوشش کرنا چاہیے۔ کہ جہاں تک ہو سکے صحیح طریقہ سے الفاظ کو ادا کریں۔ ورنہ جو سچ مچ کسی زبان کو جانتے ہیں۔ وہ آپ کی غلط عبارت کو بھی اسی طرح صحیح صحیح سمجھ لیں گے۔ جس طرح بچوں کی ٹوٹی پھوٹی، توتلی زبان کو سمجھ جاتے ہیں۔ وہ "اَتی" بولتے ہیں۔ "مَانی" کہتے ہیں۔ لیکن ہم روٹی اور پانی خود سمجھ جاتے ہیں۔ اور اُن کا مذاق نہیں اُڑاتے ہیں۔

(۲) چند الفاظ، اُن کا تلفظ اور معنی۔

۱ اَللّٰهُ	۲ رَسُوْلٌ	۳ نَبِيٌّ
۴ قُرْآنٌ	۵ كِتَابٌ	۶ مَسْجِدٌ
۷ قَلَمٌ	۸ كُرْسِيٌّ	۹ بَيْتٌ (گھر)
۱۰ دُكَّانٌ	۱۱ مَكْتَبٌ (دفتر)	۱۲ بَلْدَةٌ (آبادی، شہر)
۱۳ بَابٌ	۱۴ اِنْسَانٌ	۱۵ تَمْرٌ (کھجوریں)
۱۶ دَرْسٌ	۱۷ سَهْلٌ (آسان)	۱۸ اَلْبَيْتُ (خاص گھر)
۱۹ اَلْكُرْسِيُّ (خاص کرسی)	۲۰ اَلْكِتَابُ (خاص کتاب)	

پڑھنے اور ادا کرنے کے لئے زیر، زبر، پیش اور تشدید کا خیال رکھیں۔ اور نمبروار پڑھیں۔

اور مندرجہ ذیل تلفظ پر جانچیں۔

۱ اَلْ لَاهُ ۲ رَسُوْلُنْ ۳ نَبِیْ یُنْ ۴ قُرْ آنُنْ ۵ كِتَابُنْ ۶ مَسْ جِدُنْ ۷ قَلَمُنْ ۸ كُرْ سِیْ یُنْ ۹ بَیْتُنْ ۱۰ دُكْ كَانُنْ ۱۱ مَكْتَبُنْ ۱۲ بَلْدَتُنْ ۱۳ بَابُنْ (دروازہ) ۱۴ اِنْسَانُنْ ۱۵ تَمْرُنْ (کھجور کا پھل) ۱۶ سَهْلُنْ ۱۷ اَلْ بَیْتُ ۱۸ اَلْ كُرْسِیْ یُ ۱۹ اَلْ كِتَابُ۔

تلفظ کرنے میں یہ دیکھنا چاہیے کہ کون سا حرف کس حرف سے ملتا ہے۔ ملنے والے حرف پر کوئی حرکت دینے والا (اعراب) زیر۔ زبر۔ یا پیش ہوتا ہے۔ اور جس سے ملتا ہے اس پر جزم ہوتا ہے۔ جب کسی حرف پر تشدید ہوتا ہے تو اس لفظ کو اُس سے پہلے والے اور بعد والے دونوں حروف سے ملاکر دوہری آواز نکالتے ہیں۔ مثلاً آپ اپنے نبی کا نام لکھئے۔ مُحَمَّدٌ یہاں میم پر پیش یا ضمہ ہے اس لئے میم مضموم ہے۔ ح پر زبر یا فتح ہے لہذا ح مفتوح ہے۔ اور دوسرے میم سے مل کر مُحَم بناتی ہے۔ اور دوسرے میم پر تشدید بھی ہے اور زبر بھی ہے۔ لہذا اُسے دوبارہ دال کے ساتھ ملنا پڑے گا۔ اور چونکہ دال جزم والی (مجزوم) ہے۔ اس لئے اب آخری آواز مَدْ نکلے گی اور یوں تلفظ مُحَم مَدْ کرنا ہوگا۔ لفظ "نَبِیْ" میں حرف "ب" زیر کی وجہ سے مکسور کہلائے گا۔ اس لئے کہ زیر کو کسرہ کہتے ہیں۔

یہاں حرفِ "ی" بھی میم کی طرح مُشَدَّدْ ہے۔

سبق ۵ الفاظ کو جوڑنے اور جملے بنانے کی طرف چند قدم

گذشتہ سبق میں تمام الفاظ کسی نہ کسی چیز یا شخص یا جگہ کے نام یعنی اسم تھے۔ اور اسم بھی مذکر تھے اُن کو حرفِ واؤ کے ساتھ آپس میں ملایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ:۔

اللہ اور رسولؐ ۔ رسُول اور نبیؐ	اَللّٰهُ وَ رَسُوْلٌ ۔ رَسُوْلٌ وَّ نَبِیٌّ
قرآن اور کتاب ۔ شہر اور دروازہ	قُرْاٰنٌ وَّ كِتَابٌ ۔ بَلَدٌ وَّ بَيْتٌ
قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا۔ کام کرنے والا اور کام کیا ہوا۔	قَاتِلٌ وَّ مَقْتُوْلٌ ۔ فَاعِلٌ وَّ مَفْعُوْلٌ

تنوین والے حروف کے بعد آنے والے واؤ کو تشدید کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ نون کی آواز میں شامل ہو کر آواز کو ملائم کر دے۔

۲۔ اِشارے والے جُملے بنانا بہت آسان ہے۔

آپ اُردو میں اِشارہ کرنے کے لئے کسی اسم کے ساتھ "یہ" یا "وہ" لگا دیتے ہیں مثلاً:۔

یہ کتاب ہے۔ وہ قاتل ہے۔	هٰذَا كِتَابٌ ۔ ذٰلِكَ قَاتِلٌ
یہ قاصد یا پیغام لانے والا ہے۔ وہ قرآن ہے۔	هَاذَا رَسُوْلٌ ۔ ذٰلِكَ قُرْاٰنٌ
یہ گھر اور دروازہ ہے۔	ذٰلِكَ بَلَدٌ ۔ هٰذَا بَيْتٌ وَّ بَابٌ

آپ سیکڑوں الفاظ کے ساتھ هٰذَا اور ذٰلِكَ لگا کر جملے بنانے میں مصروف رہا کریں۔ یہ کام چلتے پھرتے بھی ہو سکتا ہے۔

(ب) مونث و مذکر، قریب اور دُور کا اِشارہ۔

آپ قریب کی چیز کے لئے "یہ" یا هٰذَا کہہ کر اِشارہ کرتے ہیں اور دور کی چیز کے لئے "وہ" یا ذٰلِكَ کہتے ہیں لہذا هٰذَا۔ اسم اشارہ قریب ہے۔ مذکر کے لئے اور ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید واحد مذکر ہے۔ یعنی ایک مذکر کے لئے اشارے کا لفظ هٰذَا اور ذٰلِكَ ہیں۔ کئی مذکر ہوں تو لفظ بدل جائے گا۔ اِسی طرح عربی میں مونث کے لئے اسم اِشارہ بھی مونث ہے۔ دیکھئے:۔

یہ مدد کرنے والی ہے۔ یہ قتل کرنے والی ہے۔	هٰذِهٖ نَاصِرَةٌ ۔ هٰذِهٖ قَاتِلَةٌ
یہ مومن عورت ہے۔ یہ کافر عورت ہے۔	هٰذِهٖ مُؤْمِنَةٌ ۔ هٰذِهٖ كَافِرَةٌ

یہاں هٰذِهٖ۔ اِشارہ واحد مونث قریب کے لئے اِستعمال

ہوا ہے۔ اب اگر کوئی ایک مؤنث دُور (بعید) ہو تو آپ کہیں گے کہ:-

وہ حاملہ ہے - وہ مددیافتہ عورت ہے۔	تِلْكَ حَامِلَةٌ - تِلْكَ مَنْصُوْرَةٌ
وہ طاہرہ ہے - یہ کاتب (مرد) ہے۔ اور	تِلْكَ طَاهِرَةٌ - هٰذَا كَاتِبٌ وَّ
وہ لکھی ہوئی ہے - وہ صابرہ ہے۔	تِلْكَ مَكْتُوْبَةٌ - تِلْكَ صَابِرَةٌ

(ج) ذرا سا قرآن میں جھانکیے۔

ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو جلد سے جلد قرآن کریم سے وابستہ کردیں۔ اِس لئے ہم چند آیات کا حوالہ دیں گے۔ قرآن کے حوالوں کو جلدی سے تلاش کرلینے کے لئے چند باتیں جاننا ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ قرآن کے ہر صفحے پر دھنے ہاتھ پر پارہ کا نام اور نمبر اور بائیں طرف سورۃ کا نام اور نمبر لکھا ہوا ملے گا۔ دوم یہ کہ قرآن میں آیات کا نمبر وہاں لکھا جاتا ہے جہاں آیت ختم ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم سورہ کا نمبر اُوپر اور آیت کا نمبر نیچے لکھیں گے۔ آپ ہمارے دیے ہوئے جملوں کو مذکورہ آیات میں دیکھیں

۱۔ یہ قائم رہنے والا راستہ ہے۔	۱۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (۱۹/۳۶) (مریم)
۲۔ یہ حلال ہے۔ اور یہ حرام ہے۔	۲۔ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (۱۶/۱۱۶) (نحل)
۳۔ یہ رحمت ہے۔	۳۔ هٰذَا رَحْمَةٌ (سورۂ کہف) (۱۸/۹۸)
۴۔ یہ کھُلا جادو ہے۔	۴۔ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (نمل) (۲۷/۱۳)
۵۔ یہ مُبارک ذکر ہے۔	۵۔ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ (انبیا) (۲۱/۵۰)
۶۔ یہ (مونث) تذکرہ ہے۔	۶۔ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ (مُزمل) (۷۳/۱۹)
۷۔ یہ (مونث) جہنم ہے۔	۷۔ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ (رحمٰن) (۵۵/۴۳)
۸۔ یہ (مونث) آگ ہے۔	۸۔ هٰذِهِ النَّارُ (طور) (۵۲/۱۴)
۹۔ یہ (مونث) دُنیا ہے۔ (اسی لئے مولا علیؑ نے دُنیا کے لئے طلاق کے الفاظ استعمال فرمائے تھے)	۹۔ هٰذِهِ الدُّنْيَا (زمر) (۲۹/۶۴)
۱۰۔ یہ (مونث) آبادی ہے۔ (لفظ مونث سمجھانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ورنہ ضرورت نہیں ہے)	۱۰۔ هٰذِهِ الْبَلْدَةُ (نمل) (۲۷/۹۱)

۳۔ عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ یہ جاہل ہے اور یہ عقلمند ہے ۲۔ یہ مکان ہے اور یہ دفتر ہے ۳۔ یہ دکان ہے اور یہ شہر ہے۔
۴۔ یہ دفتر ہے اور یہ آگ ہے ۵۔ یہ قلم ہے اور یہ کتاب ہے ۶۔ یہ کھجور ہے اور یہ اِنسان ہے۔
۷۔ یہ سبق ہے اور یہ آسان ہے ۸۔ یہ قرآن ہے اور یہ تذکرہ ہے ۹۔ یہ شہر ہے اور یہ دروازہ ہے۔
۱۰۔ یہ کرسی ہے اور یہ مکان ہے ۱۱۔ یہ راستہ ہے اور یہ شہر ہے ۱۲۔ یہ مسجد ہے اور یہ دروازہ ہے۔

سبق ۶۔ سوالیہ جُملے بنانا اور ترجمہ کرنا۔

(۴) جملہ کو سوالیہ بنانے کے لئے جُملے کے شروع میں هَلْ یا أَ لگا دینا چاہیے۔ یہ دونوں حُروف "کیا" کے معنی دیتے ہیں۔ اور ان کو "حروفِ استفہام" (سوال دریافت کرنے والے حروف کہا جاتا ہے۔ پھر انکار کے لئے حرفِ "لَا" اور اقرار کے لئے نَعَمْ (ہاں۔ جی ہاں) بولا جاتا ہے۔ اِن جُملوں کو دیکھیے :۔

۱۔ کیا یہ قاصد ہے ؟ جی ہاں یہ قاصد ہے۔
نہیں، یہ تو جاہل ہے ۲۔ کیا یہ قرآن ہے۔
نہیں۔ یہ تو کتاب ہے۔ ہاں ! یہ قرآن ہے۔
۳۔ کیا یہ دُکان ہے ؟ نہیں ! یہ چھاپہ خانہ (پریس Press)
ہے۔ جی ہاں ! یہ دُکان ہی ہے۔

۱۔ هَلْ هٰذَا رَسُوْلٌ ؟ نَعَمْ هٰذَا رَسُوْلٌ ۔
لَا هٰذَا جَاهِلٌ ۲۔ أَ هٰذَا قُرْآنٌ ؟
لَا : هٰذَا كِتَابٌ ۔ نَعَمْ ! هٰذَا قُرْآنٌ ۔
۳۔ هَلْ هٰذَا دُكَّانٌ ؟ لَا ! هٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ
نَعَمْ ! هٰذَا دُكَّانٌ ۔

نوٹ :۔ اپنے الفاظ کی پُوری فہرست کو سوال و جواب میں بدل دیں۔

(۵) پیرا ۳ کا ترجمہ جانچئے (پچھلا سبق ۵)

طالب علم حضرات یہ یاد رکھیں کہ ترجمہ کی مشق آتے ہی ترجمہ پہلے کر لیں۔ اور بعد والے جس سبق میں ہم ترجمہ دیں اُس سے اپنے ترجمہ کا مقابلہ کر کے صحیح اور غلط خود کو خود ہی نمبر دیں۔ اور دیکھیں کہ آپ اگر ہمارے پاس ہوتے تو امتحان میں کتنے فیصد نمبر حاصل کرتے ؟ ترجمہ دیکھیں :

۱۔ هٰذَا جَاهِلٌ وَّهٰذَا عَاقِلٌ ۔ ۲۔ هٰذَا بَيْتٌ وَّهٰذَا مَكْتَبٌ ۳۔ هٰذَا دُكَّانٌ وَّهٰذَا بَلَدٌ ۴۔ هٰذَا مَكْتَبٌ وَّهٰذِهٖ النَّارُ ۵۔ هٰذَا قَلَمٌ وَّهٰذَا كِتَابٌ ۶۔ هٰذَا تَمْرٌ وَّهٰذَا اِنْسَانٌ ۷۔ هٰذَا دَرْسٌ وَّهٰذَا سَهْلٌ ۸۔ هٰذَا قُرْآنٌ وَّهٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۹۔ هٰذَا بَلَدٌ وَّهٰذَا بَابٌ ۱۰۔ هٰذَا كُرْسِيٌّ وَّهٰذَا بَيْتٌ ۱۱۔ هٰذَا صِرَاطٌ وَّهٰذَا بَلَدٌ ۱۲۔ هٰذَا مَسْجِدٌ وَّهٰذَا بَابٌ ۔

(۶) کوئی غلطی ملے تو دُرست کریں۔

ایسی مشقیں بھی آپ کے سامنے آئیں گی۔ جہاں ہم جُملے میں ہم کوئی غلطی چُھپا دیں گے۔ لیکن وہ غلطی ہر دفعہ ایسی ہوگی، جسے آپ کی اُس وقت کی موجودہ قابلیت فوراً پکڑ کر اصلاح کر سکے۔ چنانچہ ہر مشق میں پُوری قابلیت سے کتاب کے سامنے آئیں۔ ہر مشق کو چوکنا ہو کر پڑھیں۔ آیئے ذرا دیکھیں آپ کتنے پانی میں ہیں ؟

غلطی پکڑیں اور صحیح ترجمہ کر کے دکھائیں

۱۔ یہ کتاب ہے۔ ۲۔ یہ آگ ہے۔
۳۔ یہ شہر ہے۔

هٰذِهٖ كِتَابٌ ۲۔ هٰذَا نَارٌ ۳۔ هٰذَا قَاتِلٌ

۵ یہ ناصر ہے ٦ یہ مددیافتہ عورت ہے۔
٧ یہ معبود ہے ٨ یہ کاتب ہے۔
٩ یہ طاہرہ ہے۔

هٰذِهٖ نَاصِرٌ ٦ هٰذَا مَنْصُوْرَةٌ
٧ هٰذَا مَعْبُوْدٌ ٨ هٰذِهٖ كَاتِبٌ
٩ هٰذَا طَاهِرَةٌ ۔

(٦) کلمہ اور کلام۔ اسم، فعل اور حرف پر ایک اور نظر!

(۱) ہر وہ بات جو ہماری زبان سے نکلتی ہے اُسے "لفظ" کہتے ہیں۔ اور منہ سے نکلنے والا لفظ اگر بامعنی ہو تو اُسے "موضوع" کہتے ہیں۔ اور اگر بے معنی ہو تو اُسے "مُہمل" کہا جاتا ہے۔ (۲) موضوع لفظ کو دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل "مفرد" یعنی اکیلا یا ایک لفظ۔ دوسرا "مُرکّب" یعنی دو یا زیادہ الفاظ سے بنایا ہوا لفظ۔ اُردو میں لفظِ تَن (بدن) مفرد ہے۔ اور مُرکّب کی مثال "تندرست" ہے یعنی تن اور درست سے بنا ہوا لفظ مرکب موضوع ہے۔ (۳) مُفرد لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ اور کلمہ تین صُورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ضرور ہوتا ہے۔ اِسم یا فِعل یا حَرف کی صُورت میں۔

(۴) **اِسم کی قسمیں۔** ۱ اِسمِ جامِد:۔ وہ نام جو نہ کسی اور لفظ سے بنتا ہے نہ اُس سے کوئی اور لفظ بن سکتا ہے۔ جیسے پتھر یا حَجَرٌ (پتھر) اسم جامد کو اسم ذات بھی کہا جاتا ہے۔

۲ اسمِ مَصدر:۔ وہ نام جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا مگر اُس سے الفاظ بنتے ہیں۔ جیسے نَصْرٌ مصدر سے نَاصِرٌ۔ مَنْصُوْرٌ۔ وغیرہ بنتے ہیں۔ اسمِ مُشتق:۔ مصدر سے بننے والے تمام الفاظ مشتق کہلاتے ہیں۔

فِعل کا بیان اور پہچان! فِعل وہ کلمہ ہے۔ جس کے معنی بلاکسی اور لفظ کی مدد کے سمجھ میں آجائیں۔ اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے مارا۔ کھایا۔ یعنی مارنے اور کھانے کا کام گذشتہ زمانہ میں ہو چکا ہے۔

حُروف۔ ہر فی الحال آپ کافی جانتے ہیں۔ حرف بھی خود بنائے جاتے ہیں۔ اور الفاظ کے بنانے اور سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اور اسم و فعل کی طرح مصدر سے نہیں نکلتے۔

سبق ۷ بات کرنے یا سننے والے کئی ایک ہو سکتے ہیں

اُردو زبان میں ہی نہیں بلکہ عربی کے سوا تمام زبانوں میں ایک فرد یا چیز کو واحد اور دو یا زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔ مگر عربی زبان میں تنہا کو "واحد" دو کو "تثنیہ" (جوڑی) اور تین اور تین سے زیادہ کو "جمع" قرار دیا جاتا ہے۔ اور اُسی حساب سے اُن افراد کی طرف اشارہ کرنے وغیرہ کے الفاظ بھی الگ الگ" واحد و تثنیہ اور جمع بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ اِن مثالوں کو دیکھیے اور واحد و تثنیہ (جوڑی) اور جمع کے افراد اور اسمِ اشارہ کے فرق اور صورتوں کو نوٹ کیجیے:۔

۱۔ یہ ایک مددگار مرد ہے ۲ یہ دو مددگار مرد ہیں۔
۳ یہ تین مددگار مرد ہیں ۴ یہ ایک مددگار عورت ہے۔
۵ یہ دو مددگار عورتیں ہیں ٦ یہ بہت سی کئی ایک مددگار عورتیں ہیں اور وہ بہت سے مددگار مرد ہیں۔

۱ هٰذَا نَاصِرٌ ۲ هٰذَانِ نَاصِرَانِ
۳ هٰؤُلَاءِ نَاصِرُوْنَ ۴ هٰذِهٖ نَاصِرَةٌ
۵ هَاتَانِ نَاصِرَتَانِ ٦ هٰؤُلَاءِ نَاصِرَاتٌ وَ اُولٰٓئِكَ نَاصِرُوْنَ

(۲) تثنیہ اور جمع بنانے کا قاعدہ۔

آپ نے دیکھا کہ نَاصِرٌ واحد تھا۔ اُس کے آگے حروف اَنِ لگا کر نَاصِرَانِ بنا اور نَاصِرَةٌ کے آگے اَنِ لگا کر تَانِ (نَاصِرَتَانِ) بنا لیا گیا۔ اور یہی دو مَردوں اور دو عورتوں یا دو چیزوں کے لئے تثنیہ بنانے کا قاعدہ ہے۔ اسمِ اِشارہ میں مَرد کے لئے یا مذکر کے لئے ھٰذَا "اسمِ اشارہ واحد مذکر تھا"۔ اُس کے آگے بھی وہی مذکورہ حروف اَنِ لگا کر ھٰذَانِ اسمِ اشارہ تثنیہ مذکر بنا لیا جاتا ہے۔ واحد مؤنث یا ایک عورت کے لئے اسمِ اشارہ ھٰذِهٖ آتا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ گول ۃ مؤنث کی شناخت بھی ہوتی ہے۔

لہذا لفظ ھٰذِهٖ کے آگے والی گول (ہ) کو گول (ۃ) مان کر جب اس کے آگے حروف اَنِ لگایا گیا تو ھَاتَانِ بنا لیا گیا۔ اور حرف (ذ) کو گرا دیا گیا۔ لہذا اسمِ اِشارہ تثنیہ مؤنث ھَاتَانِ وجود میں آگیا ہے۔

(۳) جمع مذکر اور مؤنث

بنانا بھی نہایت آسان ہے۔ آپ کسی واحد مذکر کے آگے حروف وْنَ لگا دیں جیسے نَاصِرٌ کے آگے وْنَ لگا کر نَاصِرُوْنَ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلُوْنَ وغیرہ بنتے جائیں گے۔ "جمع مؤنث" بنانے کے لئے "واحد" کے آگے حروف اٰتٌ لگا دیں۔ لہذا نَاصِرٌ سے نَاصِرَاتٌ بن جاتا ہے۔ مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنَاتٌ وغیرہ بناتے جائیں۔

واحِد تثنیہ و جمع اور اشارات

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث
ھٰذَا	ھٰذَانِ	ھٰؤُلَآءِ	ھٰذِهٖ	ھَاتَانِ	ھٰؤُلَآءِ
یہ مرد	یہ دو مرد	یہ تین مرد	یہ عورت	یہ دو عورتیں	یہ تین عورتیں
حَامِلٌ	حَامِلَانِ	حَامِلُوْنَ	حَامِلَةٌ	حَامِلَتَانِ	حَامِلَاتٌ
اُٹھانے والا	اُٹھانے والے ۲ مرد	اُٹھانے والے زیادہ مرد	اُٹھانے والی	اُٹھانے والیاں دو عورتیں	اُٹھانے والیاں زیادہ عورتیں

اس ٹیبل میں صرف یہ نوٹ کریں کہ جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کے لئے اسمِ اشارہ ایک ہی ہے۔ اور اس کا تلفظ ھَا۔ اُؤ۔ لَاءِ کرنا چاہیے۔ اور یہاں آپ کو اپنے تمام اسباق میں استعمال شدہ ناموں کو تثنیہ۔ جمع اور اسمائے اشارہ میں تبدیل کر دینا چاہیے۔

(۴) تثنیہ اور جمع کے صیغوں پر چند جملے بنا ڈالیں۔

یہ مفرد ہے۔ یعنی اکیلا تنہا ہے۔ یہ مُرکب۔ یعنی دو یا زیادہ چیز سے ترکیب دیکر بنایا ہوا ہے۔ یہ مصدر ہے۔ یعنی وہ جگہ ہے۔ جہاں سے کچھ اور نکلتا ہے۔ اور یہ مُشتق ہے۔ یعنی ایسا لفظ ہے جو مصدر سے نکلا ہے۔ یہ بے معنی ہے اور یہ بامعنی ہے۔ یہ نام ہے اور یہ فعل ہے۔ یعنی کام ہے۔ یہ حرف ہے اور لفظ ہے۔ وہ (مؤنث) کسرہ یعنی زیر ہے۔ اور یہ زبر ہے۔ یہ عالم ہے یہ عالم عورت ہے۔ یہ دو عالم ہیں۔ وہ دونوں عورتیں عالم ہیں۔ وہ

ھٰذَا مُفْرَدٌ ۔ ھٰذَا مُرَكَّبٌ ۔
ھٰذَا مَصْدَرٌ وَّ ھٰذَا مُشْتَقٌّ ۔
ھٰذَا مُهْمَلٌ وَّ ھٰذَا مَوْضُوْعٌ ۔
ھٰذَا اِسْمٌ وَّ ھٰذَا فِعْلٌ ۔
ھٰذَا حَرْفٌ وَّ ھٰذِهٖ كَلِمَةٌ ۔
تِلْكَ كَسْرَةٌ وَّ ھٰذِهٖ فَتْحَةٌ ۔

کتابیں ہیں۔ وہ کتابیں ہیں۔ یہ دو دروازے ہیں۔ اور وہ بہت سے دروازے ہیں۔ یہ قلم ہے۔ وہ بہت سے لکھنے والے ہیں۔ وہ دو قلم ہیں۔ اور وہ دو (مؤنث) دواتیں ہیں۔

هٰذَا عَالِمٌ وَ هٰذِهٖ عَالِمَةٌ
هٰذَانِ عَالِمَانِ ۔ هَاتَانِ عَالِمَتَانِ
ذٰلِكَ كِتَابٌ ۔ أُولٰئِكَ كُتُبٌ
هٰذَانِ بَابَانِ وَ أُولٰئِكَ أَبْوَابٌ
هٰذَا قَلَمٌ وَ أُولٰئِكَ كَاتِبُوْنَ
ذَانِكَ قَلَمَانِ وَ تَانِكَ دَوَاتَانِ

(۵) اسمِ اشارہ کی مکمل گردان یا جَدْوَل۔

(الف) اِشارہ قریب۔

مُذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
هٰذَا	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ

(ب) اِشارہ بعید۔

مُذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
ذٰلِكَ	ذَانِكَ	أُولٰئِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولٰئِكَ

سبق ۵ فِعل بنانا اور افعال کو سنوارنا۔ یعنی کام کی باتیں کرنا

یہ بات طے ہو چکی ہے کہ عربی زبان کی بُنیاد "مادّہ" ہوتا ہے۔ اور یہ کہ عربی الفاظ کی تعمیر "مادّہ" کے تین حُروف پر ہوتی ہے۔ اور وہ تینوں حروف ہر اُس لفظ میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ جو کسی بھی مادّہ سے بنتے ہیں۔ اور یہ کہ اُن کو اصلی حروف کہا جاتا ہے۔ اور یہ کہ اُن کی ترتیب نہیں بدلتی۔ مثلاً لفظِ "اِسْتِعْمَالْ" ع۔م۔ل پر تعمیر ہو کر بنا ہے۔ مگر دیکھئے کہ اُس میں جہاں بھی آئے۔ ع۔ پہلے پھر م۔ اور پھر ل۔ آیا ہے۔ اسی طرح لفظِ "اِستقبال"۔ ق۔ب۔ل پر تعمیر ہوا ہے۔ اس میں بھی۔ ق پہلے پھر ب، اور پھر لام، آیا ہے۔ جس طرح مادّہ ہر عربی لفظ میں اپنا وجود اور ترتیب نہیں بدلتا۔ بالکل اسی طرح ہر مادّہ کے ساتھ جو معنیٰ مفہوم یا تصوّر مُوجد نے وابستہ کیا ہے۔ وہ بھی ہر لفظ اور ہر صُورت میں برقرار رہتا ہے۔ لہٰذا نوٹ کریں کہ عربی ہی وہ زبان ہے۔ جس میں انسانوں کے ہر تصوّر اور مفہوم کے لئے "ایک اور صرف" ایک لفظ مستقلاً ہوتا ہے۔ یعنی نہ عربی زبان میں ایک تصوّر یا معنی کے لئے "دو یا زیادہ" الفاظ ہوتے ہیں۔ نہ ایک لفظ کے دو معنی ہوتے ہیں۔ یہ ایک فریب ہے کہ عربی زبان کے الفاظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ یہ حال اُن زبانوں کا ہوتا ہے۔ جن میں ہر تصوّر کے لئے الگ الگ اور مستقل الفاظ نہیں ہوتے۔ اُن زبانوں کو احتیاج ہوتی ہے۔ کہ ایک ہی لفظ مختلف تصوّرات کے لئے بولتے جائیں۔ اِس فریب خوردگی کی بِنا پر قرآن کا ہر ترجمہ مختلف کیا جاتا ہے۔ ہر فرقہ

جہاں جو بھی چاہتا ہے معنی کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی قرآن سے ختمِ نبوت ثابت کی جاتی اور اسی قرآن سے نبوت کو جاری مانا جاتا ہے۔ ہم اپنے قارئین کو بتائیں گے کہ قرآنِ کریم میں اِستعمال ہونے والے الفاظ کے معنی مستقل ہیں۔ ہرگز ایک لفظ کے دو یا زیادہ معنی نہیں ہیں۔ اگر ہر لفظ کے مستقل معنی کر لئے جائیں تو مُسلمانوں میں ذرہ برابر اِختلاف نہیں رہتا۔ ہم ساٹھ سال سے تمام عربی ماہرین کو چیلنج کرتے چلے آئے ہیں اور سب کا مُنہ بند رکھا ہے۔

۲۔ آپ کو یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ تین حرفی مادّہ کے حروف کو مِلا کر لکھنے اور پہلے حرف پر زبر دوسرے پر جزم اور تیسرے پر تنوین یعنی دو پیش لگانے سے "اسمِ مَصدر" بن جاتا ہے۔ اسمِ مَصدر وہ پہلی صورت وجود میں آتی ہے۔ جس سے تمام اسما (نام) اور افعال پیدا ہو کر اپنی اپنی صورتیں اختیار کرتے ہیں۔ اور تمام انسانی جذبات و خیالات و تصورات کی ترجمانی کے لئے خاص خاص اور مستقل قانونی شکل میں سامنے آتے ہیں۔ اور جو کچھ قلب و دماغ میں وارد ہوتا ہے۔ اسے مُنہ سے نکل کر دوسروں کے کانوں کے ذریعہ قلب و ذہن تک پہنچا کر وہاں بھی وہی کیفیت و لذّت و اِحساس پیدا کرتے ہیں جو اِدھر سے لے کر چلے تھے۔

۳۔ بات کرتے وقت اِنسانی حالات اور مواقع۔

باتیں کرتے ہوئے آدمی تنہا بھی ہوتا ہے۔ اِس صُورت میں مُنہ سے الفاظ اور آواز نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے اسس تنہا گفتگو کو بولنا نہیں بلکہ سوچنا کہتے ہیں۔ لیکن انسان پر بعض بڑے معنی خیز حالات گذرتے ہیں۔ اس طرح تنہا اِنسان جو گفتگو کرتا ہے۔ اس کی تفصیلات گو نہایت اہم اور بہت ضروری ہیں۔ مگر یہ ایک الگ اور مستقل کتاب چاہتی ہے۔ یہاں ہم اُس صورت کو سامنے رکھیں گے جس سے عربی زبان سیکھنے اور سکھانے میں مدد ملتی ہے۔

(الف) مُتَکَلِّم۔ مخاطب اور مذکور (گفتگو کے ہیرو ہیں۔

جب دو شخص باتیں کرتے ہیں تو ایک بولتا ہے۔ دُوسرا سُنتا ہے۔ پھر سُننے والا اپنا جواب یا بات سُناتا ہے۔ تو وہ بولتا ہے۔ دوسرا اب خاموش رہتا ہے۔ اور اُس کی بات سُنتا ہے۔ یعنی یہ دونوں باری باری کبھی بولتے ہیں۔ کبھی سُنتے ہیں۔ بولنے والا چونکہ کلام کرتا ہے لہٰذا اُسے "مُتَکَلِّم" کہا جائے گا۔ جس سے بات کرتا ہے اُسے "مُخَاطَب" کہتے ہیں۔ جس چیز یا جس شخص کا یہ دونوں ذکر کرتے ہیں۔ وہ چونکہ گفتگو میں یعنی بولنے میں حصّہ نہیں لیتا اس لئے اسے "غائب" سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا ہر گفتگو میں یہ تینوں افراد "ہیرو" کا مقام رکھتے ہیں۔ ۱۔ مُتَکَلِّم ۲۔ مُخَاطَب ۳۔ اور غائب۔

(ب) بات کرنے کے مواقع۔ (زمانہ ماضی، حال، اور مُستقبل)

بات جو بھی ہو۔ جس کی بھی ہو اور جب بھی ہو۔ وہ تین زمانوں کے اندر محدود رہتی ہے۔ یا تو وہ گذشتہ زمانہ (ماضی) کی بات ہوگی۔ یا موجودہ زمانہ (حال) میں ہو رہی ہوگی۔ یا وہ کسی آنے والے زمانہ (مُستقبل) سے متعلق ہوگی۔ لہٰذا یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ گفتگو کے تینوں ہیرو، ان تینوں زمانوں سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مختلف مگر مُستقل الفاظ کی صورت میں سامنے آئیں گے۔ تاکہ آپ اُس صُورت کو دیکھتے ہی فوراً بتا سکیں کہ اُس شکل میں "مُتکلِم یا مخاطب یا غائب، کس

زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ج) بات کرنے والوں کی تعداد اور فعل ماضی ظاہر کرنے کا قاعدہ۔

یہاں سے آپ کا کام (فعل) شروع ہوتا ہے۔ آپ جس اسم مصدر کے تینوں حروف پر زبر زبر زبر لگا دیں گے وہ فوراً "فعل واحد مذکر غائب" بن جاتا ہے۔ اِن صُورتوں اور مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں کام کسی ایک (واحد) شخص نے گذرے ہوئے زمانہ (ماضی) میں کیا تھا مثلاً :-

قَتْلٌ	قَتَلَ
نَصْرٌ	نَصَرَ
ضَرْبٌ	ضَرَبَ
حَمْلٌ	حَمَلَ
كَتْبٌ	كَتَبَ
عَبْدٌ	عَبَدَ

۱۔ قَتَلَ کے معنی ہیں کہ: قتل کیا ایک مرد نے ماضی میں۔
۲۔ نَصَرَ۔ مدد کی ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔
۳۔ ضَرَبَ۔ مارا ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔
۴۔ حَمَلَ۔ اُٹھایا ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔
۵۔ كَتَبَ۔ لکھا ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔
۶۔ عَبَدَ۔ عبادت کی ایک مذکر نے ماضی میں۔

اِن مثالوں سے آپ کو چھ عدد "اسم مصدر" سے چھ عدد "فعل واحد ماضی مذکر غائب" بنانا آ گئے۔ اور فعلِ واحد مذکر غائب کی شناخت یہ ہوئی کہ اس میں تین زبر والے حروف آئے۔ جو الگ الگ لکھنے سے اس کا مادّہ بنجاتے ہیں۔ یہاں یہ بات پھر نوٹ کرلیں کہ جس طرح بعض "اسم مصدر" کا پہلا حرف "زیر" بھی لیتا ہے (جیسے عِلْمٌ) اسی طرح اُن سے "فعل واحد ماضی مذکر غائب" بنانے میں درمیانی حرف زیر پہ آتا ہے۔ جیسے (عِلْمٌ سے عَلِمَ) یعنی علم حاصل کیا ایک واحد مذکر (شخص) نے ماضی میں۔ اور جب تک ہم نہ لکھیں آپ ان صورتوں کی پرواہ کئے بغیر اپنی راہ چلتے رہیں۔ آپ تینوں حرفوں پر دھڑا دھڑ زبر لگاتے اور فعل واحد ماضی مذکر غائب بناتے چلے جائیں۔ اور تیار ہو جانے سے پہلے کسی کی بات نہ سُنیں۔ باتیں بنانا اور ہے۔ سیکھنا سکھانا اور ہے۔

(۴) واحد مذکر غائب کا استعمال۔

كَتَبَ نَاصِرٌ	قَتَلَ حَامِدٌ
حَمَلَ كِتَابٌ	ضَرَبَ مَحْمُوْدٌ
نَصَرَ قَاتِلٌ	قَتَلَ قَاتِلٌ
عَبَدَ عَابِدٌ وَ	ضَرَبَ خَادِمٌ

ناصر نے لکھا۔ حامد نے قتل کیا۔
ایک واحد مرد نے کتاب اُٹھائی۔ محمُود نے مارا۔ قاتل نے مدد کی۔
قاتل نے قتل کیا۔ عبادت گذار نے عبادت کی۔ اور خادم کو مارا۔

اپنی تیار کردہ فہرست سے مدد لے کر بناتے ہوئے اور آزماتے ہوئے قواعد سے فاعِل، مفعول، اسم، اسم مصدر، مادّہ، اور فعل ماضی واحد مذکر غائب بنانے اور بگاڑنے کی کوشش کریں۔ کبھی کبھی جناب رفیع الدین مرحوم کا ترجمہ بھی دو چار منٹ کو دیکھ لیا کریں۔ وہ الفاظ کا ترجمہ لفظ کے نیچے لکھتے ہیں۔

(۵) ذرا اپنی منزل کی جھلک دیکھیں۔

(ارشاد ہے کہ)

داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا۔ اللہ نے لکھا۔
یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ وہ ایک قسم ہے۔
وہ جہنمی صحابہ ہیں۔ یہ ایک خاص قوم ہے۔ وہ اللہ کی
آیتیں ہیں۔

طالبانِ قرآن نوٹ کریں کہ اب اُنھیں قرآن کریم کے
ہر صفحے پر کچھ نہ کچھ نظر آنے لگا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ
فیضیاب ہو جائیں گے۔

وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ	(بقرہ $\frac{2}{251}$)
كَتَبَ اللّٰهُ	(مائدہ $\frac{5}{21}$)
هٰذَا النَّبِيُّ	(آلِ عمران $\frac{3}{68}$)
ذٰلِكَ قَسَمٌ	(غاشیہ $\frac{96}{5}$)
أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ	(بقرہ $\frac{2}{39}$)
هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ	(نساء $\frac{4}{78}$)
تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ	(بقرہ $\frac{2}{252}$)

(۶) فعلِ ماضی واحد مؤنث غائب بنانا۔

فعل ماضی واحد مذکر کے آگے ایک لمبی ت بڑھا دیں۔ اور اُسے جزم دے کر آخری حرف سے ملا دیں۔ مثلاً قَتَلَ سے قَتَلَتْ یعنی قتل کیا ایک عورت یا مؤنث نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔ نَصَرَ نَصَرَتْ، ضَرَبَ سے ضَرَبَتْ، حَمَلَ سے حَمَلَتْ، كَتَبَ سے كَتَبَتْ، عَبَدَ سے عَبَدَتْ۔ یہ لمبی ت ہی واحد مؤنث غائب کی شناخت ہے۔ تمام الفاظ میں مذکر اور مؤنث کا فرق کر کے خود مشق کر لیجیے۔ اور یاد رکھئے کہ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث کا فرق بڑی شدت اور استقلال سے برقرار رکھا جاتا ہے۔ اور بعض چیزیں ایسی ہیں جو اُردو میں مؤنث ہیں مگر عربی میں وہ مذکر ہیں۔ مثلاً ہم کتاب کو مؤنث کہتے ہیں مگر عربی میں کتاب مذکر ہے۔ لہٰذا ہوشیار رہیں۔

سبق ۹ آپ کی فہرست کا استعمال آٹھویں سبق کے ماتحت۔

آپ کی فہرست سے چند الفاظ لے کر اُن کو سابقہ سبق کے قواعد کے ماتحت فعل ماضی مذکر و مؤنث بناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ چلیں اور اسی طرح باقی معلوم الفاظ کو فعلِ ماضی میں بدلتے رہیں۔

ہم اُردو زبان اپنے ماں باپ اور ماحول سے سیکھتے ہیں۔ بچپن سے جوانی تک اپنی زبان سے اس طرح آشنا ہو جاتے ہیں کہ الفاظ پر نظر پڑتے ہی اس کا تلفظ ذہن میں آ جاتا ہے اس لئے نہ تو ہم اُردو الفاظ پر زیر و زبر و پیش لگاتے ہیں۔ نہ لکھتے ہوئے یہ خیال رکھتے ہیں کہ پڑھنے والے غلط پڑھ لیں گے بھی نہیں بلکہ بعض اُردو دان خوش خط لکھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ بلکہ گھسیٹ کر لکھتے ہیں۔ نقطے دینے کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ یہی حال ہر زبان والوں کا ہے۔

اُردو کی شکل	عربی مذکر اسم فاعل	مادّہ	فعل ماضی واحد مذکر	فعل ماضی واحد مؤنث
جاہِل	جَاهِلٌ	ج ہ ل	جَهِلَ	جَهِلَتْ
شاہِد	شَاهِدٌ	ش ہ د	شَهِدَ	شَهِدَتْ
فاضِل	فَاضِلٌ	ف ض ل	فَضَلَ	فَضَلَتْ
شامِل	شَامِلٌ	ش م ل	شَمَلَ	شَمَلَتْ
راقِم	رَاقِمٌ	ر ق م	رَقَمَ	رَقَمَتْ
خادِم	خَادِمٌ	خ د م	خَدَمَ	خَدَمَتْ
ذاکِر	ذَاكِرٌ	ذ ک ر	ذَكَرَ	ذَكَرَتْ
شاکِر	شَاكِرٌ	ش ک ر	شَكَرَ	شَكَرَتْ
ناظِر	نَاظِرٌ	ن ظ ر	نَظَرَ	نَظَرَتْ
خارِج	خَارِجٌ	خ ر ج	خَرَجَ	خَرَجَتْ

داخل	دَاخِلٌ	د خ ل	دَخَلَ	دَخَلَتْ
طالب	طَالِبٌ	ط ل ب	طَلَبَ	طَلَبَتْ
تارک	تَارِكٌ	ت ر ك	تَرَكَ	تَرَكَتْ

عرب اور عربی میں مہارت رکھنے والے بھی ایسا لکھتے ہیں کہ غیر زبان والے ہی نہیں بلکہ خود عربی دان حضرات کے لئے صحیح پڑھنے اور سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے۔ لہٰذا آپ اُردو زبان میں عربی کے الفاظ بھی اُردو کی طرح گھسیٹ کر صورت بگاڑ کر لکھتے ہیں اور بولتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے ننانوے فیصد لکھے پڑھے لوگوں کو معلوم نہیں کہ لفظ کرایہ" "بوریا" "دکان" "جھول" وغیرہ سیکڑوں الفاظ عربی زبان کے الفاظ ہیں۔ درجن انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ لیکن کوئی انگریز یہ نہیں سمجھتا کہ درجنوں الفاظ اُردو میں اس طرح تبدیل کر لئے گئے ہیں کہ اب وہ خود بھی اُن کو اپنی زبان کا لفظ نہیں مانتے۔ "لالٹین" میں انگریزی زبان پر روشنی ڈالنے کی طاقت کہاں رہی ؟ بہر حال ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ آپ گھسیٹ کر لکھنا اور بگاڑ کر بولنا بند کر دیں۔ اپنے منہ سے نکلنے والے الفاظ کو خزانہ سے نکلنے والے جواہرات سمجھیں۔ اُن پر غور کریں انھیں صفائی اور نفاست عطا کریں۔ اور ضائع ہونے سے بچائیں۔ عربی زبان کو ضائع کرنے کے لئے بہت سی اسکیمیں برسر کار رہی ہیں یہ بھی ایک تباہ کن اسکیم تھی۔ آپ اس اسکیم میں مددگار نہ بنیں۔ قرآن اور صاحبانِ قرآن علیہم السّلام کی تاکید ہے کہ تلاوت کا حق ادا کیا جائے۔ (البقرہ ۲/۱۲۱) اور الفاظ کی ترتیل کو لازم سمجھا جائے۔ (فرقان ۲۵/۳۲) (مزمل ۷۳/۴) اور قرآن سے ہجرت کرنے والے مہاجروں سے الگ رہا جائے۔ (فرقان ۲۵/۳۰)

۲- جہالت دُور کرنے اور علم حاصل کرنے کے لئے سوال کرنے والے الفاظ!

جب آپ پہلے سے کسی چیز یا شخص یا واقعہ کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ مگر اپنی معلومات کی تصدیق کرنا اور شک دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کا سوال لفظ "هَلْ اور أَ" سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن جب آپ کسی چیز یا شخص یا واقعہ کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ یا اپنے جاننے کو کافی نہیں سمجھتے تو سوال کرنے سے پہلے عربی میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جس چیز پر آپ سوال کرنے والے ہیں وہ چیز جان دار اور شعور رکھنے والی ہے یا نہیں ؟ لہٰذا بے جان چیزوں پر سوال کا پہلا لفظ "مَا" ہوتا ہے۔ جیسے "مَا هٰذَا ؟" یہ کیا چیز ہے ؟ ورنہ " مَنْ هٰذَا " یہ کون شخص ہے ؟ لیکن هَلْ اور أَ کی طرح مَا اور مَنْ بھی مونث اور مذکر، واحد و جمع سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اِسمِ اِشارہ میں ضروری ہے کہ وہ مونث و مذکر اور واحد و جمع وغیرہ کے مطابق ہو۔

نوٹ :- هَلْ اور أَ سے سوال کرنے میں اُس چیز کا نام لینا ضروری ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق یا وضاحت مطلوب ہوتی ہے۔ تاکہ اُس چیز کے نام اور کیفیت سے شک و شبہ رفع ہو کر تصدیق یا نیا نام و کیفیت معلوم ہو جائے۔

۳- اُردو میں ترجمہ کر دیں۔

مَا هٰذَا ؟ هٰذَا الْكِتَابُ۔ هَلْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ نَعَمْ هٰذَا الْكِتَابُ۔ مَنْ هٰذِهٖ ؟ هٰذِهٖ هَاجِرَةٌ۔ أَهٰذِهٖ نَاصِرَةٌ ؟ لَا، هٰذِهٖ هَاجِرَةٌ۔ مَا هٰذَا ؟ هٰذَا مَسْجِدٌ۔ أَهٰذَا مَسْجِدٌ ؟۔ نَعَمْ هٰذَا مَسْجِدٌ۔ مَنْ هَاتَانِ ؟ هَاتَانِ مَرْيَمُ وَ شَاهِدَةٌ۔ مَا هٰذَانِ ؟ هٰذَانِ مَسْجِدٌ وَ

بیتٌ ۔ مَا اُولٰئِكَ ؟ اُولٰئِكَ مَسَاجِدُ ۔ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ ؟ هٰؤُلَاۤءِ شَاهِدُوْنَ ۔ مَا اُولٰئِكَ ؟
اُولٰئِكَ كَافِرُوْنَ ۔

۴- چند نئے الفاظ سے تعارف ۔

سَاعَةٌ (گھڑی) كُرَّاسَةٌ (کاپی نوٹ بک) سَبُّوْرَةٌ (تختہ سیاہ بلیک بورڈ) مَدْرَسَةٌ ۔
(مدرسہ اسکول) مُحْبَرَةٌ (کوٹھڑی) جَرِيْدَةٌ (اخبار) رَفِيْقٌ (ساتھی) طَيَّارَةٌ (ہوائی جہاز) رَجُلٌ ۔
(مرد) اِمْرَأَةٌ (عورت) (اِمْرَا ۔ اُنثیٰ)

نوٹ :- عورتوں کے نام کا آخری حرف گول (ۃ) ہو یا نہ ہو ۔ اُن کے ناموں کے ساتھ مونث والا سلوک ہوگا ۔ اسم اشارہ وغیرہ مونث آتے ہیں ۔

سبق ۱۰ نئے الفاظ کا استعمال اور اضافہ ۔

یہ کیا ہے ؟ یہ ہوائی جہاز ہے ۔ وہ کون ہے ؟ وہ ایک مرد ہے ۔ یہ دونوں کون ہیں ؟ یہ دو عورتیں ہیں ۔ وہ دونوں کیا ہیں ؟ وہ دونوں دو دُکانیں ہیں ۔ وہ بہت سی چیزیں یا وہ سب کچھ کیا ہیں ؟ وہ سب دو قلم اور دو دواتیں ہیں ۔ یہ سب کیا ہیں ؟ یہ مسجدیں ہیں ۔ وہ (مونث) کون ہے ؟ وہ ایک عورت ہے ۔ وہ (مونث) کون ہے ؟ وہ گھڑی ہے ۔ وہ دونوں (مونث) کیا ہیں ؟ وہ دو کاپیاں ہیں ۔ کیا یہ اخبار ہے ؟ جی ہاں یہ اخبار ہے ۔ یہ کون ہے ؟ یہ ایک ساتھی ہے ۔ یہ (مونث) کیا ہے ؟ یہ مدرسہ (اسکول) ہے ۔

مَا هٰذَا ؟ هٰذِهٖ طَيَّارَةٌ ۔ مَنْ ذٰلِكَ ؟
ذٰلِكَ رَجُلٌ ۔ مَنْ هَاتَانِ ؟ هَاتَانِ اِمْرَأَتَانِ ۔
مَا ذَانِكَ ؟ ذَانِكَ دُكَّانَانِ ۔ مَنْ اُولٰئِكَ ؟
اُولٰئِكَ قَلَمَانِ وَدَوَاتَانِ ۔ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ مَسَاجِدُ ۔
مَنْ تِلْكَ ؟ تِلْكَ اِمْرَأَةٌ ۔ مَا تِلْكَ ؟
تِلْكَ سَاعَةٌ ۔ مَا تَانِكَ ؟ تَانِكَ كُرَّاسَتَانِ ۔
هَلْ هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ ؟ لَا ۔ هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ ۔
أَهٰذِهٖ جَرِيْدَةٌ ۔ نَعَمْ هٰذِهٖ جَرِيْدَةٌ ۔
مَنْ هٰذَا ؟ هٰذَا رَفِيْقٌ ۔ مَا هٰذِهٖ ؟
هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ ۔

طالب علموں کو چاہیے کہ وہ مختلف اسم اشاروں کو بار بار استعمال کریں تاکہ نزدیک و دُور کی مونث و مذکر چیزوں کا فرق و استعمال سمجھ کر یاد کر سکیں ۔

۲- افعال و اعمال پر جملے بنائیے ۔

وہ کون ہے ؟ (مَنْ ذٰلِكَ) وہ ایک مرد ہے (ذٰلِكَ رَجُلٌ) کس نے مارا ؟ (مَنْ ضَرَبَ) اللہ نے مارا (ضَرَبَ اللّٰهُ) اُس عورت نے مارا (ضَرَبَتْ اِمْرَأَةٌ) کس نے گواہی دی ؟ (مَنْ شَهِدَ) گواہ نے گواہی دی (شَهِدَ شَاهِدٌ) ناصرہ نے گواہی دی (شَهِدَتْ نَاصِرَةٌ) کس نے لکھا ؟ (مَنْ كَتَبَ) کس نے دیکھا ؟ (مَنْ نَظَرَ) ایک عورت نے دیکھا (نَظَرَتْ اِمْرَأَةٌ)

کس نے مدد کی ؟ (مَنْ نَصَرَ) اللہ نے مدد کی (نَصَرَ اللّٰہُ) کس نے پیدا کیا ؟ (مَنْ خَلَقَ) اللہ نے پیدا کیا (خَلَقَ اللّٰہُ) یہ قاتل ہے وہ قتل شدہ آدمی ہے (ھٰذَا قَاتِلٌ وَّ ذٰلِکَ مَقْتُوْلٌ) یہ قتل کرنے والی ہے اور وہ دونوں قتل شدہ عورتیں ہیں (ھٰذِہٖ قَاتِلَۃٌ وَّ تَانِکَ مَقْتُوْلَتَانِ) کس نے چھوڑا ؟ (مَنْ تَرَکَ) قوم نے چھوڑا (تَرَکَ قَوْمٌ) کون نکلا ؟ (مَنْ خَرَجَ) مسافر نکلا - (خَرَجَ مُسَافِرٌ) کون داخل ہوئی ؟ (مَنْ دَخَلَتْ) عورت اندر آئی - (دَخَلَتْ اِمْرَأَۃٌ)

نوٹ :- یہ کبھی نہ بھولیں کہ اگر فاعل مذکر ہے تو فعل بھی مذکر ہی ہوگا - اسم اشارہ بھی مذکر ہوگا - مذکر اور مونث کے ساتھ آنے والے تمام الفاظ کو لکھنے اور بولنے سے پہلے ہی قاعدہ کی صورت میں ڈھال دیں - پھر لکھیں یا بولیں -

سبق ۱۱ چند رشتہ داروں اور استعمال کی چیزوں سے تعارف -

اَبٌ (باپ) اُمٌّ (ماں) اُخْتٌ (بہن) اَخٌ (بھائی) بِنْتٌ (بیٹی) اِبْنٌ (بیٹا) دَرَّاجَۃٌ (سائیکل) سَیَّارَۃٌ (موٹر) سَرِیْرٌ (پلنگ) سَفِیْنَۃٌ (کشتی) عَرَبَۃٌ (تانگہ) کَلْبٌ (کتا) صُنْدُوْقٌ (صندوق یا بکس) حِمَارٌ (گدھا)

۲ - نئے الفاظ پر جملے بناؤ -

یہ (مذکر) کون ہے ؟ اور یہ (مونث) کون ہے ؟
یہ باپ ہے اور یہ بہن ہے - یہ دونوں ماں اور بیٹی ہیں - وہ (مذکر) کون ہے ؟ وہ بھائی ہے -
یہ کون ہے ؟ یہ بیٹا ہے - یہ کیا ہے ؟
یہ گدھا ہے - وہ (مذکر) کیا ہے ؟ وہ کتا ہے -
یہ (مونث) کیا ہے ؟ یہ سائیکل ہے -
یہ کیا ہے ؟ یہ موٹر ہے اور تانگہ ہے -
یہ دو چارپائیاں (پلنگ) ہیں - وہ کشتی ہے -
یہ صندوق ہے -

طرح طرح نئے آنے والے الفاظ کو استعمال کرتے جائیں - جانوروں کے لئے لفظ مَنْ اور مَا دونوں استعمال کئے جاتے ہیں -

مَنْ ھٰذَا وَمَنْ ھٰذِہٖ ؟
ھٰذَا اَبٌ وَھٰذِہٖ اُخْتٌ -
مَنْ ھَاتَانِ وَ ھٰذَا ؟
ھَاتَانِ اُمٌّ وَّ بِنْتٌ -
مَنْ ذٰلِکَ ؟ ذٰلِکَ اَخٌ -
مَنْ ھٰذَا ؟ ھٰذَا اِبْنٌ -
مَا ھٰذَا ؟ ھٰذَا حِمَارٌ -
مَا ذٰلِکَ ؟ ذٰلِکَ کَلْبٌ -
مَا ھٰذِہٖ ؟ ھٰذِہٖ دَرَّاجَۃٌ -
ھٰذِہٖ سَیَّارَۃٌ وَّ عَرَبَۃٌ -
ھَاتَانِ سَرِیْرَتَانِ - تِلْکَ سَفِیْنَۃٌ -
ھٰذَا صُنْدُوْقٌ -

سبق ۱۲ اِسم کی عام اور خاص حالت (اسم نکرہ اسم معرفہ)

آج تک آپ نے ناموں کی ایک بہت بڑی فہرست دیکھی اور سمجھی ہے۔ اُن میں واحد نام بھی آئے، جمع بھی۔ کچھ مونث بھی تھے۔ کچھ مذکر بھی۔ مگر وہ سب نام ایسے تھے جو اپنی قسم کے ہر شخص اور ہر چیز کے لئے بولے جا سکتے ہیں۔ اور بولے جاتے ہیں۔ مثلاً ہر کُرسی کو کُرسی ہی کہتے ہیں۔ ہر مَرد کو رَجُلٌ ہی کہیں گے۔ ہر نبی نبی ہی کہلاتا ہے۔ اِس طرح کے ناموں سے کسی خاص کُرسی، خاص مَرد یا کسی خاص نبیؐ کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ لہٰذا ہر وہ نام جو اپنی پُوری نسل یا نوع یا قوم یا قسم کے لئے بولا جاتا ہو۔ اُسے عربی زبان میں اِسمِ نکِرَہ کہتے ہیں۔ اور جہاں بھی اسمِ نکِرَہ آتا ہے۔ اُس کے آخری حرف پر تنوین یعنی دو پیش آتی ہیں۔ اور یہی اسمِ نکِرَہ کی شناخت بھی ہے۔

۲۔ اسمِ مَعرفہ !

مخصوص نام وہ ہوتے ہیں جو نہ تو ہر چیز کے لئے بولے جا سکتے ہیں۔ نہ ہر شخص کو اُس مخصوص نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ یہ سوچئے کہ کیا ہم ہر شخص کو محمدؐ یا علیؑ کہہ سکتے ہیں؟ یہ تو ہمارے مالک اور نبی و ولی علیہما السلام کے نام ہیں۔ ہم تو ہر شخص کو محمد احسن بھی نہیں کہہ سکتے۔ لہٰذا وہ تمام نام جو خاص خاص جگہوں یا چیزوں یا اشخاص کے نام ہوتے ہیں اُنھیں عربی زبان میں اسمِ معرفہ" کہتے ہیں۔ اسمِ معرفہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اپنی خصوصیت اپنے اندر ہی رکھتے ہیں، جیسے محمدؐ یا علیؑ۔ اور دُوسرے وہ جن کو ہم ضرورت کے وقت خود مخصوص کر دیتے ہیں۔ یعنی اگر ہم کسی اسمِ نکِرَہ کو اسمِ معرفہ بنانا چاہیں تو اُس کے شروع میں الف اور لام لگا دیتے ہیں۔ مثالیں دیکھیں:-

۳۔ اسمِ مَعرفہ اور اسمِ نکِرَہ کی شکلیں !

نکِرَہ کی صورت	اسمِ معرفہ کی شکل
اِنْسَانٌ کوئی بھی اِنسان	اَلْاِنْسَانُ خاص اِنسان
مَسْجِدٌ ہر مسجد	اَلْمَسْجِدُ وہ مسجد جو معلوم ہے
رَسُوْلٌ ہر رسُول	اَلرَّسُوْلُ خاص رسُول

اِس خاکہ میں آپ نے اسمِ نکرہ پر تنوین، وہی تنوین دیکھی جو اب تک ہر اِسم کے ساتھ لگتی رہی ہے۔ معرفہ میں الف اور لام لگایا گیا اور اُن کا تلفظ یوں کیا جائے گا۔ اَلْ - اِنْسَانُ - اور - اَلْ - مَسْجِدُ - اور - اَرْ - رَسُوْلُ -

الف لام لگانے سے اسم کے آخری حرف سے ایک پیش ہٹ گیا۔ اور وہ اِسم اب خاص یعنی معرفہ ہو گیا۔ یعنی اب وہ ایک ایسا اسم ہو گیا جس کی معرفت ہمیں پہلے سے حاصل ہے۔ اور جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں۔ اس کی مثال آنے سے پہلے ایک پُرانی بات یاد کریں۔ کہ حروف کی قسمیں بیان کرتے ہوئے یہ کہا گیا تھا کہ کچھ حروف قمری ہوتے ہیں اور کچھ شمسی ہوتے ہیں۔ اور وعدہ کیا گیا تھا کہ شمسی حروف کے متعلق آئندہ بتایا جائے گا۔ لہٰذا یہاں اَلرَّسُوْلُ میں حرفِ (ر) شمسی ہے۔ اِس لئے اِس شمسی حرف نے حرفِ لام کو خاموش کر دیا ہے۔ اور الف کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لیا اور خود اگلے حرف (س) سے مل گئی۔ اس لئے (ر) پر ایک تشدید آ گیا ہے۔ چنانچہ ہر شمسی حرف یہی عمل کرے گا۔ قمری حروف میں لام کو خاموش کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ چنانچہ الف اور لام آپس میں ملتے اور بولتے رہتے ہیں۔ اس الف لام کو ٹیکنیکل زبان میں "الف لامِ تعریف" (معرفہ بنانے والا الف لام) کہتے ہیں۔

۵۔ اسمِ معرفہ کا استعمال اور مثال۔

ہم اور آپ، آپ کے گھر (اَلْبَيْتُ) میں بیٹھے تھے کہ کوئی شخص یا کوئی ایک مرد (رَجُلٌ) آپ سے ملنے کے لئے آیا۔ آپ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص یا وہ آدمی (اَلرَّجُلُ) آپ کا دوست (اَلْحَبِيْبُ) ہے۔ آپ نے ایک نوکر (خَادِمٌ) سے کہا کہ میرے دوست (اَلْحَبِيْبُ) کے لئے ایک کرسی (كُرْسِيٌّ) لاؤ۔ وہ خادم (اَلْخَادِمُ) گیا اور ایک کرسی (كُرْسِيٌّ) لے آیا۔ وہ آدمی یا وہ دوست (اَلرَّجُلُ یا اَلْحَبِيْبُ) اُس کرسی (اَلْكُرْسِيُّ) پر بیٹھ گیا۔ اب گھر (اَلْبَيْتُ) میں ہم تین مرد ہوگئے۔ میں نے عرض کیا کہ :۔

۶۔ اسمِ نکرہ سے اسمِ معرفہ بنانے کے لئے دلائل یہ ہیں :۔

کہ مجھے اور آپ کو آپ کا گھر معلوم ہے۔ لہٰذا ہر گھر یعنی ہر بَيْتٌ آپ کا گھر نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا گھر اَلْبَيْتُ معروف یا معرفہ لکھنا پڑا۔ تاکہ خاص گھر سمجھا جائے۔ پھر جو شخص آیا اُس کو دیکھنے سے پہلے مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ اس لئے میں نے اُسے رَجُلٌ یعنی نکرہ قرار دیا۔ جب تعارف ہوگیا۔ تو میں نے اُسے اَلرَّجُلُ یعنی معروف و معلوم شخص قرار دیا۔ اور جب دوست ہونے کا علم ہوا تو اُسے حَبِيْبٌ عام دوست نہ کہا بلکہ خاص دوست، دوست کا دوست اَلْحَبِيْبُ قرار دیا۔ پھر آپ نے کسی نوکر کا نام نہیں لیا۔ کوئی بھی نوکر (خَادِمٌ) آسکتا تھا۔ لہٰذا جب اُس نوکر کو کرسی لانے کا حکم مل گیا اور وہ نوکر چلا گیا اور کرسی لے آیا تو وہ خاص نوکر اب متعارف ہوگیا۔ اور اُسے اب اَلْخَادِمُ کہنا پڑا۔ اس لئے کہ وہی نوکر آیا وہی کرسی لایا اُسی کا ذکر ہوتا رہا۔ لہٰذا وہ معروف و معلوم ہوکر معرفہ بن گیا۔ پھر آپ نے کسی خاص کرسی کا ذکر نہیں کیا۔ وہ جو کرسی چاہتا لے آتا اور لے آیا تھا۔ لیکن وہ کرسی آگئی۔ اور اُس کرسی پر وہ دوست بیٹھ گیا تو وہ کرسی اَلْكُرْسِيُّ ہوگئی۔ اب اُس گھر اُس شخص یا اُس دوست اور اُس کرسی اور اُس نوکر کا جب بھی ذکر ہوگا وہ سب معرفہ صورت میں۔ اَلْبَيْتُ۔ اَلرَّجُلُ۔ اَلْحَبِيْبُ۔ اَلْكُرْسِيُّ۔ اور اَلْخَادِمُ لکھا جائے گا۔

۷۔ اسمِ معرفہ و نکرہ پر چند جملے پڑھیں۔

هٰذَا قُرْآنٌ مَجِيْدٌ ۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۳ خَلَقَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۵ هٰذَا الْقُرْآنُ ۶ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؟

پہلا جملہ پڑھنے میں آپ کو کسی کی مدد درکار نہیں ہے، دُوسرے جملے میں قاف کو لام سے ملانا ہوگا۔ اس لئے کہ قاف پر زبر اور لام پر جزم ہے۔ لہٰذا اس کا تلفظ ہے۔ خَلَ۔ قَلْ۔ اِنْسَانَ۔ تیسرے جملے میں قاف شین سے ملے گا۔ اور الف اور لام دونوں چُپ رہیں گے۔ اور واؤ لام سے ملے گا۔ اس جملے میں شین شمسی اور قاف قمری حروف ہیں۔ لہٰذا شین سے پہلے الف لام نہیں بول سکتے۔ لیکن قمری حرف سے پہلے لام بولتا ہے۔ چوتھے جملے میں سین بھی شمسی حرف ہے لہٰذا یہاں الف لام خاموش پڑھیں گے۔ ان دونوں جملوں کا تلفظ دیکھیں :۔ ۳ خَلَ۔ قَشْ۔ شَمْسَ۔ وَلْ۔ قَمَرَ ۴ خَلَ۔ قَسْ۔ سَمَا۔ وَاتِ۔ وَلْ۔ اَرْضِ۔ باقی آسان ہے۔

سبق ۱۳ اسمِ معرفہ مع تلفُّظ !

اسمِ معرفہ کی صورت اور تلفظ ہی عربی زبان کی شیرینی کا ذمہ دار ہے۔ اسمِ معرفہ کا الف لام تعریف ہی عربی عبارت کو مُسلسل کرتا چلا جاتا ہے۔ اور بلا جھٹکا کھائے الفاظ ایک دُوسرے سے ملتے چلے جائیں گے۔ لہٰذا اسمِ معرفہ کا ذہن نشین ہو جانا اور روانی سے بولنا اور پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے طالب علم حضرات اپنی ذاتی مشقیں برابر جاری رکھیں اور کتاب میں دی ہوئی مشقوں کے نمونوں پر اپنے ٹیبل (جدول) بناتے رہیں۔ اپنے ماحول میں سے ہونہار بچوں اور دردمند بزرگوں کو اپنے ساتھ شامل کرکے خوب مہارت پیدا کریں۔ عربی زبان کے لئے ایک اپنا دائرہ اور انجمن بنا لیں۔

۲۔ سابقہ جانے پہچانے اسمائے نکرہ کو اسمائے معرفہ بنا لیں۔

نَبِیٌّ	اَلنَّبِیُّ	اَن۔ نَبِیْ۔ یُو	رَسُوْلٌ	اَلرَّسُوْلُ	اَر۔ رَسُوْ۔ لُو
قُرْآنٌ	اَلْقُرْآنُ	اَل۔ قُرْ۔ آ۔ نُو	کِتَابٌ	اَلْکِتَابُ	اَل۔ کِتَا۔ بُو
عَلِیٌّ	اَلْعَلِیُّ	اَل۔ عَلِیْ۔ یُو	وَلِیٌّ	اَلْوَلِیُّ	اَل۔ وَلِیْ۔ یُو
اِمَامٌ	اَلْاِمَامُ	اَل۔ اِمَا۔ مُو	خَلِیْفَۃٌ	اَلْخَلِیْفَۃُ	اَل۔ خَلِیْ۔ فَتُو
کَلِمَۃٌ	اَلْکَلِمَۃُ	اَل۔ کَلِ۔ مَتُو	قَلَمٌ	اَلْقَلَمُ	اَل۔ قَلَا مُو
دَوَاۃٌ	اَلدَّوَاۃُ	اَد۔ دَوَا۔ تُو	دُکَّانٌ	اَلدُّکَّانُ	اَد۔ دُکَّان
سَرِیْرٌ	اَلسَّرِیْرُ	اَس۔ سَرِیْ۔ رُو	کُرَّاسَۃٌ	اَلْکُرَّاسَۃُ	اَل۔ کُرْرَا۔ سَتُو
طَیَّارَۃٌ	اَلطَّیَّارَۃُ	اَط۔ طَیَّا رَتُو	سَبُّوْرَۃٌ	اَلسَّبُّوْرَۃُ	اَس۔ سَبْ۔ بُوْ۔ رَتُو

۳۔ مستقل اسمِ معرفہ کی چند اور خصوصیات !

بعض نام اپنی مستقل خصوصیات کی بنا پر مستقل اسمائے معرفہ سمجھے جاتے ہیں۔ خواہ اُن پر اَلْ تعریف آئے یا نہ آئے۔ جیسے تمام انسانوں کے نام معرفہ ہوتے ہیں۔ جیسے محمدؐ۔ علیؓ۔ رَفِیْقٌ۔ مُجَاھِدٌ۔ صَابِرٌ۔ زَیْنَبُ۔ یہاں جو تنوین ہے۔ وہ نکرہ کی علامت نہیں بلکہ حُسن پیدا کرنے اور تسلسل قائم رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔ تمام شہروں کے نام بھی معرفہ ہوتے ہیں۔ اور اُن پر اَلْ۔ لانا ضروری نہیں ہوتا۔ یہ اصول یاد رکھیں کہ ہر وہ نام جو اپنی قسم کے ہر فرد پر نہ بولا جا سکے وہ یقیناً اسمِ معرفہ ہوتا ہے۔ تمام اسمِ اشارہ، ھٰذَا۔ ھٰذِہٖ۔ تِلْکَ۔ ذٰلِکَ وغیرہ بھی معرفہ ہوتے ہیں۔ مَنْ اور مَا بھی معرفہ کی جگہ آتے ہیں۔

۴۔ اسمِ معرفہ کے معنی !

یہ سمجھ لیں کہ جب کوئی لفظ معرفہ کی صُورت میں آتا ہے۔ تو وہاں اس کے یا تو خاص معنی ہوتے ہیں۔ یا وہ اپنی پوری نوع کی نمائندگی کرتا ہے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ میں لفظ اَلْحَمْدُ ہے۔ اس کے معنی اگر صرف خاص قسم کی مدح وثنا اور ستائش کر لئے جائیں؛ تو یہ نقص ہوگا کہ اللہ کے لئے باقی اقسام کی ستائش کی نفی ہو جائے گی۔ حالانکہ اللہ ہر قسم کی مدح وثنا وستائش کا حق رکھتا ہے۔ لہٰذا اَلْحَمْدُ

کے معنی تمام ستائش ۔ ہمہ قسمی ستائش ۔ ہر ستائش کئے جائیں گے ۔ یعنی حمد و ثنا اور ستائش کی ہر نوع ؛ ہر قسم ہر مقدار اس میں داخل ماننا لازم ہو گا ۔

نوٹ :۔ زبر کی آواز کو الف کی آواز سے کم ۔ زیر کی آواز کو " ی " کی آواز سے کم ۔ اور پیش کی آواز کو " واؤ " کی آواز سے کم کھینچنا چاہیے ۔

سبق ۱۴ جملۂ توصیفی اور اسمِ صفت !

عموماً توصیف کے معنی اچھائیاں بیان کرنا کئے جاتے ہیں ۔ حالانکہ لفظِ توصیف اچھی اور بُری دونوں صفات بیان کرنے کو کہتے ہیں ۔ کسی کو شریر کہنا بھی توصیف ہے ۔ اور کسی کو نیک کہنا بھی صفت بیان کرنے میں داخل ہے ۔ لہٰذا وہ جملہ جس میں کسی کی اچھی بُری صفت بیان کی جائے جملۂ توصیفی کہا جائے گا ۔ حَمْدٌ اسمِ مصدر ہے ۔ ساتھ ہی یہ اسمِ صفت بھی ہے ۔ لہٰذا اسی بنا پر حَامِدٌ اُس شخص کو کہیں گے جو کسی کی حَمْدٌ یا ستائش کرتا ہو ۔ صَادِقٌ (سچا) میں صِدْقٌ اسمِ صفت موجود ہے ۔ کَاذِبٌ (جھوٹا) میں کِذْبٌ اسمِ صفت نہ ہو تو اسے کاذب نہ کہا جائے گا ۔

۲ ۔ عربی اُردو میں صفت اور موصوف کا فرق !

اُردو میں اسمِ صفت پہلے آتا ہے اور اسمِ موصوف بعد میں جیسے " سچا آدمی " لیکن عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں لائی جاتی ہے ۔ جیسے :۔

۱ رَجُلٌ صَادِقٌ	۲ رَجُلٌ طَوِيلٌ	۳ رَجُلٌ عَالِمٌ	۴ قُرْآنٌ كَرِيمٌ	۵ اَلْكِتَابُ الْكَبِيرُ	۶ اَلسَّفِينَةُ الصَّغِيرَةُ
سچا مرد	لمبا آدمی	عالم مرد	نفع بخش قرآن	بڑی کتاب	چھوٹی کشتی
۷ اَلرَّجُلُ الْقَوِيُّ	۸ اَلرَّجُلُ الطَّوِيلُ	۹ اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ	۱۰ اَلْقُرْآنُ الْحَكِيمُ		
طاقت ور آدمی	لمبا آدمی	عالم شخص	حکمت والا قرآن		

۳ ۔ اسمِ صفت اُسی حالت میں رکھنا لازم ہے ۔ جس میں موصوف ہو ۔

آپ نے دیکھ لیا کہ سابقہ پیرے میں موصوف نکرہ تھا تو اسمِ صفت بھی نکرہ لایا گیا ۔ اور جب موصوف معرفہ آیا تو صفت خود بخود معرفہ لانا پڑی ۔ اسی طرح اگر موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد کی صورت میں آئی ۔ لیکن اگر موصوف تثنیہ کی صورت اختیار کرے گی جیسے :۔

رَجُلَانِ عَالِمَانِ ۔ اگر موصوف مؤنث ہو تو صفت کا مؤنث آنا بھی آپ نے دیکھ لیا ہے ۔

۴ ۔ ذرا قرآنِ کریم دیکھیے ۔

رِزْقٌ كَرِيمٌ ۔ نفع بخش روزی (نور ۲۶/۲۴) اَلْكِتَابُ الْمُبِينُ ۔ واضح کتاب (شعراء ۲۶/۲) اَلْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۔ رحم کرنے والا ہمیشہ غالب رہنے والا (شعراء ۲۶) سَاحِرٌ عَلِيمٌ ۔ صاحبِ علم جادوگر (۲۶/۳۴) مَقَامٍ كَرِيمٍ ۔

نفع بخش مقام (شعرا ۲۶/۵۰)۔ یہاں یہ نوٹ کریں کہ کسی قانون کے ماتحت موصوف کے نیچے دو زیریں یعنی تنوین آئی تو صفت بھی تنوین سے آئی ہے۔ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ (امانت دار رسول) (شعرا ۲۶/۱۰۷) نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (کھلا تنذیر کرنے والا ۲۶/۱۱۵) یَوْمٍ عَظِیْمٍ (عظیم دن ۲۶/۱۵۶) اَلرُّوْحُ الْاَمِیْنُ (امانت دار روح ۲۶/۱۹۳) عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ (واضح عربی ۲۶/۱۹۵) اَلسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (صاحب علم سننے والا ۲۶/۲۲۰) کِتَابٌ مُّبِیْنٌ (واضح کتاب۔ نمل ۲۷/۱)

ہم نے وہ صفات اور موصوف لکھے ہیں جو آپ جانتے ہیں ورنہ قرآن ایک لا محدود سمندر ہے۔

سبق ۱۵ — اسم معرفہ کی تخصیص

اَللّٰہُ اِلٰـہٌ ۔ مُحَمَّدٌ نَبِیٌّ ۔ اَلرَّجُلُ طَوِیْلٌ ۔ اَلرَّاْسُ کَبِیْرٌ ۔ اَلتِّلْمِیْذُ عَاقِلٌ ۔ اَلطَّاوِلَۃُ صَغِیْرَۃٌ ۔ اَلْوَلَدُ طَوِیْلٌ ۔ اَلسَّاعَۃُ کَبِیْرَۃٌ ۔ اَلتِّلْمِیْذَۃُ جَاھِلَۃٌ ۔ ھٰذِہٖ سَیَّارَۃٌ صَغِیْرَۃٌ ۔ اَلسَّیَّارَۃُ کَبِیْرَۃٌ ۔ ھَلِ الْکِتَابُ صَغِیْرٌ ؟ نَعَمْ ۔ اَلْکِتَابُ صَغِیْرٌ ۔ مَنْ جَاھِلٌ ؟ اَلتِّلْمِیْذُ جَاھِلٌ ۔ ھٰذَا رَجُلٌ وَالرَّجُلُ عَاقِلٌ ۔ تِلْکَ سَفِیْنَۃٌ کَبِیْرَۃٌ ۔ ذٰلِکَ مَکْتَبٌ وَالْمَکْتَبُ کَبِیْرٌ ۔ اَلظَّھْرُ کَبِیْرٌ ۔ ھٰذَا بَطْنٌ وَالْبَطْنُ صَغِیْرٌ ۔ اَلْقَلْبُ وَسِیْعٌ ۔ اَللّٰہُ رَبٌّ وَالرَّبُّ کَبِیْرٌ ۔

وہ اللہ خاص معبود ہے۔ وہ محمدؐ خاص نبی ہے وہ شخص طویل ہے۔ وہ سر بڑا ہے۔ وہ مخصوص شاگرد عقل مند ہے۔ وہ خاص میز چھوٹی ہے۔ (چھوٹا۔ بڑا۔ لمبا۔ چوڑا ہونا صفت ہے۔ یہ بھی مونث ہونا ضروری ہے)

(صغیر کا مونث بنا دیا۔ گول ۃ کے اضافہ سے)

وہ لڑکا لمبا ہے۔ (لڑکا مذکر ہے تو اُس کی تعریف یا صفت بھی مذکر آئی ہے)

وہ خاص گھڑی بڑی ہے۔ موصوف (جس کی صفت یا تعریف بیان ہو) مونث ہو تو اُس کی صفت بھی مونث رہتی ہے) وہ شاگردنی بے وقوف ہے۔ (تِلْمِیْذ کی مونث تِلْمِیْذَۃٌ ہے) یہ چھوٹا موٹر۔ (اِس قسم کے جملوں کا ذکر بعد میں ہوگا) مخصوص موٹر بڑی ہے۔ کیا یہ کتاب چھوٹی ہے؟ جی ہاں مذکورہ کتاب چھوٹی ہے۔ جاہل کون ہے؟ وہ جانا پہچانا شاگرد بیوقوف ہے۔ یہ مرد ہے اور مرد عقل مند ہے۔ وہ کشتی ہے اور بڑی کشتی ہے۔ وہ مکتب (دفتر) ہے اور بڑا دفتر ہے۔ وہ (خاص) پیٹھ (پشت) بڑی ہے۔ (اُردو میں پُشت مونث ہے اس لئے ہم نے "پیٹھ بڑا ہے" ترجمہ نہیں کیا ہے۔ اس کا ہر جگہ خیال رہنا چاہیے)۔ یہ پیٹ ہے اور چھوٹا پیٹ ہے۔ دل کشادہ ہے (تنگ نہیں ہے) اللہ پروردگار ہے۔ اور بڑا پروردگار ہے۔

۲۔ قانونی ہدایت!

(۱) اسم نکرہ ترجمہ کرتے ہوئے کوئی اور کچھ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ لفظوں میں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) اسم معرفہ کا ترجمہ کرتے ہوئے "خاص" "وہ خاص" وغیرہ لکھنے کی بھی ضرورت نہیں صرف سمجھ لینا چاہیے۔

(۳) مادہ سے نکلنے والے تمام ناموں کو مذکر سے مونث اور مونث سے مذکر بنانے کا قاعدہ آپ کو معلوم ہوگیا ہے۔ لہٰذا مذکر اسم کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث، اسم صفت اور مونث اسم اشارہ لانا پڑتا ہے۔ جس کی مثالیں پیرا (۱) میں گذری ہیں۔

(۴) بعض چیزیں اُردو میں مؤنث ہیں جیسے :۔ "کتاب بڑی ہے" لکھا جائے گا ۔ لیکن عربی میں کتاب مذکر ہے۔ لہٰذا عربی میں "اَلْکِتَابُ کَبِیْرٌ" لکھا جائے گا ۔ اور ایک عرب اُس کا مطلب سمجھے گا کہ "کتاب بڑا ہے"۔ جس طرح آپ ایک انگریزی عورت کے مُنھ سے :۔ "میں آیا"۔ یا "ہم آئے گا"۔ سُن کر ہنستے ہیں ۔ اُسی طرح ایک عرب ہنسے گا ۔ اگر آپ نے اپنی زبان کی طرح "کتاب بڑی ہے" کا ترجمہ :۔ "هٰذِهِ كِتَابٌ وَالْكِتَابُ كَبِيْرَةٌ" کر دیا ۔ بلکہ وہ ڈبل ہنسی ہنسے گا ۔ اس لئے کہ آپ نے مذکر کتاب کے لئے مؤنث اسم اشارہ (هٰذِهِ) استعمال کیا ۔ اور مذکر کتاب کے لئے مؤنث اسم صفت "كَبِيْرَةٌ" استعمال کر دی ہے۔ ہنسنے تک بات رہے تو کوئی حرج نہیں ۔ لیکن بعض خطرناک غلطیاں ہو جاتی ہیں ۔

۳ ۔ چند مشقیہ جُملے ۔

أَهٰذَا جَاهِلٌ ؟ لَا ۔ هٰذَا عَاقِلٌ ۔ هٰذَا تَمْرٌ ۔ هٰذَا دَرْسٌ وَهٰذِهِ مَدْرَسَةٌ ۔ ذٰلِكَ بَيْتٌ وَهٰذَا كِتَابٌ ۔ هٰذِهِ سَبُّوْرَةٌ وَتِلْكَ كُرَّاسَةٌ ۔ هٰذِهِ عَرَبَةٌ وَتِلْكَ سَيَّارَةٌ ۔ نَصَرَتْ ۔ خَرَجَ ۔ تِلْكَ مَقْتُوْلَةٌ ۔ نَاصِرُوْنَ وَمَنْصُوْرَاتٌ ۔ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۔ هٰذِهِ نَارٌ وَتِلْكَ جَهَنَّمُ ۔ ذٰلِكَ مَعْبُوْدٌ (يا إِلٰهٌ) وَهٰذَا عَابِدٌ ۔ هٰذَا الصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ ۔ هَلْ هٰذَا حَلَالٌ ؟ لَا هٰذَا حَرَامٌ ۔ ضَرَبَ ۔ طَلَبَتْ ۔ كَذَبَتْ كَاذِبَةٌ ۔ صَدَقَ صَادِقٌ ۔ شَهِدَ شَاهِدٌ ۔ كَتَبَ كَاتِبٌ ۔ دَخَلَ كَلْبٌ ۔ خَرَجَ جَارٌ ۔ هَلْ هٰذَا بَلَدٌ ؟ لَا هٰذِهِ بَلْدَةٌ ۔ هَلْ تِلْكَ أُمٌّ ؟ نَعَمْ ۔ تِلْكَ أُمٌّ ۔ أَهٰذِهِ أُخْتٌ ؟ لَا ذٰلِكَ أَخٌ ۔ هَلْ ذٰلِكَ أَبٌ ؟ لَا ذٰلِكَ ابْنٌ ۔ ذٰلِكَ صَادِقٌ ۔ هٰذَا كَاذِبٌ ۔ هٰذَا الْبُهْتَانُ عَظِيْمٌ ۔

۴ ۔ اسمِ اِشارہ پر جُملے ۔

هٰذَا بَيْتٌ وَتِلْكَ حُجْرَةٌ ۔ ذٰلِكَ كُرْسِيٌّ وَهٰذِهِ طَاوِلَةٌ ۔ هٰذِهِ مَدْرَسَةٌ وَذٰلِكَ مَسْجِدٌ ۔ ذٰلِكَ كِتَابٌ وَهٰذِهِ كُرَّاسَةٌ ۔ هٰذَا قَلَمٌ وَهٰذِهِ دَوَاةٌ ۔ هٰذَا مَكْتَبٌ وَهٰذِهِ جَرِيْدَةٌ ۔ هٰذِهِ سَيَّارَةٌ وَتِلْكَ عَرَبَةٌ ۔ تِلْكَ حُجْرَةٌ وَهٰذِهِ غُرْفَةٌ ۔ هٰذِهِ مَرْيَمُ وَتِلْكَ دَرَّاجَةٌ ۔

سبق ۱۶ (۱) مُرکّب کی ایک اور قِسم ۔

(۱) وزیر کا گھر ۔ بیٹی کا ہاتھ ۔ اللہ کا دین ۔	بَيْتُ وَزِيْرٍ ۔ يَدُ بِنْتٍ ۔ دِيْنُ اللهِ ۔
گھر کا دروازہ ۔ اُس گھر کا دروازہ ۔ زید کا گدھا ۔	بَابُ بَيْتٍ ۔ بَابُ الْبَيْتِ ۔ حِمَارُ زَيْدٍ ۔
اللہ کا ہاتھ ۔ مال کا گھر ۔ سکینہ کا چہرہ ۔	يَدُ اللهِ ۔ بَيْتُ الْمَالِ ۔ وَجْهُ سَكِيْنَةَ ۔
اللہ کا گھر ۔ شاہد کا قلم ۔ اللہ کا نبیؐ ۔	بَيْتُ اللهِ ۔ قَلَمُ شَاهِدٍ ۔ نَبِيُّ اللهِ ۔
اللہ کی کتاب ۔ اللہ کا رسولؐ ۔ زید کی کتاب ۔	كِتَابُ اللهِ ۔ رَسُوْلُ اللهِ ۔ كِتَابُ زَيْدٍ ۔

عقیلہ کی قمیص ۔ زاہد کی شلوار ۔ مرد کی کتاب ۔
اُس مرد کی کتاب ۔ حضرت محمدؐ کے اصحاب ۔ نصیر کا باغ ۔
حامد کی زوجہ ۔ اللہ کا کلام ۔ اللہ کی مدد ۔
اللہ کی رُوح ۔ اللہ کا نفس ۔ اللہ کا شیر ۔

قَمِيْصُ عَقِيْلَةٍ ۔ سِرْوَالُ زَاهِدٍ ۔ كِتَابُ رَجُلٍ ۔
كِتَابُ الرَّجُلِ ۔ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ۔ بُسْتَانُ نَصِيْرٍ ۔
زَوْجَةُ حَامِدٍ ۔ كَلَامُ اللّٰهِ ۔ نَصْرُ اللّٰهِ ۔
رُوْحُ اللّٰهِ ۔ نَفْسُ اللّٰهِ ۔ أَسَدُ اللّٰهِ ۔

(ب) یہ تمام جملے اُدھورے ہیں ۔ اِن سے پُوری باتیں معلوم نہیں ہوتیں ۔ دُوسری اہم بات جو یہاں نوٹ کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ اِن تمام جملوں میں دُو دُو اسم آئے ہیں ۔ پہلا اسم دوسرے اسم سے مِلکیت کا تعلق رکھتا ہے ۔ یا پہلا اسم دوسرے اسم کا ایک حصّہ بن جاتا ہے ۔ گھر ۔ ہاتھ ۔ دین اور دروازہ وغیرہ کسی کی ملکیت ظاہر کرتے ہیں ۔ چنانچہ دروازہ مکان کا ایک حصّہ ہے ۔ اور گھر وزیر کی مِلکیّت ہے ۔ اس لئے یاد رکھو کہ جب کوئی اسم کسی دوسرے اسم کی ملکیت ہو تو وہ " مضاف " کہلاتا ہے ۔ اور عربی زبان میں نسبت کے تعلق کو اِضافت کہتے ہیں ۔ اس لئے اس قسم کے جملے جن میں آپس میں ملکیت یا رشتہ یا جزو کا تعلق ہو " مرکب اِضافی " کہلاتا ہے ۔

۲ ۔ نئے الفاظ اور اِستعمال ۔

(۱) سے ـــــ (۲) تک یا طرف
(۳) میں ۔ اندر ـــــ (۴) اُوپر
(۵) واسطے یا لئے ـــــ (۶) یا
(۷) دوات یا بورڈ ۔
(۸) گھڑی یا کاپی ۔
(۹) حُجرہ یا چوبارہ ۔
(۱۰) عالِم یا جاہِل ۔
(۱۱) گھر سے ـــــ (۱۲) گھر میں ۔
(۱۳) پہاڑ پر ـــــ (۱۴) مسجد کی طرف
(۱۵) اللہ کے لئے ـــــ (۱۶) رسُول کے لئے

(۱) مِنْ ـــــ (۲) إِلٰى
(۳) فِيْ ـــــ (۴) عَلٰى
(۵) لِ ـــــ (۶) أَوْ
(۷) دَوَاةٌ أَوْ سَبُّوْرَةٌ
(۸) سَاعَةٌ أَوْ كُرَّاسَةٌ
(۹) حُجْرَةٌ أَوْ غُرْفَةٌ
(۱۰) عَالِمٌ أَوْ جَاهِلٌ
(۱۱) مِنْ بَيْتٍ ـــــ (۱۲) فِيْ بَيْتٍ
(۱۳) عَلٰى جَبَلٍ ـــــ (۱۴) إِلٰى مَسْجِدٍ
(۱۵) لِلّٰهِ ـــــ (۱۶) لِرَسُوْلٍ

۳ ۔ حروفِ جار ۔ زیر دینے والے حروف ۔

آپ نے غور کیا ہو گا کہ جس جس لفظ سے پہلے مِنْ ۔ إِلٰى ۔ عَلٰى ۔ اور لِ ۔ کسی اسم سے پہلے آیا وہیں اس اسم کا آخری حرف دو پیشوں کی بجائے دو زیروں سے ہو گیا ۔ یا پیش کی بجائے اُس کے آخری حرف پر زیر آ گیا چنانچہ یہاں یہ قانون سمجھ لینا چاہیئے کہ جب یہ حروفِ جار کہیں آتے ہیں تو اُن سے اگلا اسم مجرُور یعنی زیر والا ہو جاتا ہے ۔ خواہ وہ آنے والا اسم نکرہ ہو یا معرفہ ہو ۔ فرق اِس قدر رہو گا کہ نکرہ کی تنوین اور معرفہ کی پیش آخری حرف سے ہٹ جائے گی ۔

اور اُن کی بجائے آنے والے اسم کے آخری حرف کو زیر مِل جائے گا۔

۴۔ حُروفِ جار سے متعلق ایک بات۔

جیسا کہ ہر طالبِ علم جانتا ہے کہ حروف کو ہر زبان میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح عربی زبان میں حروف پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ جس کے پیشِ نظر آپ گرامر کی کتابوں میں حروف کے متعلق بڑی طویل بحثیں دیکھیں گے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان فنی بحثوں۔ لفظی باریکیوں سے ہٹ کر حروف کے متعلق معلومات ایسی آسانی سے بہم پہنچا دی جائیں کہ جس سے آپ اپنے دماغ پر بجائے بوجھ کے ایک لُطف محسوس کریں۔ اور آپ کو عربی زبان کے الفاظ اور ان کی مختلف شکلوں کی اِس قدر پہچان ہو جائے کہ قرآن کے معانی آپ کے سامنے آنے لگیں۔ اور آپ براہِ راست قرآن کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔

سبق ۱۷ نام کی باتیں کرتے کرتے کام کی باتیں۔

اسم یعنی نام پر کافی زور رہا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ پھر ایک دفعہ فعل (کام) کو سامنے لایا جائے۔ سبق نمبر ۸ پیرا نمبر ۲ (ج)، ۴، ۶ اور سبق نمبر ۹ پیرا نمبر ۱ میں فعل سے تعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن اس کے بعد یہ غریب برابر منتظر رہا۔ مگر آپ نے اس سے بات نہ کی۔ یہ لاپرواہی نہ تھی۔ بلکہ آپ تیاری کر رہے تھے۔ اور پہلے سے پروگرام بنائے بغیر دراصل کوئی کام کی بات ہو بھی نہیں سکتی۔ یہ بتایا جا چکا کہ تین حرفی مادہ پر تین زبریں (نصب) دینے سے صیغۂ واحد مذکر غائب بن جاتا ہے۔ جیسے ض۔ر۔ب (مادہ) سے ضَرَبَ (مارا اُس ایک مذکر نے زمانۂ گذشتہ میں) اور یہ گفتگو بھی ہو چکی کہ اُس واحد مذکر غائب کو واحد مؤنث غائب کا صیغہ بنانے کے لئے ہم ایک لمبی ت (تا رطویلہ) اور اس پر سکون (جزم) کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے ضَرَبَ سے ضَرَبَتْ (مارا اُس ایک مؤنث نے گذرے ہوئے زمانے میں) یہ عمل درآمد بالکل اسی طرح ہوا جس طرح آپ مذکر اسم فاعل ضَارِبٌ سے ضَارِبَۃٌ مؤنث اسمِ فاعل گول ۃ کے اضافے سے بناتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس ساکن لمبی ت اور بولنے والی گول ۃ کو صنفِ لطیف کے مستقل طور پر اپنا لیں۔ اس طرح کہ طلاق اور جدائی کا تصور تک ذہن میں نہ رہنے پائے۔

اِن قوانین کی مشقیں سبق نمبر ۸ اور ۹ میں کی تھیں۔ لیکن اس وقت تک آپ اسم معرفہ بنانے والے اَلِف لام (اَلْ) کو نہ جانتے تھے۔ چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ واحد مذکر اور واحد مؤنث کو اَلْ سے استعمال ہوتا ہوا دیکھیں اور معانی کے ساتھ ساتھ ان دونوں پر اَلْ داخل ہونے کا اثر اور فرق نوٹ کریں۔

(۱) حامد نے مارا۔ (۲) مریم نے مارا۔

حامد اور مریم دونوں بنے بنائے۔ متعین اسم معرفہ ہیں لہٰذا مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث فعل آیا۔

(۳) اس (خاص) مرد نے مارا۔ الف لام نے رَجُلٌ (مرد) کو اسم معرفہ بنایا۔ چونکہ رَجُلٌ میں پہلا حرف "ر" شمسی تھا۔ اس لئے ضَرَبَ کی "ب" کو ملا کر

(۱) ضَرَبَ حَامِدٌ
(۲) ضَرَبَتْ مَرْيَمُ
(۳) ضَرَبَ الرَّجُلُ
(۴) ضَرَبَتِ الْمَرْأَۃُ
(۵) خَرَجَ نَاصِرٌ

مشدد ہو گیا - لہٰذا "الف لام" داخل ہونے کے بعد بھی خاموش رہا -
اَلْ - بہرحال اپنے سے پہلے کو آگے کھینچتا ہے -
(۴) اس (خاص) عورت نے مارا - جس طرح رَجُلٌ کی تنوین پیش سے بدل گئی - اسی طرح اِمْرَأَةٌ سے تنوین گر گئی - اور پیش آگیا - واحد مؤنث غائب کی ساکن 'ت' اَلْ کے لام سے ملی - لہٰذا میم قمری ہونے کی بنا پر الف لام بولا گیا -

(۶) خَرَجَ النَّاصِرُ
(۷) خَرَجَتْ نَاصِرَةٌ
(۸) خَرَجَتِ النَّاصِرَةُ
(۹) فَعَلَ الرَّجُلُ
(۱۰) فَعَلَتِ الْمَرْأَةُ

(۵) کوئی مددگار نکلا - (۶) (معلوم) مددگار نکلا - (۷) کوئی مددگار نکلی - (۸) (خاص) مددگار نکلی -
(۹) اس (متعین، اور معلوم) مرد نے کیا - (۱۰) (مخصوص) عورت نے کیا -

نوٹ :- الف لام سے پہلے والا حرف ساکن نہیں رہ سکتا - اسے زیر زبر یا پیش دے کر ملانا پڑتا ہے - اس بات پر نظر رکھیے - رٹیے نہیں آپ کی غلطیاں معاف ہیں -

۳- نئے الفاظ !

جَبَلٌ (پہاڑ) بَحْرٌ (سمندر) وَجْهٌ (چہرہ) رِجْلٌ (پیر) شَفَةٌ (ہونٹ) ضَعِيْفٌ (کمزور) لِسَانٌ (زبان) عَيْنٌ (آنکھ) قَصِيْرٌ (چھوٹا) قَدَمٌ (قدم) قَوِيٌّ (طاقتور) يَدٌ (ہاتھ) هُوَ (وہ مذکر) هِيَ (وہ مؤنث) أَنْتَ (تو مذکر) أَنْتِ (تو مؤنث) أَنَا (میں عورت یا مرد دونوں کے لئے)

۴- جملے سادہ - مذکر و مؤنث نوٹ کریں !

(۱) یہ مذکر کیا ہے اور یہ مؤنث کیا ہے ؟
یہ چہرہ ہے اور یہ آنکھ ہے -
(۲) وہ (مذکر) زبان ہے اور یہ (مؤنث) ہاتھ ہے -
(۳) یہ چہرہ ہے اور یہ ہونٹ ہے -
(۴) یہ مرد ہے اور یہ (مؤنث) پیر ہے -
(۵) یہ راستہ ہے اور یہ قدم ہے -

(۱) مَا هٰذَا وَمَا هٰذِهٖ ؟
هٰذَا وَجْهٌ وَهٰذِهٖ عَيْنٌ
(۲) ذٰلِكَ لِسَانٌ وَتِلْكَ يَدٌ
(۳) هٰذَا وَجْهٌ وَهٰذِهٖ شَفَةٌ
(۴) هٰذَا رَجُلٌ وَهٰذِهٖ رِجْلٌ
(۵) هٰذَا صِرَاطٌ وَهٰذِهٖ قَدَمٌ

۵- اسم معرفہ پر مشتمل جملے -

(۱) وہ پہاڑ لمبا ہے (۲) وہ سمندر بڑا ہے -
(۳) چہرہ لمبوترہ ہے (۴) وہ ٹھگنا آدمی ہے -
(۵) ہونٹ چھوٹا ہے (۶) زبان لمبی (مذکر) ہے - اور آنکھ چھوٹی ہے (۷) وہ کافر کمزور ہے اور مسلم طاقتور ہے -

(۱) اَلْجَبَلُ طَوِيْلٌ (۲) اَلْبَحْرُ كَبِيْرٌ -
(۳) اَلْوَجْهُ طَوِيْلٌ (۴) اَلرَّجُلُ قَصِيْرٌ
(۵) اَلشَّفَةُ صَغِيْرَةٌ (۶) اَللِّسَانُ طَوِيْلٌ وَالْعَيْنُ صَغِيْرَةٌ
(۷) اَلْكَافِرُ ضَعِيْفٌ وَالْمُسْلِمُ قَوِيٌّ -

(۸) مرد ٹھگنا یا کوتاہ ہے۔ (۹) قدم لمبا ہے اور راستہ چھوٹا ہے (۱۰) ہاتھ کمزور ہے اور دل طاقتور ہے۔

(۸) اَلرَّجُلُ قَمِيْرٌ (۹) اَلْقَدَمُ طَوِيْلَةٌ وَالصِّرَاطُ صَغِيْرٌ (۱۰) اَلْيَدُ ضَعِيْفَةٌ وَالْقَلْبُ قَوِيٌّ ۔

نوٹ :- ہمارے جسم کے وہ تمام اعضا جو جوڑی جوڑی ہیں۔ عربوں کے ہاں مؤنث کہلاتے ہیں۔ جیسے آنکھیں۔ کان، ہاتھ، پیر، ہونٹ، ٹانگیں وغیرہ ایسے الفاظ میں گول ۃ کی شرط نہیں ہے۔ خواہ ہو یا نہ ہو یہ مؤنث کہلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ساتھ اسمِ اشارہ یا اسمِ صفت برابر مونث آیا ہے۔

سبق ۱۷ (۱)۔ پوشیدہ نام یا ضمیریں !

(۱) مریم نوکرانی ۔۔ یا خادمہ ہے اور وہ عقلمند ہے۔
(۲) شاگرد جاہل ہے اور وہ غائب ہے۔
(۳) کلثوم شاگردنی ہے اور چھوٹی ہے۔
(۴) کیا وہ گھر میں موجود ہے ؟

(۱) مَرْيَمُ خَادِمَةٌ وَهِيَ عَاقِلَةٌ
(۲) اَلتِّلْمِيْذُ جَاهِلٌ وَهُوَ غَائِبٌ
(۳) كَلْثُوْمُ تِلْمِيْذَةٌ وَهِيَ صَغِيْرَةٌ
(۴) هَلْ هُوَ حَاضِرٌ فِي الْبَيْتِ ؟

نوٹ :- " محمد علی صاحب آئے پھر محمد علی صاحب چلے گئے اور پھر محمد علی نے خط لکھا"

ہر دفعہ نام لینے سے فقرہ بے ڈھنگا ہوگیا۔ ایک دفعہ نام پھر " وہ " پھر " اُنھوں نے " کہنے سے حُسن پیدا ہوگیا۔ لہٰذا ان الفاظ کو ہم ضمیریں یا چھپا ہوا نام کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا جملوں میں ھِیَ مؤنث اور ھُوَ مذکر کی ضمیریں ہیں۔ یاد رکھیے اسمِ اشارہ نام کی جگہ استعمال نہیں ہوتا صرف مذکر یا مونث کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۲۔ پوشیدہ ناموں یا ضمیروں کا استعمال۔

(۱) تو عالم ہے اور میں جاہل ہوں ۔
(۲) تو عالم عورت ہے اور میں جاہل عورت ہوں۔

(۱) اَنْتَ عَالِمٌ وَاَنَا جَاهِلٌ
(۲) اَنْتِ عَالِمَةٌ وَاَنَا جَاهِلَةٌ

(۳) جُملوں کی مشق۔ ضمیروں پر غور کریں۔

(۱) وہ کون (مذکر) ہے (۲) وہ (مذکر) بھائی ہے۔
(۳) یہ (مونث) بہن ہے (۴) وہ باپ ہے۔
(۵) وہ ماں ہے (۶) تو (مونث) کون ہے ؟
(۷) میں شاگردنی ہوں (۸) یہ (مونث) کون ہے

(۱) مَنْ هُوَ ؟ (۲) هُوَ اَخٌ
(۳) هِيَ اُخْتٌ (۴) هُوَ اَبٌ
(۵) هِيَ اُمٌّ (۶) مَنْ اَنْتِ ؟
(۷) اَنَا تِلْمِيْذَةٌ (۸) مَنْ هِيَ وَمَنْ اَنْتَ

اور تو (مذکر) کون ہے (۹) یہ اُستانی ہے اور میں اُستاد ہوں۔
(۱۰) کیا تو مسلم عورت ہے؟ (۱۱) جی ہاں۔ میں مسلمان عورت ہوں۔
(۱۲) کیا تو شاگرد ہے؟ (۱۳) نہیں۔ میں اُستاد ہوں۔
(۱۴) میں شاگردنی ہوں اور یہ اُستاد ہے۔
(۱۵) کیا تم مسلمان ہو؟ (۱۶) جی نہیں۔ میں کافر ہوں۔

(۹) هِيَ أُسْتَاذَةٌ وَأَنَا أُسْتَاذٌ۔
(۱۰) هَلْ أَنْتِ مُسْلِمَةٌ؟ (۱۱) نَعَمْ أَنَا مُسْلِمَةٌ۔
(۱۲) أَنْتَ تِلْمِيذٌ؟ (۱۳) لَا۔ أَنَا أُسْتَاذٌ۔
(۱۴) أَنَا تِلْمِيذَةٌ وَهٰذَا أُسْتَاذٌ۔
(۱۵) هَلْ أَنْتَ مُسْلِمٌ (۱۶) لَا۔ أَنَا كَافِرٌ۔

نوٹ:-

* أَنَا: مؤنث اور مذکر دونوں بولنے والے (متکلم) بولتے ہیں۔

(۴) مؤنث اور مذکر پہچانیے

(۱) تِلْمِيذَةٌ (۲) أُسْتَاذٌ (۳) نَارٌ (۴) يَدٌ (۵) مَقْتُولَةٌ (۶) حَامِلٌ (۷) أَنْتَ (۸) هٰذِهٖ
(۹) ذٰلِكَ (۱۰) دَرَّاجَةٌ (۱۱) أُخْتٌ (۱۲) بَلَدٌ (۱۳) حَمَامٌ (۱۴) جَبَلٌ (۱۵) هِيَ (۱۶) رَجُلٌ (۱۷) رِجْلٌ۔
(۱۸) شَفَةٌ (۱۹) وَجْهٌ (۲۰) أَنْتِ (۲۱) عَيْنٌ (۲۲) بَحْرٌ (۲۳) كَبِيرَةٌ (۲۴) صَغِيرٌ (۲۵) قَوِيٌّ (۲۶) اَلْقُرْآنُ۔
(۲۷) اَلْمَضْرُوبَةُ (۲۸) اَلنَّاصِرُوْنَ (۲۹) اَلْمَنْصُوْرَاتُ (۳۰) أَنَا (۳۱) هُوَ (۳۲) تِلْكَ (۳۳) قَدَمٌ (۳۴) قَلْبٌ۔
(۳۵) أُمٌّ (۳۶) قَصِيرَةٌ (۳۷) ظَهْرٌ (۳۸) كُرَّاسَةٌ (۳۹) اِمْرَأَةٌ (۴۰) مَسْجِدٌ (۴۱) مَكْتَبٌ۔

(۵) اسم معرفہ اور نکرہ کو الگ الگ کریں۔

(۱) ضَارِبُوْنَ (۲) حَامِدٌ (۳) اَلْأُسْتَاذُ (۴) عَرَبَةٌ (۵) اَلسَّيَّارَةُ (۶) اَللّٰهُ (۷) اَلرَّسُوْلُ
(۸) نَهْرٌ (۹) عَالِمٌ (۱۰) اَلْغُرْفَةُ (۱۱) مَنْ (۱۲) أَبٌ (۱۳) أُمٌّ۔ (۱۴) أَنْتَ (۱۵) هُوَ۔
(۱۶) هٰذَا (۱۷) هٰذِهٖ (۱۸) تِلْكَ (۱۹) ذٰلِكَ (۲۰) هِيَ (۲۱) اَلْمُسْلِمُ (۲۲) جَهَنَّمُ (۲۳) دَوَاةٌ۔
(۲۴) مَرْيَمُ (۲۵) مُحَمَّدٌ (۲۶) كَافِرٌ (۲۷) اَلسَّفِينَةُ (۲۸) كَلْبٌ (۲۹) لِسَانٌ۔

(۶) ہماری غلطیاں پکڑیں۔

(۱) هٰذِهٖ اَلْحَامِدُ (۲) أَنْتَ عَاقِلَةٌ (۳) ذٰلِكَ الْكُرَّاسَةُ (۴) هِيَ رَجُلٌ (۵) هٰذَا أُمٌّ (۶)
أَنْتِ عَالِمٌ (۷) هُوَ أُخْتٌ (۸) تِلْكَ دَرَّاجَةٌ (۹) هُوَ بِنْتٌ (۱۰) تِلْكَ أَخٌ (۱۱) اَلْمَرْيَمُ جَاهِلٌ
(۱۲) اَلْأُمُّ قَصِيرَةٌ (۱۳) مَا هٰذَا؟ هٰذَا رَجُلٌ (۱۴) مَنْ هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ قَلْبٌ۔

(۷) اُردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) ضَرَبَ (۲) نَصَرَتْ (۳) خَرَجْتَ (۴) خَرَجَ الْحِمَارُ (۵) دَخَلَتْ أُمٌّ (۶) اَلْعَيْنُ الْكَبِيرَةُ۔
(۷) رَجُلٌ قَوِيٌّ (۸) اَلرَّجُلُ قَوِيٌّ (۹) عَيْنٌ كَبِيرَةٌ (۱۰) صُنْدُوقٌ صَغِيرٌ (۱۱) قَدَمٌ طَوِيلَةٌ

(۱۲) اَلْقَدَمُ طَوِيْلَةٌ (۱۳) لِسَانٌ صَغِيْرٌ (۱۴) اَللِّسَانُ صَغِيْرٌ۔

سبق ۱۹ (۱) فعل کی مشق فاعل کے ساتھ

(۱) شاہد نے پڑھا (۲) شاہدہ نے پڑھا	(۱) قَرَأَ شَاهِدٌ (۲) قَرَأَتْ شَاهِدَةٌ
(۳) رفیق نے لکھا (۴) عورت نے لکھا	(۳) كَتَبَ رَفِيْقٌ (۴) كَتَبَتْ اِمْرَأَةٌ
(۵) مجاہد نے کھایا (۶) مریم نے کھایا	(۵) أَكَلَ مُجَاهِدٌ (۶) أَكَلَتْ مَرْيَمُ
(۷) مرد نے پیا (۸) ماں نے پیا	(۷) شَرِبَ رَجُلٌ (۸) شَرِبَتْ أُمٌّ
(۹) بھائی داخل ہوا۔ (۱۰) بہن داخل ہوئی	(۹) دَخَلَ أَخٌ (۱۰) دَخَلَتْ أُخْتٌ
(۱۱) باپ نکلا (۱۲) بیٹی نکلی	(۱۱) خَرَجَ أَبٌ (۱۲) خَرَجَتْ بِنْتٌ
(۱۳) شاگرد نے جہالت کی (۱۴) شاگردنی نے جہالت کی	(۱۳) جَهِلَ تِلْمِيْذٌ (۱۴) جَهِلَتْ تِلْمِيْذَةٌ
(۱۵) نوح نے جانا (۱۶) فاطمہ نے جانا	(۱۵) عَلِمَ نُوْحٌ (۱۶) عَلِمَتْ فَاطِمَةُ
(۱۷) حامد نے تعریف کی (۱۸) حامدہ نے تعریف کی	(۱۷) حَمِدَ حَامِدٌ (۱۸) حَمِدَتْ حَامِدَةٌ
(۱۹) شاہد نے شہادت دی (۲۰) زہرہ نے گواہی دی	(۱۹) شَهِدَ شَاهِدٌ (۲۰) شَهِدَتْ زَهْرَةٌ
(۲۱) حافظ نے حفظ کیا (۲۲) حفاظت کرنے والی نے حفاظت کی	(۲۱) حَفِظَ حَافِظٌ (۲۲) حَفِظَتْ حَافِظَةٌ
(۲۳) مانگنے والے نے مانگا (۲۴) چھوڑنے والے چھوڑا۔	(۲۳) طَلَبَ طَالِبٌ (۲۴) تَرَكَ تَارِكٌ
(۲۵) مانگنے والی نے مانگا (۲۶) چھوڑنے والی نے چھوڑا۔	(۲۵) طَلَبَتْ طَالِبَةٌ (۲۶) تَرَكَتْ تَارِكَةٌ
(۲۷) رسول غالب آیا (۲۸) مسلمان عورت غالب آئی	(۲۷) غَلَبَ رَسُوْلٌ (۲۸) غَلَبَتْ مُسْلِمَةٌ
(۲۹) محمود نے مدد کی (۳۰) کلثوم نے مدد کی	(۲۹) نَصَرَ مَحْمُوْدٌ (۳۰) نَصَرَتْ كُلْثُوْمُ
(۳۱) جھوٹے نے جھوٹ کہا (۳۲) قاتل نے قتل کیا۔	(۳۱) كَذَبَ كَاذِبٌ (۳۲) قَتَلَ قَاتِلٌ

۲۔ جملوں کی دو قسمیں۔

(ل) آپ نے یہاں تک بہت سے جملے دیکھے سمجھے اور خود اپنے ہاتھ سے بنائے۔ اِن جملوں کی دو قسمیں تھیں۔
اوّل۔ جیسے :۔ مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ ۔یا۔ اَللّٰهُ اِلٰهٌ۔ "محمد نبی ہیں یا اللہ معبود ہے"۔ ایسے جملوں کم از کم دو نام ہوتے ہیں۔ ان میں پہلا نام ایسا ہوا کرتا ہے جس کے متعلق کوئی خبر دی جاتی ہے یا کچھ بتایا جاتا ہے۔ اِن مثالوں میں محمد اور اللہ دو نام ہیں اور ان کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے یا بتایا گیا ہے کہ وہ "نبی" ہے یا وہ "معبود" ہے۔ اسی طرح اَلْبَحْرُ كَبِيْرٌ میں سمندر پہلا نام ہے اور اس کے متعلق بتایا گیا ہے وہ کَبِیْرٌ (بڑا) ہے۔ ایسے تمام جملے "جُملۂ اِسمیہ" کہلاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس میں پہلا اور دوسرا لفظ اسم ہوتا ہے۔ چنانچہ هٰذِهٖ غُرْفَةٌ هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ وَهٰذَا مُسْجِلٌ بھی جملہ اسمیہ ہی ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی پہلا لفظ اسم اشارہ ہی ہے۔ جملۂ اسمیہ کا پہلا اسم "مُبْتَدَأ" اور دوسرا "خَبَرٌ" کہلاتا ہے۔

جملۂ اسمیہ میں مبتدأ (پہلا اسم) معرفہ ہوتا ہے۔ اگر ایک جملے میں دو نام ہوں جیسے "بَيْتٌ كَبِيْرٌ" اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ "گھر بڑا ہے"۔ بلکہ اس کے معنی ہیں "بڑا گھر"۔

(ب) اگر آپ چاہتے ہیں کہ کسی گھر کے متعلق خبر دیں کہ "وہ خاص گھر (جس کو آپ اور بات سُننے والا جانتے ہیں) بڑا ہے"۔ تو آپ کے لئے لازم ہے کہ پہلے اس گھر کو اسمِ معرفہ بنائیں تاکہ آپ کے اور سُننے والے کے ذہن میں وہ متعین شدہ گھر آ جائے۔ پھر دوسرا اسم نکرہ لائیں یعنی آپ کہیں کہ "اَلْبَيْتُ كَبِيْرٌ" "وہ خاص گھر بڑا ہے" چنانچہ یہ یاد رکھیئے جملۂ اسمیہ جس میں خبر دی جا رہی ہے ہمیشہ اسمِ معرفہ کو پہلا نمبر دے گا۔ اس کے بعد دوسرا اسم نکرہ ہوگا۔ اور (۲) دوسری بات:۔ ابھی آپ نے پیرا نمبر ۱ سبق ہٰذا میں ۳۲ جملے دیکھے تھے۔ ان سب جملوں میں پہلا لفظ اسم نہیں ہے۔ بلکہ ایک فعل ہے۔ یہ فعل ظاہر کرتا ہے کہ گذرے ہوئے زمانے میں ہوا ہے۔ اُن جملوں میں دوسرا لفظ اسم ہے۔ جس نے وہ فعل کیا ہے۔ لہٰذا جملے کا ہر پہلا ٹکڑا فعل کہلاتا ہے۔ اور دُوسرا جز فاعل ہے۔ ایسا جملہ جس میں پہلے ٹکڑے میں فعل اور دوسرے میں فاعل ہو "جملہ فعلیہ" کہلاتا ہے۔ غور کیجئے "كَتَبَ رَفِيْقٌ"۔ كَتَبَ فعل ہے اور رَفِيْقٌ فاعل ہے۔ جس نے لکھنے کا کام گذرے ہوئے زمانہ میں کیا ہے۔ لہٰذا فعل اور فاعل مل کر جملۂ فعلیہ ہوگیا۔

۳۔ عربی میں ترجمہ کریں۔

مجاہد نے دیکھا (۲) شاہد نے کھایا (۳) شبیدہ نے لکھا (۴) طاہرہ نے پڑھا (۵) ماں نے پیا۔
(۶) باپ آیا۔ (۷) بہن گئی (۸) بیٹا آیا (۹) شاگرد نے سُنا (۱۰) بیٹی آئی (۱۱) شاگردنی حاضر ہوئی (۱۲) میں آیا۔
(۱۳) تو گیا (۱۴) وہ آیا (۱۵) وہ گئی (۱۶) تو گئی (۱۷) میں آئی (۱۸) میں گئی (۱۹) مریم داخل ہوئی (۲۰) شاگرد نکلا۔

۴۔ چند نئے الفاظ۔

خَيَّاطٌ (درزی) مَبْسُوْطٌ (قناعت کرنے والا) لَاعِبٌ (کھیلنے والا) مُظْلِمٌ (سیاہ تاریک) مُجْتَهِدٌ (محنتی) ذَهَبَتْ (وہ گئی) جِئْتُ (میں آئی) نَظَرَ (اس نے دیکھا) جَاءَ (آیا)

سبق ۱۸ (ب) کی پڑتال۔

مؤنث:۔ نمبر ۱، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۷، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۳۷، ۳۹، اور ۴۰ ان کے علاوہ سب مذکر ہیں۔

سبق ۲۰ ۱۔ جملہ فعلیہ کا عملی فائدہ۔ قرآن میں راہ ملنے لگی۔

(۱) جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۱۱۰/۱)
(۲) جَاءَ سُلَيْمٰنُ (۲۷/۳۶)
(۳) وَجَاءَ فِرْعَوْنُ (۶۹/۹)

(۱) اللہ کی مدد اور فتح آئی۔ اَلنَّصْرُ مصدر، اور ن۔ص۔ر۔ مادہ۔ نَاصِرٌ اسمِ فاعل ہے۔
(۲) آیا سلیمان۔ جَاءَ مذکر غائب کا فعل ہے۔

(٣) اور آیا فرعون (٤) حق آیا (٥) اور ایک قافلہ آیا۔
عربی میں سَیَّارَۃ مؤنث ہے لہٰذا جَآءَ کے بدلے جَآءَتْ لایا گیا
لیکن اُردو میں قافلہ کو مذکر رکھنا پڑا۔
(٦) تو حق کے ساتھ آیا۔ (٧) خوف گیا (٨) بیویاں
گئیں۔ (٩) اللہ نے حفاظت کی (١٠) بیویوں نے چھوڑا۔
(١١) موسیٰ کی آل نے چھوڑا (١٢) اللہ نے بات سُنی۔
(١٣) اس مؤنث نے مکر کو سُنا (زلیخا کا تذکرہ ہو رہا ہے)
(١٤) بعض نے دیکھا۔
(١٥) داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔
(١٦) اور تو نے ایک نفس کو قتل کیا۔
(١٧) کیا تو نے پاک نفس کو قتل کیا۔؟
(١٨) ایک گواہ نے گواہی دی۔
(١٩) اللہ نے گواہی دی۔
(٢٠) یہ کس نے کیا ؟
(٢١) یہ تو نے کیا ہے
(٢٢) کس نے ظلم اُٹھایا۔
(٢٣) ہلکا سا بوجھ اُس (مؤنث) نے اُٹھایا
(٢٤) تقسیم کرنے والے حاضر ہوئے۔
(٢٥) تمہارے لئے اللہ نے لکھا۔
(٢٦) ہمارے لئے اللہ نے لکھا۔
(٢٧) اُن کے ہاتھوں نے لکھا۔
(٢٨) تو نے ہمارے اُوپر لکھا۔
(٢٩) اللہ نے جان لیا۔
(٣٠) تمام انسانوں نے جان لیا۔
(٣١) اُس (مؤنث) نفس نے جان لیا۔
(٣٢) تو نے جان لیا جو نازل ہوا۔
(٣٣) جان لیا اُس (مؤنث) جنات نے۔

(٣) جَآءَ الْحَقُّ (٩/٤٨) (٥) وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ (١٢/١٩)
(٦) جِئْتَ بِالْحَقِّ (٢/٧١) (٧) ذَهَبَ الْخَوْفُ (٣٣/١٩)
(٨)
(٩) حَفِظَ اللّٰهُ (٤/٣٤) (١٠) تَرَكَ أَزْوَاجُ (٤/١٢)
(١١) تَرَكَ آلُ مُوسٰى (٢/٢٤٨)
(١٢) سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ (٥٨/١)
(١٣) سَمِعَتْ بِمَكْرِ (١٢/٣١)
(١٤) نَظَرَ بَعْضُ (٩/١٢٧)
(١٥) وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ (٢/٢٥١)
(١٦) وَقَتَلْتَ نَفْسًا (٢٠/٤٠)
(١٧) أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً (١٨/٧٤)
(١٨) شَهِدَ شَاهِدٌ (٤٦/١٠)
(١٩) شَهِدَ اللّٰهُ (٣/١٨)
(٢٠) مَنْ فَعَلَ هٰذَا (٢١/٥٩)
(٢١) أَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا (٢١/٦٢)
(٢٢) مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (٢٠/١١١)
(٢٣) حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا (٧/١٨٩)
(٢٤) حَضَرَ الْقِسْمَةَ (٤/٨)
(٢٥) كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ (٢/١٨٧)
(٢٦) كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا
(٢٧) كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ (٢/٧٩)
(٢٨) كَتَبْتَ عَلَيْنَا (٤/٧٧)
(٢٩) عَلِمَ اللّٰهُ (٨/٢٣)
(٣٠) عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ (٧/١٦٠)
(٣١) عَلِمَتْ نَفْسٌ (٨١/١٤)
(٣٢) عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ۔ (١٧/١٠٢)
(٣٣) عَلِمَتِ الْجِنَّةُ

ہماری کوشش یہ ہے کہ آپ جلد سے جلد
قرآنِ کریم سے وابستہ ہو جائیں تاکہ کسی مُلّا کے پنجے میں نہ پھنس سکیں۔

۲۔ حرفِ جار کا اسمِ نکرہ اور معرفہ سے تعلق۔

فِیْ مَسْجِدٍ۔ کسی مسجد میں۔ فِی الْمَسْجِدِ۔ معلوم مسجد میں۔ فِیْ سَیَّارَۃٍ۔ موٹر میں۔ فِی السَّیَّارَۃِ۔ خاص موٹر میں۔ مِنْ مَکْتَبٍ۔ دفتر سے۔ مِنَ الْمَکْتَبِ۔ خاص دفتر سے۔ مِنْ سَفِیْنَۃٍ۔ کسی کشتی سے۔ مِنَ السَّفِیْنَۃِ۔ کسی خاص کشتی سے۔ اِلٰی بَیْتٍ۔ کسی بھی گھر کی طرف۔ اِلَی الْبَیْتِ۔ معلوم گھر کی طرف۔ اِلٰی سَرِیْرٍ۔ کسی چارپائی کی طرف۔ اِلَی السَّرِیْرِ۔ خاص چارپائی کی طرف۔ عَلٰی حِمَارٍ۔ گدھے پر۔ عَلَی الْحِمَارِ۔ خاص معین گدھے پر۔ عَلٰی رَسُوْلٍ۔ رسول پر۔ عَلَی الرَّسُوْلِ۔ خاص معلوم رسول پر۔ لِبِنْتٍ۔ بیٹی کے واسطے۔ لِلْبِنْتِ۔ خاص بیٹی کے لئے۔ لِنَبِیٍّ۔ نبی کے لئے۔ لِلنَّبِیِّ۔ خاص نبی کے واسطے۔

(ا) آپ نے دیکھا کہ سبق نمبر ۱۷ (۱) کے نوٹ میں یہ بتایا جا چکا کہ "اَلْ" سے پہلا حرف ساکن نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مندرجہ بالا جملوں میں فِیْ کی "یے" اور مِنْ کا "نون" ساکن تھا۔ لیکن جہاں جہاں اسمِ معرفہ کا اَلْ اُن کے آگے آیا اُن کو کھینچ کر لام سے ملا لیا۔ "فِیْ" کی "یے" ملانے سے آواز بگڑتی تھی۔ لہٰذا "یے" ہمیشہ کے لئے خاموش رہے گی۔ اور فِیْ کی "ف" "ی" کو چھوڑ کر اَلْ سے مل جایا کرے گی۔ اور مِنْ کا "نون" جب اَلْ سے پہلے آئے گا تو زبر کی مدد لے کر اَلْ سے مل جائے گا۔ اس کو کبھی اور کسی حالت میں نہ بھولئے۔

(ب) جہاں اسمِ معرفہ کا پہلا حرف شمسی ہو گا تو فِیْ کی "ف" اور مِنْ کا "نون" اَلْ کو چھوڑ کر سیدھا اس حرفِ شمسی سے ملے گا اور شمسی حرف کو مشدّد کر دے گا۔ جیسا کہ آپ نے ابھی ابھی مطالعہ کیا ہے۔

۳۔ سبق نمبر ۱۸ (۵) کو جانچیں۔

نمبر ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۷، اسمِ معرفہ ہیں۔ اس تعداد کے علاوہ نکرہ ہیں۔

۴۔ سبق نمبر ۱۸ (۶) کی پڑتال۔

اس میں ہم نے دو غلطیاں کی ہیں۔ حامد مذکر ہے۔ اس کے لئے ضمیر بھی مذکر ہی آنی تھی۔ اور خود یہ بنا بنایا اسمِ معرفہ ہے لہٰذا اَلْ کا اضافہ غلط ہے۔ صحیح یہ جملہ ہے: هٰذَا حَامِدٌ۔ (۲) اَنْتَ عَاقِلٌ (۳) تِلْكَ الْکُرَّاسَۃُ۔ (۴) هُوَ رَجُلٌ۔ (۵) هٰذِهٖ اُمٌّ (۶) اَنْتِ عَالِمَۃٌ (۷) هِیَ اُخْتٌ (۸) صحیح ہے (۹) هِیَ بِنْتٌ (۱۰) ذٰلِكَ اَخٌ (۱۱) مَرْیَمُ جَاهِلَۃٌ (۱۲) صحیح ہے (۱۳) مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا رَجُلٌ (۱۴) مَا هٰذَا؟ هٰذَا قَلَمٌ۔

سبق (۲۱) ۱۔ حروفِ جار کا مسلسل عمل۔

آپ نے سبق ۲۰ پیرا ۲ (ا۔ب) پڑھے۔ (ج) اِلٰی اور عَلٰی کی "ی" پر ایک کھڑا الف تھا اور یہ

بھی کسی طرح اَلْ سے ملنے پر آمادہ نہ ہوا۔ لہٰذا اس کو ہمیشہ کے لئے بیچ سے ہٹا دیا گیا۔ اور لام کو زبر دے کر اَلْ سے ملتے رہنے کا حکم دے دیا گیا۔

(د) "لِ" اس مکسور (زیر والے) لام کے لئے بھی یہی طے ہوا کہ وہ اَلْ سے ملے یا شمسی حرف سے مل جائے۔

(ھ) پیش والی تنوین اسم نکرہ سے اور پیش اسم معرفہ سے ہٹا کر نکرہ پر زیر والی تنوین اور معرفہ پر زبر آ گیا۔

۲- اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) فِي كُرْسِيٍّ (۲) فِي الْغُرْفَةِ (۳) عَلَى السَّبُّوْرَةِ (۴) مِنَ الْبَيْتِ (۵) إِلَى الْمَكْتَبِ (۶) عَلَى الرَّجُلِ (۷) مِنَ السَّيَّارَةِ (۸) إِلَى الْحِمَارِ۔ (۹) لِوَلَدٍ (۱۰) فِي دَوَاةٍ (۱۱) لِلْوَلَدِ (۱۲) فِي الدَّوَاةِ (۱۳) عَلَى طَاوِلَةٍ (۱۴) عَلَى الطَّاوِلَةِ (۱۵) مِنَ الْمَدْرَسَةِ (۱۶) فِي الْكُرَّاسَةِ (۱۷) مِنَ الْحُجْرَةِ (۱۸) عَلَى السَّيَّارَةِ (۱۹) إِلَى الطَّيَّارَةِ (۲۰) لِزُهَيْرٍ (۲۱) لِلَّهِ دَرُّ (۲۲) فِي الْغُرْفَةِ (۲۳) مِنَ الْجَرِيْدَةِ (۲۴) إِلَى سَاعَةٍ (۲۵) عَلَى السَّاعَةِ (۲۶) لِمَرْيَمَ (۲۷) مِنْ مِرْآةٍ (۲۸) عَلَى الْمِرْآةِ (۲۹) إِلَى أُسْتَاذٍ أَوْ أُسْتَاذَةٍ (۳۰) فِي مُسْلِمٍ وَمُؤْمِنٍ (۳۱) لِتِلْمِيْذٍ وَلِلتِّلْمِيْذَةِ (۳۲) مِنَ الْجَاهِلِ وَالْعَالِمِ (۳۳) فِي الْعَرَبَةِ (۳۴) عَلَى الدَّرَّاجَةِ (۳۵) إِلَى أَبٍ (۳۶) إِلَى الْأَبِ۔ (۳۷) لِأُخْتٍ (۳۸) لِلْأُخْتِ (۳۹) لِابْنٍ (۴۰) لِلْابْنِ (۴۱) مِنَ الْبِنْتِ (۴۲) لِأَخٍ وَلِبِنْتٍ (۴۳) عَلَى الْأَخِ (۴۴) عَلَى الْكَلْبِ (۴۵) فِي الْبَحْرِ (۴۶) إِلَى النَّهْرِ (۴۷) مِنْ حَامِلٍ (۴۸) عَلَى جَبَلٍ (۴۹) عَلَى مُحَمَّدٍ (۵۰) فِي الْقُرْآنِ (۵۱) مِنَ الدُّكَّانِ (۵۲) إِلَى الْبَيْتِ (۵۳) إِلَى جَبَلٍ (۵۴) مسجد سے دفتر تک۔

۳- حروفِ جار اور ضمیروں کے ساتھ جملے۔

(۱) میں دفتر میں ہوں اور وہ مذکر گھر میں ہے۔	(۱) أَنَا فِي الْمَكْتَبِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔
(۲) اے مونث تو چوبارہ میں ہے اور میں زمین پر ہوں۔	(۲) أَنْتِ فِي الْغُرْفَةِ وَأَنَا عَلَى الْأَرْضِ۔
(۳) وہ عورت گھر میں ہے اور میں دروازہ پر ہوں۔	(۳) هِيَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَا عَلَى الْبَابِ۔
(۴) تو اے مرد موٹر پر ہے اور میں قدم پر ہوں (پیدل ہوں)	(۴) أَنْتَ عَلَى السَّيَّارَةِ وَأَنَا عَلَى الْقَدَمِ۔
(۵) مذکورہ معلومہ کتاب خاص میز پر ہے۔	(۵) اَلْكِتَابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔
(۶) وہ کشتی سمندر میں ہے۔	(۶) اَلسَّفِيْنَةُ فِي الْبَحْرِ۔
(۷) وہ لڑکی (اس) کشتی میں ہے۔	(۷) اَلْبِنْتُ فِي السَّفِيْنَةِ۔
(۸) کاپی ہاتھ میں ہے۔	(۸) اَلْكُرَّاسَةُ فِي الْيَدِ۔
(۹) میں اللہ کے لئے ہوں۔	(۹) أَنَا لِلّٰهِ۔

۴- جملہ کی دو اور قسمیں

یاد رہے کہ حرفِ جار کے بعد ہمیشہ کوئی اسم آئے گا فعل نہیں آتا۔ اور اسم ہمیشہ مجرور ہوگا۔

آپ نے ابھی ابھی پڑھا کہ حروفِ جار کس طرح اسم معرفہ اور نکرہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ (سبق نمبر ۲ پیرا ۱-۲) مگر جو جملے سبق زیر نظر پیرا (۲) میں آپ نے پڑھے وہ سب نامکمل ہیں۔ کیونکہ بات پوری سمجھ میں نہیں آتی اور نہ ہی پوری خبر دیتے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام جملوں کو ناقص جملے کہتے ہیں۔ یعنی ان میں نقص یا عیب ہوتا ہے۔

اور پیرا نمبر (۳) کے تمام جملے مکمل یا پوری بات بتاتے ہیں یا پوری خبر دیتے ہیں ان کو تام یا مکمل جملے کہتے ہیں۔

(۵) عربی میں ترجمہ کریں:-

(۱) کیا تو گھر میں ہے؟ (۲) نہیں میں دروازہ پر ہوں (۳) مسجد میں کون ہے؟ (۴) وہ ایک مرد ہے۔ (۵) دروازے پر کون ہے؟ (۶) وہ مذکورہ مرد ہے (۷) میں تانگہ میں ہوں (۸) موٹر پر کون ہے؟ (۹) وہ ایک عورت ہے۔ (۱۰) میں مسجد کی طرف آیا (۱۱) وہ گھر میں آئی (۱۲) میں اسکول میں داخل ہوا (۱۳) کرسی میں (۱۴) میز کے اوپر (۱۵) کیا وہ مرد دفتر میں ہے؟ (۱۶) ہاں، وہ دفتر میں ہے۔ (۱۷) نوٹ بک میں کس نے لکھا؟ (۱۸) مسجد میں کس نے پڑھا۔ (۱۹) موٹر سے دروازہ تک (۲۰) سائیکل پر۔

۶- اعراب لگائیں اور ہماری غلطیاں پکڑیں۔

(۱) فی مسجدۃ (۲) ھی رجل (۳) ھو مرأۃ (۴) ھذہ الکراسۃ (۵) ھَلُ تلكُ مسجد؟ (۶) من انت؟ (۷) انا بنت (۸) من انت؟ (۹) انا اخ (۱۰) ھذہ اخت (۱۱) ذلك عربۃ۔

۷- اعراب لگایئے اور ان جوابات کے سوالات لکھیے۔

(۱) نَعَمْ ذلك البیت (۲) ھذہ غرفۃ (۳) ھُو اب (۴) ھذا الولد (۵) ذلك الکتاب (۶) دخلت انا (۷) دَخلَ حامد (۸) جئتُ انا (۹) خرجت (۱۰) لا۔ اکلتُ (۱۱) ربی اللہ (۱۲) ھذا فیلٌ و ذلك دراجۃ +

سبق نمبر ۲۲:- ۱- ترجمہ جانچیں (سبق نمبر ۲۱ (۲))

۱- کرسی میں ۲- خاص چوبارہ میں ۳- بلیک بورڈ پر ۴- گھر سے ۵- دفتر کی طرف ۶- مرد پر۔ ۷- موٹر سے ۸- گدھے کی طرف ۹- لڑکے کے لئے ۱۰- دوات میں ۱۱- معلوم لڑکے کے واسطے ۱۲- مذکورہ دوات میں ۱۳- میز پر ۱۴- مذکورہ میز پر ۱۵- مدرسہ سے ۱۶- کاپی میں ۱۷- حجرہ یا کمرہ سے ۱۸- موٹر پر ۱۹- ہوائی جہاز کی طرف ۲۰- ماں کے لئے ۲۱- مذکورہ ماں کے لئے ۲۲- مذکورہ بالاخانہ میں ۲۳- اخبار سے ۲۴- گھڑی کی طرف ۲۵- مذکورہ گھڑی کی طرف ۲۶- مریم کے لئے ۲۷- عورت سے ۲۸- مذکورہ عورت پر ۲۹- استاد یا استانی کی طرف ۳۰- مسلم اور مومن میں ۳۱- شاگرد اور شاگردنی کے لئے ۳۲- مذکورہ جاہل اور عالم سے مذکورہ تانگہ میں ۳۴- مذکورہ سائیکل پر ۳۵- باپ کی طرف ۳۶- مذکورہ باپ کی طرف ۳۷- بہن کے لئے ۳۸-

مذکورہ بہن کے لئے ۳۹۔ بیٹے کے لئے ۴۰۔ خاص بیٹے کے لئے ۴۱۔ متعینہ بیٹی سے ۴۲۔ بھائی اور بیٹی کیلئے ۴۳۔ اس بھائی پر ۴۴۔ مذکورہ کتے پر ۴۵۔ معلوم سمندر میں ۴۶۔ مذکورہ نہر کی طرف ۴۷۔ ایک پہاڑ پر۔ ۴۸۔ حامد سے ۴۹۔ محمد پر ۵۰۔ قرآن میں ۵۱۔ اس خاص دکان سے ۵۲۔ معلوم و مذکور گھر کو۔ یا۔ گھر کی طرف۔ ۵۳۔ کسی پہاڑ کی طرف کو۔ یا۔ پہاڑ کی طرف ۵۴۔ مِنْ مَسْجِدٍ اِلٰی مَكْتَبٍ۔ یا۔ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَی الْمَكْتَبِ۔

۲۔ اُردو سے عربی میں ترجمہ (سبق ۲۱ کا (۵))

(۱) هَلْ اَنْتَ فِيْ بَيْتٍ؟ يا۔ هَلْ اَنْتَ فِي الْبَيْتِ؟ (۲) اَنَا فِيْ بَابٍ (۳) مَنْ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۴) هُوَ رَجُلٌ (۵) مَنْ عَلَى الْبَابِ؟ (۶) هُوَ الرَّجُلُ (۷) اَنَا فِي الْعَرَبَةِ (۸) مَنْ عَلٰى سَيَّارَةٍ (۹) هِيَ مَرْأَةٌ۔ يا۔ هِيَ اِمْرَأَةٌ (۱۰) جِئْتُ اِلٰى مَسْجِدٍ (۱۱) جَاءَتْ فِي الْبَيْتِ (۱۲) دَخَلْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ۔ (۱۳) فِي الْكُرْسِيِّ (۱۴) عَلَى الطَّاوِلَةِ (۱۵) هَلْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فِي الْمَكْتَبِ؟ (۱۶) نَعَمْ! هُوَ فِي الْمَكْتَبِ۔ (۱۷) مَنْ كَتَبَ فِي الْكُرَّاسَةِ؟ (۱۸) مَنْ قَرَأَ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۱۹) مِنَ السَّيَّارَةِ اِلَى الْبَابِ (۲۰) عَلَى الزُّجَاجَةِ۔

۳۔ اعراب اور غلطیاں نوٹ کریں (سبق ۲۱۔ پیرا۔۶)

فِيْ مَسْجِدٍ۔ هِيَ اِمْرَأَةٌ۔ هُوَ رَجُلٌ۔ هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ۔ هَلْ ذٰلِكَ مَسْجِدٌ۔ مَنْ اَنْتِ؟ اَنَا بِنْتٌ۔ مَنْ اَنْتَ؟ اَنَا اَخٌ۔ هٰذِهٖ اُخْتٌ۔ تِلْكَ عَرَبَةٌ۔

۴۔ اعراب نوٹ کریں اور سوالات دیکھیں (سبق ۲۱/۷)

(۱) هَلْ ذٰلِكَ الْبَيْتُ (۲) أَهٰذِهٖ غُرْفَةٌ؟ (۳) هَلْ هُوَ اَبٌ؟ (۴) هَلْ هٰذَا الْوَلَدُ؟ (۵) مَا ذٰلِكَ (۶) مَنْ دَخَلَ؟ (۷) أَدَخَلَ عَامِلٌ؟ (۸) مَنْ جَاءَ؟ جِئْتُ اَنَا (۹) مَنْ خَرَجَ؟ خَرَجْتُ اَنَا۔ (۱۰) مَنْ اَكَلَ (۱۱) مَنْ رَبُّكَ؟ رَبِّيَ اللّٰهُ (۱۲) مَا هٰذَا؟ هٰذَا فِيْلٌ۔ مَا تِلْكَ؟۔

سبق ۲۳۔ عربی زبان میں گنتی اور عَدَدٌ و مَعْدُوْدٌ۔

(۱) جس اسم سے کسی چیز کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔ اُس کو اسم عدد کہتے ہیں۔ اور جس اسم کی تعداد بتائی جاتی ہے۔ اُسے مَعْدُوْدٌ کہتے ہیں۔ مثلاً ثَلَاثَةُ رِجَالٍ۔ تین مرد۔ ثَلَاثَةٌ اسمِ عدد ہوا۔ اور رِجَالٍ (رَجُلٌ کی جمع مُکَسَّر) اسم مَعْدُوْدٌ ہوا۔ یعنی مفعول ہوا۔ اس لئے کہ اس کے اُوپر گننے کا فعل کیا گیا ہے۔

(۲) جس عدد میں مؤنث کی کوئی علامۃ (جیسے ۃ یا ی) ہو اُسے مؤنث عدد اور جس میں کوئی علامت نہ ہو اسے مذکر عدد کہتے ہیں۔ ثَلَاثَةٌ مؤنث عدد ہے وَاحِدَةٌ (ایک) اور اِحْدٰی (ایک) بھی مؤنث عدد ہے۔ اس کے برخلاف ثَلَاثٌ (تین) وَاحِدٌ (ایک) اور اَحَدٌ (ایک) مذکر ہیں۔

(۳) چند جملے بنائیں اور گن کر بتائیں۔

رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک عدد مرد) اِمْرَأَۃٌ وَاحِدَۃٌ (ایک عدد عورت) هٰذِهٖ سَیَّارَۃٌ وَاحِدَۃٌ (یہ ایک عدد موٹر ہے) کُرْسِیٌّ وَاحِدٌ (ایک عدد کرسی) جَاءَتْ اِمْرَأَۃٌ وَاحِدَۃٌ (ایک عدد عورت آئی) خَرَجَ رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک عدد مرد نکلا) حَمَلَ کِتَابٌ وَاحِدٌ (اُس نے ایک عدد کتاب اُٹھائی)

(۴) ایک سے دس تک مذکر اور مونث اعداد۔

مذکر اعداد	مونث اعداد	معنی	مذکر اعداد	مونث اعداد	معنی
اَحَدٌ یا وَاحِدٌ	اِحْدٰی یا وَاحِدَۃٌ	ایک ۱	سِتٌّ	سِتَّۃٌ	چھ ۶
اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ ثِنْتَانِ	دو ۲	سَبْعٌ	سَبْعَۃٌ	سات ۷
ثَلَاثٌ	ثَلَاثَۃٌ	تین ۳	ثَمَانٍ	ثَمَانِیَۃٌ	آٹھ ۸
اَرْبَعٌ	اَرْبَعَۃٌ	چار ۴	تِسْعٌ	تِسْعَۃٌ	نو ۹
خَمْسٌ	خَمْسَۃٌ	پانچ ۵	عَشْرٌ	عَشَرَۃٌ	دس ۱۰

(۵) جنس اور تعداد کا فرق نوٹ کریں۔

(۱) رَجُلٌ (ایک مرد) (۲) رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک عدد مرد) (۳) اِمْرَأَۃٌ (ایک عورت) (۴) اِمْرَأَۃٌ وَاحِدَۃٌ (ایک عدد عورت) (۵) رَجُلَانِ (دو مرد) (۶) رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو عدد مرد) (۷) اِمْرَأَتَانِ (دو عورتیں) (۸) اِمْرَأَتَانِ اِثْنَتَانِ (دو عدد عورتیں)

یہ یاد رکھیں کہ مذکورہ بالا جملوں میں نمبر ایک، تین، پانچ اور نمبر سات میں جنس بیان کی گئی ہے۔ یعنی ایک مرد ہے عورت نہیں۔ یا عورت ہے مرد نہیں ہے۔ لیکن نمبر دو، چار، چھ اور نمبر آٹھ میں تعداد بتائی گئی ہے۔ پھر یہ بھی نوٹ کریں کہ ایک اور دو کی تعداد والے جملے صفاتی یا توصیفی جملوں کی صورت میں آتے ہیں۔ یعنی جو صورت عدد کی ہوگی وہی معدود کی ہوگی۔ یعنی مذکر معدود کے لئے مذکر عدد اور مونث کے لئے مونث ہوگا۔ اور یہ بھی کہ ایک اور دو میں معدود پہلے آئے گا اور عدد بعد میں رکھا جائے گا۔ اوپر کی مثالوں کو گاہے گاہے دیکھ لیا کریں۔

سبق ۲۴۔ قرآنِ کریم پر ایک اور نظر۔

قرآن ہی ہماری آخری منزل ہے۔ اس لئے ہر سبق پڑھتے وقت ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا ہم اپنے اسباق میں ہر قدم قرآن کی طرف بڑھ رہے ہیں یا نہیں۔؟ چنانچہ اب آپ اپنے سابقہ اسباق کو جانچیے اور دیکھئے کہ آپ قرآن کے اِن جملوں کا ترجمہ کرکے سمجھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جہاں کسی لفظ یا جملے کا ترجمہ نہ کر سکیں۔ اس لفظ کو جملے میں اسی طرح لکھ دیں۔ یا پورا جملہ چھوڑ دیں۔ پھر جب صحیح ترجمہ سامنے آئے تو اپنی غلطی صحیح کرلیں۔ لہذا

کاغذ قلم اُٹھایئے :۔

فِي الْاَرْضِ (٢/١١) فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (٢/٣٠) مِنَ السَّمَآءِ (٢/١٩) عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٢/٢٠)
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ (٢/٣١) اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (٢/٣٢) عَلَى الْعَالَمِيْنَ (٢/٤٧) مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ (٢/٤٩)
مِنَ اللّٰهِ (٢/٦١) مِنَ الْعَذَابِ (٢/٩٦) مِنْۢ بَعْدِهٖ (٢/٩٢) مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ (٢/٥٢) مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِ (٢/١٠٩)
هُوَ خَيْرٌ (٢/٦١) وَهُوَ الْحَقُّ (٢/٩١) هُوَ مُحْسِنٌ (٢/١١٢) لَا خَوْفٌ (٢/١١٢) عَلٰى شَيْءٍ (٢/١١٣) لِقَوْمٍ (٢/٩٤)
عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ (٢/١٠٢) فِي الْاٰخِرَةِ (٢/١٠٢) لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ (٢/١٠٤) فِي الدُّنْيَا (٢/١١٤) فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (٢/١١٦) مِنَ الْعِلْمِ (٢/١٢٠) اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
(٢/١٣٦) اِلٰى عَذَابِ النَّارِ (٢/١٢٦) مَنْ كَفَرَ (٢/١٢٦) لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٢/١٣١) تِلْكَ اُمَّةٌ (٢/١٣٤) لِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (٢/١٤٢) اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (٢/١٤٢) فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (٢/١٥٤) هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
(٢/١٦٣) فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (٢/١٦٤) فِي الْبَحْرِ (٢/١٦٤) عَلَى اللّٰهِ (٢/١٦٩) مِنَ الْكِتٰبِ (٢/١٧٤)
عَلَى النَّارِ (٢/١٧٥) اَوْ عَلٰى سَفَرٍ (٢/١٨٤) عَلِمَ اللّٰهُ (٢/١٨٧) كَتَبَ اللّٰهُ (٢/١٨٧) فِي الْمَسٰجِدِ (٢/١٨٧)
فِي الْحَجِّ (٢/١٩٧) فِيْٓ اَيَّامٍ (٢/٢٠٣) اِلَى اللّٰهِ (٢/٢١٠) مِنَ الْحَقِّ (٢/٢١٣) وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (٢/٢٢١)
وَهُوَ كَافِرٌ (٢/٢١٧) خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ (٢/٢٢٨) عَلَى الْوَارِثِ (٢/٢٣٣) عَلَى الصَّلَوٰتِ (٢/٢٣٨) عَلَى الْمُتَّقِيْنَ
(٢/٢٤١) مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى (٢/٢٤٦) فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (٢/٢٤٧) تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ (٢/٢٤٨)

(۲) ہم سورۂ بقرہ میں سے آپ کا وہ ذہن ساتھ لے کر گذر رہے ہیں۔ جو ہماری توقع کے مطابق سابقہ اسباق نے تیار کیا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ آج تک سُورۂ بقرہ کی (۲۴۸) آیات میں آپ کو ساٹھواں حصّہ مِل چکا۔ بہت جلد وہ دن آنے والا ہے۔ جب خدا کی یہ دوسری نعمت یعنی قرآنِ کریم تمہیں پُوری مل جائے گی۔ اور آپ عالم و فاضل ہو جائیں گے۔ اور جب پلٹ کر دیکھیں گے تو ہماری محنت کا اندازہ ہوگا۔ اور آپ سے ہمیں دعائیں ملیں گی۔ اور ہماری نجات کا وسیلہ قرار پائیں گی۔ آمین!

(۳) قانونی باتیں پھر سامنے لائیں (کلمہ۔ اِسم۔ فِعل اور حرف۔

کَلِمَہ :۔ بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔ اور اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں: ۱۔ اِسْمٌ ۲۔ فِعْلٌ ۳۔ حَرْفٌ۔

اِسْمٌ :۔ ہر وہ لفظ جو اپنے معنی بتانے میں کسی اور لفظ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔ وہ لفظ یقیناً اسم ہوتا ہے۔ مثالیں :۔
رَجُلٌ ۔ حَامِدٌ ۔ ضَرْبٌ ۔ صَغِيْرٌ ۔ هُوَ ۔ اَنَا ۔ هٰذَا ۔ تِلْكَ ۔ (تمام اسمِ اشارہ اور ضمیریں بھی اسم ہیں)

فِعْلٌ :۔ ہر وہ لفظ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔ اور اس میں کوئی زمانہ بھی ضرور ہو۔ وہ لفظ فعل ہے۔
مثالیں :۔ ضَرَبَ (مارا۔ ماضی میں) ذَهَبَ ۔ شَرِبَ وغیرہ۔

حَرْفٌ :۔ ہر وہ لفظ جو اِسْمٌ اور فِعْلٌ کے ساتھ ملے بغیر کوئی معنی نہ بتائے حرف ہے۔ جیسے :۔ مِنْ ۔ مَنْ ۔

فِی - عَلٰی - اِلٰی - وغیرہ۔

سبق ۲۵ - ضمیروں کو ایک جگہ جمع کردیں:-

آپ کو معلوم ہو چکا کہ "ضمیر" وہ اِسم ہوتا ہے جو بار بار نام لینے کی جگہ استعمال ہوتا ہے (سبق ۱۷ و ۱۸) اور اِس سلسلے میں آپ چند ضمیروں سے واقف ہیں۔ لہٰذا اپنی واقفیت میں اضافہ فرمائیں۔

(۱) ضَمِیْر:- وہ اسم ہے جو غائب یا مخاطب یا مُتکلّم کے نام کی جگہ لیتی ہے۔ اور اسم ضمیر کی دو قسم ہیں۔

اوّل - ضمیر مُنفَصِل:- وہ ضمیر جو فاصلہ سے یا الگ رہتی ہو۔ مثلاً:- ھُوَ - ھِیَ - ھُمْ - ھُمَا - اَنْتَ - اَنْتِ وغیرہ

ضمیر منفصِل کی گردان سمجھیں۔

صیغہ		واحِد	تَثْنِیَۃ	جمع
غائب	مذکر	ھُوَ - وہ ایک مَرد	ھُمَا - وہ دو مرد	ھُمْ - وہ سب مرد
	مؤنث	ھِیَ - وہ ایک عورت	ھُمَا - وہ دو عورتیں	ھُنَّ - وہ سب عورتیں
حاضر	مذکر	اَنْتَ - تو ایک مَرد	اَنْتُمَا - تم دو مَرد	اَنْتُمْ - تم سب مَرد
	مؤنث	اَنْتِ - تو ایک عورت	اَنْتُمَا - تم دو عورتیں	اَنْتُنَّ - تم سب عورتیں
مُتکلّم	مذکر	اَنَا - میں ایک مَرد	نَحْنُ - ہم سب مرد	
	مؤنث	اَنَا - میں ایک عورت	نَحْنُ - ہم سب عورتیں	

دوم - متصل ضمیریں۔ یعنی الفاظ میں مِل جانے والی ضمیریں۔

سابقہ ضمیریں الفاظ سے الگ رہتی اور لکھی جاتی ہیں۔ لیکن جو ضمیریں الفاظ میں گھُل مِل جاتی ہیں۔ وہ ہم الگ لکھتے ہیں۔ ان میں بعض پہلے جدول میں منفصل کے ساتھ بھی مذکور ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

صیغہ	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	هُ وہ مرد	هُمَا وہ دونوں مرد	هُمْ وہ سب مرد	هَا وہ عورت	هُمَا وہ دونوں عورتیں	هُنَّ وہ سب عورتیں
حاضر	كَ تو۔ تجھے (مرد)	كُمَا تم دونوں (مرد)	كُمْ تم سب (مرد)	كِ تو۔ تجھے (عورت)	كُمَا تم دونوں (عورتیں)	كُنَّ تم سب (عورتیں)
متکلم	نِی میں۔ مجھے (مرد)	نَا ہم۔ ہمیں (مرد)	نَا ہم۔ ہمیں (مرد)	نِی میں۔ مجھے (عورت)	نَا ہم۔ ہمیں (عورتیں)	نَا ہم۔ ہمیں (عورتیں)

(۲) ضمیروں کے استعمال کی مثالیں۔

(الف) الگ رہنے والی ضمیروں پر آپ جملے بناتے رہے ہیں۔ یہاں بھی گردان کی ترتیب سے منفصل ضمیروں پر چند جملے دیکھتے چلیں۔

هُوَ مُسْلِمٌ (وہ مسلمان ہے) هِیَ مُسْلِمَةٌ (وہ مسلمان عورت ہے) هُمَا رَجُلَانِ (وہ دو مرد ہیں) هُمَا اِمْرَأَتَانِ (وہ دو عورتیں ہیں) هُمْ مُسْلِمُوْنَ (وہ سب مسلمان ہیں) هُنَّ مُسْلِمَاتٌ (وہ سب مسلم عورتیں ہیں) اَنْتَ عَالِمٌ (تم عالم ہو) اَنْتِ عَالِمَةٌ (تو یا تم عالم عورت ہو) اَنْتُمَا عَالِمَانِ (تم دونوں عالم ہو) اَنْتُمَا عَالِمَتَانِ (تم دونوں عورتیں عالم ہو) اَنْتُمْ عَالِمُوْنَ (تم سب عالم ہو) اَنْتُنَّ عَالِمَاتٌ (تم سب عورتیں عالم ہو) اَنَا مُسْلِمٌ (میں مسلم ہوں) مرد اور عورت دونوں ہی اَنَا کہیں گے۔ نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ (ہم سب مسلمان ہیں) نَحْنُ مُسْلِمَاتٌ (ہم سب عورتیں مسلم ہیں)

(ب) ملی جلی ضمیریں (متصل) تین صورتوں میں استعمال ہوتی ہیں۔

اوّل۔ اضافی صورت! مثلاً :۔ کِتَابُهُ (اُس کی کتاب) رَبُّهُ (اُس کا رب) کِتَابُهَا (اُس عورت کی کتاب) کِتَابُهُمَا (اُن دو مردوں یا عورتوں کی کتاب) کِتَابُهُنَّ (اُن سب عورتوں کی کتاب) کِتَابُهُمْ (اُن سب مردوں کی کتاب) اسی طرح تمام ضمیروں کو استعمال کریں :۔ کِتَابُكَ۔ کِتَابُكُمْ۔ کِتَابِی (میری کتاب) کِتَابُنَا۔ کِتَابُكِ۔

دوم۔ رابطے کے لئے صورت! لَهُ۔ (اُس مرد کے لئے) لَهَا (اُس عورت کے لئے) لَهُمَا۔ لَهُنَّ۔ لَهُمْ۔ لَكَ۔ لَكِ۔ لَكُمَا۔ لَكُمْ۔ لَكُنَّ۔ لِی (میرے لئے) لَنَا (ہمارے لئے)

سوم۔ مفعولی صورت! ضَرَبَهُ (اُس مرد کو مارا) (وہ پیٹا گیا) قَتَلَهَا (وہ قتل کی گئی) قَتَلَهُ (وہ قتل کیا گیا) یہاں بھی تمام ضمیروں کو استعمال کرنے کی پریکٹس کریں۔ مزید ہدایت آئندہ آنے والی ہیں۔

سبق ۲۶۔ پچھلے اسباق کو مکمل کرلیں۔

(۱) سبق ۲۴ قرآنی جملوں کا ترجمہ جانچیں۔

زمین میں۔ زمین میں خلیفہ۔ آسمان سے۔ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا۔ ملائکہ پر۔ تو ذاتی عالم ہے اور حکمت تیری ذات ہے۔ تمام جہانوں پر۔ فرعون کی آل سے۔ اللہ سے۔ عذاب سے۔ بعد سے۔ اس کے بعد سے۔ ایمان کے بعد سے۔ وہ خیر ہے۔ اور وہ حق خاص ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔ خوف نہیں ہے۔ کسی چیز پر۔ قوم کے واسطے۔ مملکتِ سلیمانؑ پر۔ آخرت میں۔ کافروں کے لئے عذاب ہے۔ دُنیا میں زمین اور آسمان میں۔ علم سے۔ ابراہیم و اسماعیلؑ و اسحاق اور یعقوبؑ کی طرف۔ آگ کے عذاب کی طرف۔ کون کافر ہوا یا کس نے کفر کیا؟ تمام جہانوں کے پالنے والے کے لئے۔ وہ ایک اُمّت ہے۔ مشرق اور مغرب اللہ ہی کی ہیں۔ قائم رہنے والے راستے کی طرف۔ اللہ کے طریقے ہیں۔ وہ رحمان و رحیم ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں۔ سمندر میں۔ اللہ پر۔ کتاب سے۔ آگ پر۔ یا سفر پر۔ اللہ نے جان لیا۔ اللہ نے لکھ دیا۔ یعنی فرض کر دیا ہے۔ مسجدوں میں۔ حج میں۔ دِلوں میں۔ اللہ کی طرف۔ حق سے۔ مومن بندہ مشرک بندہ سے بہتر ہے اور وہ کافر ہے۔ اللہ نے ماؤں کے پیٹ میں پیدا کیا۔ وارث پر۔ نماز پر۔ تقویٰ کے پابند لوگوں پر۔ موسیٰؑ کے بعد۔ علم اور جسم میں۔ موسیٰؑ کی آل اور ہارونؑ کی آل نے چھوڑا۔

(۲) نئے الفاظ اور ضمیروں کی ترکیب۔

(۱) اِلٰی (طرف) لَکَ (تجھ) دونوں کو ملا کر اِلَیْكَ (تیری طرف) اور اِلَیْكِ (تجھ عورت کی طرف)

(۲) عَلٰی (پر) لَكَ (تجھ) اِن دونوں کو ملانے سے (عَلَیْكَ) تجھ مرد پر۔ اور عَلَیْكِ (تجھ عورت پر)

(۳) جَعَلَ (بنایا) جَعْلٌ (بنانا) مادّہ (ج ع ل) (۴) شَاءَ (چاہا)

(۳) ضمیروں اور گنتی پر چند قرآنی جملے۔

ایک کھانے پر۔ اللہ کی طرف سے غضب کے ساتھ +
تمہارا معبود ایک معبود ہے کوئی اور معبود نہیں سوائے اُسی
رحمٰن اور رحیم کے + موت کے بعد + اور اُس مَرد کے لئے
بھائی ہو یا ایک بہن ہو پھر اُن سب میں سے ہر ایک کو دونوں
سے چھٹا حصہ ہے + اور تمہارے لئے آدھا ہے اُس میں سے
جو تمہاری بیویوں نے چھوڑا + جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے اُسی کے لئے ہے + پس واسطے اس مونث کے آدھا ہے

عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ۔ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ (۲/۶۱)
اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۲/۱۶۳)
بَعْدَ مَوْتِهَا (۲/۱۶۴) وَلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ (۴/۱۲)
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ (۴/۱۲)
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (۲/۲۸۴)
فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ (۴/۱۷۶)

باں مانده ہیں سے ۔ اور اُس کی ماں صدیقہ ہے ۔	وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ (۵/۷۵)
اور کوئی معبود نہیں سوائے ایک معبود کے ۔	مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (۵/۷۳)
پس وہ لوگ سب کافر ہیں ۔	فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (۵/۴۴)
لکھا ہم نے اُس میں اُن پر فرض ۔	كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ (۵/۴۵)
پس وہ لوگ سب لاقانون ہیں ۔	فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (۵/۴۷)
تیری طرف حق کے ساتھ کتاب ۔	اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ (۵/۴۸)
اور اگر چاہا ہوتا اللہ نے تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیا ہوتا	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (۵/۴۸)
وہ غالب رہنے والے علیم کی تقدیر ہے ۔	ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (۶/۹۶)
اور وہ وہی ہستی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے ۔	وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ (۶/۹۷)
اور وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا ۔	وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (۶/۹۸)
اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے ۔	وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۶/۱۰۱)
اور وہ ہر چیز پر وکیل ہے ۔	وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (۶/۱۰۲)

سبق ۲۷ ۔ فعل اور فاعل کی مختلف صورتیں ۔

سابقہ اسباق میں فعل اور فاعل کی کئی ایک صورتیں سیکھیں ۔ اور اُن پر جملے بھی بنائے ۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ فعلِ ماضی کی تمام شکلیں ایک جگہ جمع کر لیں ۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر آپ فعلِ ماضی کی تمام صورتوں کو جملوں میں استعمال کر سکیں ۔

(۱) فعلِ ماضی کی گردان اور استعمال ۔

گردان	صیغہ	معنی	گردان	صیغہ	معنی
كَتَبَ	واحد مذکر غائب	لکھا اُس ایک مرد نے	كَتَبْتَ	واحد مذکر مخاطب	لکھا تو ایک مرد نے
كَتَبَا	تثنیہ مذکر غائب	لکھا اُن دونوں مردوں نے	كَتَبْتُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب	لکھا تم دو مردوں نے
كَتَبُوْا	جمع مذکر غائب	لکھا اُن سب مردوں نے	كَتَبْتُمْ	جمع مذکر مخاطب	لکھا تم سب مردوں نے
كَتَبَتْ	واحد مؤنث غائب	لکھا اُس ایک عورت نے	كَتَبْتِ	واحد مؤنث مخاطب	لکھا تو ایک عورت نے
كَتَبَتَا	تثنیہ مؤنث غائب	لکھا اُن دو عورتوں نے	كَتَبْتُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب	لکھا تم دو عورتوں نے
كَتَبْنَ	جمع مؤنث غائب	لکھا اُن سب عورتوں نے	كَتَبْتُنَّ	جمع مؤنث مخاطب	لکھا تم سب عورتوں نے
			كَتَبْتُ	واحد متکلم	لکھا میں ایک مرد یا عورت نے
			كَتَبْنَا	تثنیہ و جمع متکلم	لکھا ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں نے

۲- فعلِ ماضی پر نوٹ کرنے کی باتیں۔

(الف) فعلِ ماضی کی یہ صورتیں کُل چودہ ہیں۔ تین مذکر غائب کے لئے۔ تین مونث غائب کی۔ تین مذکر مخاطب کی۔ اور تین ہی مونث مخاطب کی۔ اور دو شکلیں متکلم کے لئے ہیں۔

(ب) یہ فعلِ ماضی معروف کہلاتا ہے۔ یعنی اُن تمام صورتوں میں یہ لوگ فعل خود کرتے ہیں۔ یعنی یہ سب فاعل ہوتے ہیں۔

(ج) جب فعل خود اُن لوگوں پر ہوگا۔ اور وہ مفعول ہو جائیں گے۔ تو اُس صورت میں یہ سب فعلِ مجہول ہو جائیں گے لہٰذا فعلِ ماضی مجہول کی گردان میں پہلے حرف پر پیش دوسرے کے نیچے زیر دے دیا جائے گا۔ مثلاً:۔

کُتِبَ (وہ لکھا گیا) کُتِبَا (وہ دو لکھے گئے) کُتِبُوْا (وہ سب لکھے گئے) قُتِلَتْ (وہ قتل کی گئی) قُتِلَتَا (وہ دو قتل کی گئیں) قُتِلْنَ (وہ سب قتل کی گئیں) اسی طرح پوری گردان کو مجہول کی صورت دی جا سکتی ہے۔

(د) جیسا کہ ابتدا میں کہا گیا تھا کہ اسمِ مصدر (فَعْلٌ) سے واحد مذکر غائب بناتے ہوئے تینوں حرفوں پر زبر دے دو جیسے فَعَلَ واحد مذکر غائب ہے۔ اب یہ بتانا ہے کہ بعض واحد مذکر غائب میں دو صورتیں اور آتی ہیں۔ اوّل تو یہی فَعَلَ ہے۔ دوم فَعِلَ کی صورت بھی بعض مادّوں سے آتی ہے۔ جیسے شُرْبٌ سے شَرِبَ۔ اور فَهْمٌ سے فَهِمَ۔ حَسْبٌ سے حَسِبَ۔ سوم فَعُلَ بھی بعض مادّوں سے بنتا ہے۔ جیسے کَرُمَ سے کَرُمَ۔ قُرْبٌ سے قَرُبَ۔

(ھ) دونوں صورتوں میں ماضی کے پہلے اور تیسرے حرف پر برابر زبر قائم رہتے ہیں۔ لہٰذا گردان کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ مثلاً

شَرِبَ (پیا اُس مذکر نے) شَرِبَتْ (پیا اُس مونث نے) اسی طرح شَرِبَا۔ شَرِبَتَا۔ شَرِبُوْا۔ شَرِبْنَ۔ ماضی مجہول بنانے میں سہولت ہوگی۔ یعنی صرف پہلے حرف پر پیش دینا ہوگا۔ دوسرے حرف کے نیچے پہلے ہی زیر ہے۔ شُرِبَ (وہ پیا گیا) یوں ہی تیسری صورت کی گردان ہوگی جیسے :۔ قَرُبَ (وہ قریب ہوا) قَرُبَتْ (وہ قریب ہوئی) مجہول بناتے وقت یہ پیش خود زیر سے بدل جائے گا۔ جیسے :۔ قُرِبَ (وہ قریب کیا گیا) قُرِبَتْ (وہ قریب کی گئی) قُرِبَا۔ قُرِبَتَا۔ قُرِبُوْا۔ قُرِبْنَ۔

(و) جن فعلوں کے درمیانی حروف پر زیر یا پیش ہوتا ہے۔ وہ اکثر فعلِ لازم ہوتے ہیں۔ یعنی اُن کا فعل خود اُن ہی پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے شَرِبَ (اُس نے پیا) یعنی کسی اور کو نہیں پلایا۔ اور قَرُبَ (وہ قریب گیا)

(ز) جس فعل کے دوسرے حرف پر زیر ہوتا ہے۔ وہ عموماً عارضی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جن کے دوسرے حرف پر پیش ہوتا ہے وہ مستقل حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔

(ح) جمع مذکر غائب کے صیغے (کَتَبُوْا) میں واؤ کے آگے آنے والا الف پڑھا نہیں جاتا۔ یہ صرف جمع کی شناخت کے لئے ہوتا ہے۔

(ط) جس جملے میں فعل پہلے اور فاعل بعد میں ہو وہ جملۂ فِعلِیَّہ کہلاتا ہے۔

(ی) جب فاعل جملے میں پہلے ہو تو وہ جُملَۃٌ اِسْمِیَہ کہلاتا ہے۔

سبق ۲۸۔ حروفِ اِستفہام اور حروفِ متعلقہ کا ذخیرہ و اِستعمال

آپ نے پچھلے اسباق میں سوالیہ حروف سیکھے اور جملوں میں استعمال بھی کئے۔ ہم انھیں بھی اور چند دیگر حروف کو بھی یہاں جمع کرتے ہیں۔ تاکہ جب ضرورت ہو اور آپ بھول گئے ہوں تو یہاں سے مدد لی جا سکے۔

(۱) ضروری اور فوری اِستفہامیہ حروف جن سے سوال کرتے ہیں۔

اَیْنَ (کہاں) مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلیٰ اَیْنَ (کدھر کو) کَیْفَ (کیسے' کس طرح) اَیَّانَ (کب) اَنّیٰ (جب' جس وقت) مَتیٰ (کب' کس وقت) مَتیٰ اور اَیَّانَ میں فرق یہ ہے کہ مَتیٰ عام ہے۔ ہر زمانے کے لئے اِستعمال ہو سکتا ہے۔ مگر اَیَّانَ زمانۂ مستقبل کے لئے خاص ہے۔ مُذْ اور مُنْذُ (فلاں وقت یا مدت سے شروع بتاتے ہیں) عِنْدَ (پاس ہونا قابو میں۔ قریب کو۔ ساتھ ہونا) عَوْضُ (کبھی) حَیْثُ (جہاں سے) بَیْنَ (درمیان' بیچ میں) مَا اور مَاذَا (کیا) مَنْ (کون) هَلْ و أَ (کیا) اَیُّ (کونسا مذکر) اَیَّۃٌ (کونسی مؤنث) اَمْ (یہ۔ یا یہ)

(۲) وہ حروف جو جگہ یا وقت (مکان و زمان) بتاتے ہیں۔

یہاں مندرجہ بالا حروف میں سے بھی کچھ اِسی مقصد کے لئے مذکور ہوں گے۔ جو استفہام کے معنی بھی دیتے ہیں۔

اِذْ (جب) ماضی کے لئے آتا ہے۔ اِذَا (جب) ماضی کو مستقبل بنا دیتا ہے۔ اَمَامَ (سامنے) اَنّیٰ۔ مِنْ اَیْنَ۔ کَیْفَ۔ مَتیٰ۔ اَیْنَ۔ بَیْنَ۔ عَوْضُ۔ عِنْدَ۔ مُذْ۔ مُنْذُ۔ یہ اِستفہام کے ماتحت بھی آتے ہیں۔ اَمْسِ (گذرا ہوا کل کا دن) بَعْدُ (بعد کو۔ پیچھے) تُجَاهَ اور حِذَاءَ (مقابل میں۔ سامنے) تَحْتَ (نیچے) حَوْلَ (گرد) خَلْفَ اور وَرَاءَ (پیچھے۔ پس پشت) دُوْنَ (بغیر۔ علاوہ) مِنْ دُوْنَ ذٰلِكَ (بغیر اس کے) دُوْنَكَ (تو الگ رہ۔ خبردار) فَوْقَ (اُوپر۔ پر۔ اُوپر کی طرف) قَبْلَ (پہلے) مِنْ قَبْلِهِ (اس سے پہلے) قِبَلَ (طرف۔ سمت۔ کی جانب) قُدَّامَ (سامنے۔ بالمقابل) اَمَامَ کے معنی میں آتا ہے۔ قَطْ (کبھی) لَدُنْ اور لَدَیْ (پاس قریب۔ عِنْدَ کے معنی میں) عِنْدَ میں کسی چیز کا قابو میں پاس ہونا ضروری نہیں۔ مگر لَدُنْ اور لَدَیْ میں ضروری ہے۔

(۳) فِعل سے متعلق چند اور حروف۔

سَ اور سَوْفَ (ابھی اور جلد) مضارع کو مستقبل بناتے ہیں۔ سَ مُستقبل قریب کے لئے اور سَوْفَ

مستقبل بعید کے لئے آتا ہے۔ لَ تاکید۔ (یقیناً اور تحقیق کے معنی دیتا ہے) لَوْ (اگرچہ) اِذًا اور اِذَنْ (تب۔ جیسے ہی) اَلَا (یہ أَ اور لَا سے بنایا گیا ہے معنی کیا نہیں؟) أَلَمْ (یہ بھی أَ اور لَمْ (نہیں) سے مرکب ہے اور معنی کیا نہیں؟ مثلاً: اَمَا فَعَلْتَهٗ (کیا تو نے نہیں کیا) اِنَّ (تحقیق۔ یقیناً) یہ ضمیروں پر بھی آتا ہے۔ جیسے کہ اِنَّهٗ (تحقیق وہ) اِنِّیْ اور اِنَّنِیْ (تحقیق میں) اِنَّا یا اِنَّنَا (تحقیق ہم) اسی طرح تمام ضمیروں پر آئے گا۔ اِنَّمَا (اِنَّ اور مَا سے مرکب ہے۔ معنی صرف ہوتے ہیں۔ ثُمَّ (پھر) كَلَّا (بالکل نہیں ہرگز نہیں) لَنْ (ہرگز نہیں) هَلَّا (هَلْ اور لَا سے مرکب ہے۔ معنی: کیا نہیں؟) هُنَا (یہاں) اس کو موکد یعنی تاکیدی پکا کرنے کے لئے هَاهُنَا۔ هٰهُنَا (ضرور یہاں) هُنَالِكَ هُنَالِكَ (وہاں) لَعَلَّ (شاید)

(۴) **حُرُوفِ ایجاب (اقرار کرنے والے) سوال کے جواب میں آتے ہیں۔**

نَعَمْ (ہاں جی ہاں) بَلٰى (ہاں ہاں کیوں نہیں؟) اِیْ وَاللّٰهِ (ہاں قسم بخدا) اَجَلْ: جَيْرَ (بات صحیح ہے)

(۵) **حُرُوفِ تفسیر وضاحتی حروف:۔** اَیْ (یعنی) اَنْ (یہ کہ) اِنْ (اگر) یہ تمام کسی بات کی غرض بتانے یا سمجھانے کے لئے آتے ہیں۔

(۶) **حروفِ عطف (الفاظ اور جملوں کو ملانے والے۔** وَ۔ اَوْ۔ اَمْ۔ لَا۔ فَ۔ ثُمَّ۔ پہلے آچکے ہیں حَتّٰى (یہاں تک کہ) اِمَّا (یہ اِن اور مَا سے مرکب ہے۔ اور معنی، اگر، جو، خواہ ہوتے ہیں) ف۔ (پس، چنانچہ، فوراً) بَلْ (بلکہ، بلکہ وہ) لٰكِنْ (لیکن)

(۷) **حروفِ تنبیہ (ڈانٹنے والے)** هَا۔ أَلَا۔ أَمَا۔ (خبردار رہ)

(۸) **حُروفِ شرطیہ ہیں:۔** اِنْ (اگر) اِذَا (جب) لَوْ (اگرچہ) لَمَّا۔ اَمَّا (اگرچہ) اِلَّا (سوائے) حَیْثُمَا (جب بھی۔ جہاں بھی)

(۹) **حروفِ ندا (پکارنے والے حروف:۔** یَا (اے) اَیُّهَا (اے) یَا اَیُّهَا (اے) اور مؤنث کے لئے۔ اَیَّتُهَا۔ یَا اَیَّتُهَا۔

(۱۰) **مذمت اور مدح کے لئے** نِعْمَ۔ (اچھا) حَبَّذَا (بہتر) بِئْسَ اور سَاءَ (برا)

سبق ۲۹۔ اپنا ذخیرہ اور حافظ جملوں میں دیکھیں۔

هٰذَا وَلَدٌ وَاحِدٌ (یہ ایک عدد لڑکا ہے) هٰذِهٖ بِنْتٌ وَاحِدَةٌ (یہ ایک عدد لڑکی ہے) هٰذَانِ وَلَدَانِ (یہ دونوں لڑکے ہیں) هَاتَانِ بِنْتَانِ (یہ دونوں لڑکیاں ہیں) هٰؤُلَاءِ اَوْلَادٌ (سب لڑکے ہیں) هٰؤُلَاءِ بَنَاتٌ (یہ سب لڑکیاں ہیں)

قاعدہ! گنتی میں تین سے لے کر دس تک مذکر معدود کے لئے مؤنث عدد اور مؤنث معدود کے لئے مذکر عدد آئے گا۔ اور معدود دونوں صورتوں میں جمع اور مجرور یعنی زیر والا ہوگا۔

یہ ایک مرد ہے۔ یہ ایک عورت ہے۔	هٰذَا رَجُلٌ وَاحِدٌ ۔ هٰذِهٖ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ
یہ دو مرد ہیں۔ یہ دو عورتیں ہیں۔	هٰذَانِ رَجُلَانِ ۔ هَاتَانِ امْرَأَتَانِ
یہ تین مرد ہیں۔ یہ تین عورتیں ہیں	هٰذِهٖ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ ثَلَاثُ نِسَاءٍ

قاعدہ جمع مکسر کے لئے اسم اشارہ وغیرہ مؤنث اور واحد ہوتا ہے۔ اس لئے دونوں طرف اسم اشارہ هٰذِهٖ آیا ہے۔

یہ چار مرد ہیں۔ یہ چار عورتیں ہیں	هٰذِهٖ أَرْبَعَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ
یہ پانچ مرد ہیں۔ یہ پانچ عورتیں ہیں	هٰذِهٖ خَمْسَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ خَمْسُ نِسْوَةٍ
یہ چھ مرد ہیں۔ یہ چھ عورتیں ہیں	هٰذِهٖ سِتَّةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ سِتُّ نِسْوَةٍ
یہ سات مرد ہیں۔ یہ سات عورتیں ہیں	هٰذِهٖ سَبْعَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ سَبْعُ نِسْوَةٍ
یہ آٹھ مرد ہیں۔ یہ آٹھ عورتیں ہیں	هٰذِهٖ ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ ثَمَانِيْ نِسْوَةٍ
یہ نو مرد ہیں۔ یہ نو عورتیں ہیں	هٰذِهٖ تِسْعَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ تِسْعُ نِسْوَةٍ
یہ دس مرد ہیں۔ یہ دس عورتیں ہیں	هٰذِهٖ عَشَرَةُ رِجَالٍ ۔ هٰذِهٖ عَشْرُ نِسْوَةٍ

(۲) متصل ضمیروں پر چند جملے۔

۱۔ اے حامد! کیا تیرے پاس تیری کتاب ہے؟	۱۔ يَا حَامِدُ! هَلْ عِنْدَكَ كِتَابُكَ؟
۲۔ جی ہاں! میری کتاب میرے پاس ہے۔	۲۔ نَعَمْ! عِنْدِيْ كِتَابِيْ۔
۳۔ اے شاگردو! کیا تمہارے ساتھ تمہاری کاپی ہے؟	۳۔ يَا تَلَامِذَةُ! هَلْ لَكُمْ كُرَّاسَةٌ؟
۴۔ جی ہاں اے ہمارے معلم! ہمارے ساتھ ہماری کاپی اور قلم دوات ہے	۴۔ نَعَمْ! يَا مُعَلِّمَنَا لَنَا الْكُرَّاسَةُ وَقَلَمٌ وَدَوَاةٌ۔
۵۔ حامد کی دو لڑکیاں ہیں۔ ان دونوں میں بڑی کا نام نفیسہ ہے اور دونوں میں سے چھوٹی کا نام صدیقہ ہے۔	۵۔ لِحَامِدٍ بِنْتَانِ! اِسْمُ كَبِيْرَتِهِمَا نَفِيْسَةُ وَاسْمُ صَغِيْرَتِهِمَا صِدِّيْقَةُ
۶۔ اے میری سیدانی! کیا تیرا نام فاطمہ ہے؟	۶۔ يَا سَيِّدَتِيْ هَلْ اسْمُكِ فَاطِمَةُ؟
۷۔ اے میرے سردار نہیں! میرا نام تو فہیمہ ہے۔	۷۔ لَا يَا سَيِّدِيْ! اِسْمِيْ فَهِيْمَةُ۔
۸۔ ہمارا گھر بڑا اور وسیع ہے۔	۸۔ بَيْتُنَا كَبِيْرٌ وَّوَاسِعٌ۔
۹۔ تمہاری دکان چھوٹی ہے۔	۹۔ دُكَّانُكُمْ صَغِيْرٌ۔
۱۰۔ تمہارا والد اور ہمارا بھائی مسجد میں ہے۔	۱۰۔ أَبُوْكُمْ وَأَخُوْنَا فِي الْمَسْجِدِ۔
۱۱۔ اے خادمہ! کیا تمہارا مالک گھر میں موجود ہے۔	۱۱۔ يَا خَادِمَةُ! هَلْ صَاحِبُكِ حَاضِرٌ فِي الْبَيْتِ؟
۱۲۔ نہیں اے میرے سردار! وہ تو دفتر میں ہے۔	۱۲۔ لَا يَا سَيِّدِيْ! هُوَ فِي الْمَكْتَبِ۔
۱۳۔ اس (مونث) کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر چھوٹے ہیں۔	۱۳۔ يَدَاهَا وَرِجْلَاهَا صَغِيْرَتَانِ

۱۴- کیا تمہارے ہمراہ (ساتھ) گھڑی ہے ؟

۱۵- کیا اس عورت کا بھائی یا اس عورت کی بہن گھر میں ہے ؟

۱۶- اس عورت کی بہن گھر میں ہے اور اس کا بھائی دکان میں ہے ۔

۱۷- میرے ساتھ سونے کی گھڑی ہے ۔

۱۴- هَلْ مَعَكَ سَاعَةٌ ؟

۱۵- هَلْ أَخُوهَا أَوْ أُخْتُهَا فِي الْبَيْتِ ؟

۱۶- أُخْتُهَا حَاضِرَةٌ وَأَخُوهَا فِي الدُّكَّانِ ۔

۱۷- مَعِيَ سَاعَةٌ ذَهَبٍ ۔

۲- حروفِ استفہام وغیرہ پر چند جملے !

۱- تمہاری عمر کتنی ہے ؟ ۲- تیرے پاس کتنے درہم ہیں ؟ ”کَمْ“ کے بعد والا اسم دو زبریں لیتا ہے ۔

۳- یہ سب قلمیں کن لوگوں کے لئے ہیں ؟ ”أَيٌّ“ حرف جر (لِ) سے زیر والا ہو جاتا ہے ۔

(۴) یہ کون سا رسالہ ہے ؟ ۔ أَيٌّ آنے والے اسم کا مضاف بنتا ہے ۔ اس لئے رِسَالَةٍ میں تنوین یعنی دو زیر آئے ہیں ۔

۵- تمہارا گھر کہاں ہے ؟

۶- انھیں یہ کتاب کہاں سے ملی ؟

۷- اللہ کی مدد کب آئے گی ؟

۱- كَمْ عُمْرُكَ ؟ ۲- كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ ؟

۳- لِأَيِّ قَوْمٍ هٰذِهِ الْأَقْلَامُ ؟

۴- أَيُّ رِسَالَةٍ هٰذَا ؟ ۵- أَيْنَ بَيْتُكُمْ ؟

۶- مِنْ أَيْنَ لَهُمْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟

۷- مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟ ۸- كَيْفَ حَالُهُمَا ؟

۹- أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوهُمْ ؟

۱۰- كَيْفَ ذَهَبْنَ إِلٰى بُيُوتِهِنَّ ؟

۱۱- كَتَبْتُ حَتّٰى خَتَمْتُ ۔

۱۲- مَا نَبَشْتُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ ۔

۸- ان دونوں کا کیا حال ہے ؟ ۹- ان کا بھائی کہاں گیا ؟ ۱۰- وہ عورتیں اپنے گھر کیسے گئیں ۔

۱۱- میں نے لکھا یہاں تک کہ میں نے ختم کر دیا ۔ ۱۲- میں نے اس کے بعد انھیں پیٹا ۔

سبق ۳۰- نئے الفاظ، ضمیروں کا عمل اور نئے جملے ۔

نئے الفاظ

۱ غُلَامٌ (بچہ) کھیل کود، امنگوں اور اٹھکھیلیوں اور شرارتوں کی عمر تک بچوں کو غلام کہا سکتا ہے ۔ ۲ صَبِيٌّ (نابالغی کی عمر تک کا لڑکا) ۳ فَتًى (نوجوان بالغ) ۴ غُلَامَةٌ ۔ ۵ صَبِيَّةٌ ۔ ۶ فَتَاةٌ (نمبر ایک دو اور تین کے مؤنث) ۷ حِبْرٌ (چمکیلی سیاہی) ۸ مِحْبَرَةٌ (دوات شیشے کی بنی ہوئی جس میں روشنائی چمکے) ۹ شَجَرَةٌ (درخت) ۱۰ نَخْلٌ نَخْلَةٌ (کھجور کا درخت) ۱۱ بَلَحٌ (کچی کھجوریں جو درخت پر لگی ہوں) ۱۲ ذَاهِبٌ (جانے والا) ذَهَبَ ۔ ذَهَبَ (چلنا ۔ جانا ۔ چلا گیا کا فاعل ذَاهِبٌ) ۱۳ قِطَّةٌ (بلی) ۱۴ دِيكٌ (مرغا) ۱۵ خَالٌ (خالو) ۱۶ عَمٌّ (چچا) ۱۷ جَانِبٌ (پہلو)

۲- مخلوط جملے، ضمیروں اور مؤنث مذکر کا استعمال

مَنْ هٰذَا يَا فَرِيدُ ؟
(اے فرید یہ کون ہے ؟)

هٰذَا صَبِيٌّ ذَاهِبٌ إِلَى مَدْرَسَتِهِ (یہ ایک لڑکا ہے جو اپنے مدرسہ کو جا رہا ہے) وَمَنْ هٰذِهٖ يَا سَعِيْدُ؟ (اور اے سعید یہ مؤنث کون ہے) هٰذِهٖ صَبِيَّةٌ ذَاهِبَةٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (یہ ایک لڑکی ہے جو مدرسہ کو جا رہی ہے) مَا هٰذَا؟ (یہ کیا ہے؟) هٰذَا قَلَمٌ وَبِجَانِبِهٖ مِحْبَرَةٌ (یہ قلم ہے اور اُس کے پہلو میں دوات ہے) أَتِلْكَ شَجَرَةٌ؟ (کیا وہ ایک درخت ہے؟) نَعَمْ! تِلْكَ نَخْلَةٌ عَلَيْهَا بَلَحٌ (جی ہاں! یہ کھجور کا درخت ہے اور اس پر کچی کھجوریں لگی ہوئی ہیں) أَذٰلِكَ كَلْبٌ؟ (کیا وہ کتا ہے؟) نَعَمْ! هُوَ كَلْبٌ وَتِلْكَ قِطَّةٌ (جی ہاں! وہ ایک کتا ہے اور وہ ایک بلی ہے) وَمَا هٰذَا يَا فَرِيْدُ؟ (اور یہ کیا ہے اے فرید؟) هٰذَا دِيْكٌ (یہ ایک مرغا ہے) مَا هٰذِهٖ؟ (یہ کیا ہے؟) هٰذِهٖ دَجَاجَةٌ (یہ ایک مرغی ہے) اَلْوَلَدُ جَاءَ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنِيْنَ (وہ لڑکا لڑکوں کے اسکول میں آیا) اَلْبِنْتُ جَاءَتْ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ (وہ لڑکی لڑکیوں کے اسکول میں آئی) فَهِيْمَةُ ذَاهِبَةٌ إِلَى بَيْتِهَا مَعَ بِنْتِ خَالَتِهَا لَيْلٰى وَصَدِيْقَتِهَا حَمِيْدَةَ (فہیمہ مع اپنے خالو کی بیٹی لیلیٰ اور اپنی سہیلی حمیدہ کے اپنے گھر جا رہی ہے) كَذٰلِكَ حَمِيْدٌ ذَاهِبٌ إِلَى مَسْجِدٍ مَعَ أَخِيْهِ نَعِيْمٍ وَابْنِ عَمِّهٖ مُصْطَفٰى (اسی طرح حمید بھی اپنے بھائی نعیم اپنے چچا کے بیٹے مُصطفےٰ کے مسجد کو جا رہا ہے)

۳- اِسم کی تین حالتیں (رَفعی - جَرّی - اور نَصبی)

ہر اسم خواہ معرفہ ہو یا نکرہ ہو یا ضمیر ہو یا مُبتدا ہو یا خبر ہو۔ جب تک اُس پر بیرونی اثر نہیں پڑتا وہ اپنی اصلی اور بُنیادی حالت میں رہتا ہے۔ یعنی اُس کے آخری حرف پر بدستور ایک پیش (معرفہ میں) یا دو پیش (نکرہ میں) برقرار رہتے ہیں۔ جیسے مُحَمَّدٌ - عَلِيٌّ - اَلرَّحْمٰنُ وغیرہ۔ باہر سے اثر انداز ہونے والی بہت سی صورتیں ہیں۔ فی الحال ہم بہت ضروری اور فوراً راہ میں آنے والی صورتوں کو سامنے لاتے ہیں۔ تاکہ آپ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ قرآن سے وابستہ ہو سکیں۔ چنانچہ ایک صورت آپ کو معلوم ہے۔ یعنی جب کوئی اسم "حُرُوفِ جَارَّہ" (مِنْ - عَلٰى - إِلٰى) کے فوراً بعد آجاتا ہے۔ یا مضاف الیہ بن جاتا ہے۔ تو اس اسم سے پیش ساقط ہو کر اس پر زیر آجاتا ہے۔ یعنی وہ اسم حالتِ رفعی سے نکل کر مرفوع سے مجرور ہو گیا۔ لہٰذا آپ "حرفِ جر" اور "مضاف و مضافٌ الیہ" سے خبردار رہ کر اعراب لگایا کریں۔ اس کے بعد وہ صورتیں ہیں جن میں اسم پر پیش کی جگہ زبر آتا ہے۔ اور اسی صورت کو حالتِ نصبی کہتے ہیں۔ اور اسی کو ہم سادہ الفاظ میں سمجھانا چاہتے ہیں۔ تاکہ جناتی زبان اور فنی اصطلاحات سے بچا کر آپ کو آگے بڑھا دیں۔ مثالیں اور وضاحت نوٹ کرتے جائیں اور کام میں لائیں۔

(الف) مَفْعُوْلٌ بِهٖ (وہ صورت جس میں کسی اسم پر کوئی فعل واقع ہوتا ہے)

۱۔ كَتَبَ حَمِيْدٌ الْكِتَابَ:- حمید نے کتاب لکھی۔ اَلْكِتَابُ پر لکھنے کا فعل ہوا چنانچہ پیش ساقط ہوا۔ زبر آیا۔ لہٰذا کتاب یہاں منصوب ہو گئی

۲۔ قَطَعَ مَحْمُوْدٌ الْقَلَمَ:- یہاں حمید کی طرح محمود فاعل ہے۔ لہٰذا حالتِ رفعی میں ہے۔ اُس نے کاٹنے کا کام کیا ہے

قلم پر کاٹنے کا فعل واقع ہوا۔ وہ حالتِ رفعی سے نکلا اور حالتِ نصبی میں آگیا۔

۳۔ خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ :- اللہ نے انسان پیدا کیا۔ اِنسان حالتِ نصبی میں ہے۔

(ب) مَفْعُوْل فِیْهِ (وہ صُورت جس میں کوئی اسم اپنے اندر فعل کا واقع ہونا ظاہر کرے۔

۱۔ کَتَبَ حَمِیْدُ الْکِتَابَ صَبَاحًا : کتاب لکھی گئی نصب آیا۔ صبح کے وقت لکھی گئی۔ لہٰذا صبح وہ اسم ہے جس میں فعل واقع ہوا۔ چنانچہ صبح کو نصب دینے کے لئے ایک الف بڑھایا۔ اور اور نکرہ میں یہ الف اور دو زبریں آئیں۔

۲۔ کَتَبَ حَمِیْدُ الْکِتَابَ اِمَامَ الْمُعَلِّمِ حمید نے کتاب لکھی وہ فاعل اور مرفوع ہے۔ کتاب فعل ہوا وہ منصوب ہوگئی۔ لکھنے کا کام مُعلّم کے سامنے ہوا لہٰذا وہ اسم جو سامنے کا زمانہ ظاہر کرتا ہے۔ اَمَامَ تھا جو منصوب ہوگیا۔ اور چونکہ مُعلّم مضاف الیہ ہے۔ لہٰذا جری حالت میں داخل ہوا۔ اور معرفہ ہونے کی وجہ سے ایک زیر لیا۔ یہاں ظرفِ زمانی میں لفظ "صَبَاحًا" آیا۔ اور ظرفِ مکانی میں لفظ اَمَامَ شمار ہوا۔ لہٰذا تمام اسم جو وقت یا زمانہ ظاہر کرتے ہیں اور تمام وہ اسم جن سے مقام یا مکان معلوم ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر آنے کے بعد حالتِ رفعی چھوڑ کر منصوب ہوں گے

(ج) حال۔ یعنی وہ حال جس فعل واقع ہوا (۱) کَتَبَ حَمِیْدُ الْکِتَابَ جَالِسًا۔ حمید نے بیٹھے ہوئے کتاب لکھی۔ لہٰذا وہ تمام اسماء بھی نصب لیں گے۔ جو فاعل یا فعل کی حالت ظاہر کریں۔

۴۔ تثنیہ اور جمع پر جری اور نصبی حالتوں کا اثر۔ چند مثالیں دیکھئے اور ایک اُلجھن دور کیجئے۔ آپ نے لفظ مُسْلِمُوْنَ بھی دیکھا ہوگا اور مُسْلِمِیْنَ بھی پڑھا ہوگا۔ آج فرق سمجھ لیں :-

اِسم	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
تثنیہ	جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ	ذَهَبْتُ بِرَجُلَیْنِ
جمع	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	ذَهَبْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
جمع	جَاءَنِیْ مُسْلِمَاتٌ	رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	ذَهَبْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
ترجمہ	میرے پاس مسلم عورتیں آئیں	میں نے مسلم عورتیں دیکھیں	میں مُسلم عورتوں کے ساتھ گیا
مشابہ جمع مذکر	جَاءَ عِشْرُوْنَ۔ بیس آئے۔	رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ۔ میں نے بیس دیکھے	ذَهَبْتُ بِعِشْرِیْنَ میں بیس کے ساتھ گیا
اَبٌ	هٰذَا اَبُوْكَ	رَأَیْتُ اَبَاكَ	ذَهَبْتُ بِاَبِیْكَ

سبق ۳۱ ۔ جگہ جگہ اور بار بار رُکاوٹ بنتے رہنے والے فعل ؟

آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اِس کارگاہِ حیات کو لفظِ کُنْ (ہوجا) سے وجود بخشا تھا۔ اسی کُنْ کی وجہ سے

کائنات بھی کہا جاتا ہے۔ "کَوْنُ ومکان" بھی اسی کا نام ہے۔ کُنْ (ہو جا) کا اسم مصدر کَوْنٌ ہے۔ جس کے معنی ہونا۔ ہوتے جانا۔ وجود اختیار کرنا (TO BE TO EXIST TO HAPPEN) ہوتے ہیں۔ اس مصدر کی گردان جملے بنانے اور سمجھنے میں بہت کار آمد ہے۔ گردان ملاحظہ ہو:۔

مثالی گردانیں سامنے آجانے کے بعد اب آپ اُن تمام مادّوں اور اسم مصدروں اور فاعل و مفعول وغیرہ کی مدد سے فعلِ ماضی مذکر غائب بناسکتے ہیں۔ اور مذکر غائب بناتے ہی چودہ صیغوں کی گردان تیار کر سکتے ہیں۔

كَانَ (وہ ہوا یا وہ ہوا تھا) كَانَا (وہ ہوئے) كَانُوْا (وہ سب ہوئے)
كَانَتْ (وہ ہوئی) كَانَتَا (وہ دونو ہوئیں) كُنَّ (وہ سب ہوئیں)
كُنْتَ (تو ہوا) كُنْتُمَا (تم دونوں ہوئے) كُنْتُمْ (تم سب ہوئے)
كُنْتِ (تو ہوئی) ، كُنْتُمَا (تم دونوں ہوئیں) كُنْتُنَّ (تم سب ہوئیں)
كُنْتُ (میں ہوا ۔ میں ہوئی) كُنَّا (ہم سب ہوئے، ہم سب ہوئیں)

لہٰذا ابتدائی اسباق پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ آپ کم از کم دُوسرے ہی سبق تک چھیالیس گردانیں بنا سکتے ہیں۔

عَقَلَ ۔ جَهِلَ ۔ قَتَلَ ۔ شَهِدَ ۔ عَبَدَ ۔ كَمُلَ ۔ فَضَلَ ۔ شَمِلَ ۔ حَمَلَ ۔ رَقَمَ ۔ خَدَمَ ۔
ذَكَرَ ۔ شَكَرَ ۔ نَظَرَ ۔ عَلِمَ ۔ طَلَبَ ۔ خَلَقَ ۔ قَبِلَ ۔ قَدَرَ ۔ حَضَرَ ۔ دَرَجَ ۔ صَحِبَ ۔
زَادَ ۔ حَصَلَ ۔ كَرُمَ ۔ فَصَلَ ۔ عَمِلَ ۔ صَرَفَ ۔ شَرَحَ ۔ عَمَرَ ۔ وَجَدَ ۔ خَتَمَ ۔ رَسِلَ ۔
خَدَمَ ۔ ظَهَرَ ۔ فَرَقَ ۔ حَفِظَ ۔ سَبَقَ ۔ لَهِجَ ۔ قَرُبَ ۔ قَامَ ۔ طَرَحَ ۔ نَذَرَ ۔ خَلَفَ ۔
هَجَرَ ۔ حَدَثَ ۔

سبق ۳۲ ۔ قرآن کریم بھی منتظر ہے۔ حاضری دیجئے۔

حرف اِنَّ بھی اگلے اسم کو نصب دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ کی ہٗ پر پیش کی جگہ زبر آیا ہے۔ كَانَ بھی اپنے بعد والے اسم کو نصب دیتا ہے۔ اس لئے عَلِيْمٌ اور حَكِيْمٌ نصبی صورت میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ لفظ اِنَّ نے مُجْرِمُوْنَ کو نصبی حالت میں مُجْرِمِيْنَ کر دیا۔ اِنَّ کے بعد هٰذَا ہے نے آکر اس کا اثر آگے جانے دیا۔ یہاں اسم سبیل مفعول ہے۔ اس لئے منصوب ہو گیا ہے۔ پھر جَزَاءً اور مَشْكُوْرًا دونوں منصوب ہو گئے۔ آگے شَاكِرًا اور كَفُوْرًا بھی منصوب ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ (۴/۱۱)
یقیناً اللہ صاحب حکمت علیم رہا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲/۲۰)
یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ،
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (۴۳/۶۴)
یقیناً وہی اللہ میرا اور تم سب کا رب ہے، پس تم اس ہی کی عبادت کرو۔ یہی قائم رہنے والی راہ ہے۔
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ؏
یقیناً مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۴۳/۷۴)

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (۷۶/۲۹)

یقیناً یہ ایک تذکرہ ہے۔ پس جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف جانے کی سبیل اختیار کرلے

إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا (۷۶/۲۲)

یقیناً تمہارے لئے یہی جزا ہے۔ اور تمہاری کوششیں قابلِ شکریہ رہی ہیں۔

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (۷۶/۳)

یقیناً ہم نے اُسے راہ کی ہدایت کردی اب خواہ وہ شکر کرے یا کفر کرے۔

آپ قرآنِ کریم جہاں سے بھی کھولیں گے۔ اب آپ کو بیگانگی محسوس نہ ہوگی۔ ہر آیت میں آپ کی نگاہیں رُک رُک کر قرآنی مطالب اخذ کرتی ہوئی معلوم ہوں گی۔

اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

(۲) فعلِ ماضی کو ماضی قریب اور بعید کی مستقل صورت دینا۔

اب تک آپ نے فعلِ ماضی پر جتنے جملے بنائے ہیں۔ وہ یہ نہیں بتاتے کہ فعل کو وقوع میں آئے ہوئے کتنا وقت یا زمانہ گذرا ہے؟ مثلاً ہم نے کہا کہ "كَتَبْتُ كِتَابًا" میں نے ایک کتاب لکھی۔ معلوم نہیں دس سال پہلے لکھی یا دس منٹ پہلے لکھنے کا کام ختم ہوا۔ اس صورت میں یہ اور اس قسم کے تمام جملے ماضی مطلق کہلاتے ہیں۔ ماضی مطلق ماضی بعید بن جاتا ہے۔ اگر فعلِ ماضی سے قبل حرف كَانَ کی گردان لگادی جائے۔ مثلاً :- كَانَ كَتَبَ (اُس نے لکھا تھا) كَانَتْ كَتَبَتْ (اُس عورت نے لکھا تھا) كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ۔ كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ۔ كُنْتُ كَتَبْتُ۔ كُنَّا كَتَبْنَا۔ پوری گردان میں "لکھا تھا" کے معنی پیدا ہوجائیں گے۔ اسی طرح "حرفِ قَدْ" لگانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔ مثلاً :- مؤنث مخاطب کے لئے قَدْ كَتَبْتِ (تو نے ابھی لکھا ہے) یہ یاد رہے کہ حرفِ كَانَ کی طرح حرفِ قَدْ کی گردانی صورتیں پیدا نہیں ہوتیں۔ وہ اپنی اسی صورت میں رہتا چلا جاتا ہے۔ اور جس صیغہ کے شروع میں آتا ہے۔ اُسی کو ماضی مطلق سے ماضی قریب بنا دیتا ہے۔ قَدْ كَتَبَ (اُس نے ابھی لکھا ہے) قَدْ كَتَبُوْا (انھوں نے حال ہی میں لکھا ہے) قَدْ كَتَبْتُ كِتَابًا (میں نے ابھی ایک کتاب لکھی ہے) كُنَّا كَتَبْنَا كِتَابًا (ہم نے ایک کتاب لکھی تھی۔ كَانُوْا كَتَبُوْا كُتُبًا (اُن مردوں نے بہت سی کتابیں لکھی تھیں) قَدْ كَتَبَ حَمِيْدٌ كِتَابًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ۔ (حمید نے معلم کے سامنے ایک کتاب لکھی ہے)

سبق ۳۳ - اپنی قابلیت سے ترجمہ کریں۔ پچھلے اسباق سے مدد لیں۔

هٰذِهٖ نَاصِرَةٌ وَاحِدَةٌ۔ تِلْكَ مَكْتُوْبَةٌ فِي الْقُرْآنِ۔ هٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ مَكْتُوْبٌ فِي الْكِتَابِ۔ هَلْ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ هَاتَانِ نَاصِرَتَانِ وَأُولٰئِكَ نَاصِرُوْنَ۔ كَتَبَ نَاصِرٌ بِالْقَلَمِ۔ قَتَلَ حَامِدٌ رَجُلًا۔ أُولٰئِكَ كَافِرُوْنَ بِاللّٰهِ۔ هَاتَانِ مَرْيَمُ وَشَاهِدَةٌ ذَاهِبَانِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ تِلْكَ سَاعَةٌ وَتَانِكَ كُرَّاسَتَانِ۔

۲۔ عربی میں ترجمہ کریں

وہ دو کاپیاں ہیں۔ یہ دونوں کون ہیں؟ ناصر نے لکھا۔ قاتل نے مدد کی۔ یہ مددگار عورتیں ہیں۔ یہ مدد یافتہ عورت ہے۔ کیا یہ کتاب ہے؟

کیا وہ قاصد ہے ؟ عورت نکلی اور مرد داخل ہوا ۔ اللہ نے پیدا کیا ۔ یہ دو پلنگ ہیں ۔ بڑی کتاب اور چھوٹا قلم۔ چھوٹی کشتی سمندر میں ہے ۔ وہ لمبا شخص ہے ۔ وہ زبان ہے اور یہ آنکھ ہے ۔ وہ شاگرد جاہل اور غائب ہے ۔ کیا وہ مرد گھر میں ہے ؟ مریم نے کھایا ۔ زہرہ نے گواہی دی ۔ عورت نے لکھا ۔ بھائی داخل ہوا ۔ ایک قافلہ آیا ۔ اللہ نے حفاظت کی ۔ میں تانگہ میں بیٹھا ۔ میں سائیکل پر بیٹھا ۔ میرے پاس ایک کتاب ہے ۔ یہ میری کاپی ہے ۔ وہ تمہارا استاد ہے میں دفتر میں ہوں اور وہ گھر میں ہے ۔ وہ کتاب میز پر رکھی ہے ۔ وہ والد ہے اور وہ لڑکا ہے ۔ وہ قلم دوات میں ہے ۔

(۳) نئے جملے پرانے الفاظ میں ۔

مَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ (اے ننھے تم کون ہو ؟) مَنْ اَنْتِ یَا فَتَاۃُ (اے نوجوان لڑکی تو کون ہے ؟) أَ اَنْتِ ذَاهِبَةٌ اَلْآنَ ؟ (کیا تو اسی گھڑی جا رہی ہے ۔ کیا تو فوراً اسی لمحہ جا رہی ہے) أَ اَنْتَ مُسَافِرٌ غَدًا ؟ (کیا تو کل سفر کرنے والا ہے ؟) مَنْ اَنْتُمَا یَا غُلَامَانِ ؟ (اے بچو تم دونوں کون ہو ؟) مَنْ اَنْتُمَا یَا فَتَاتَانِ ؟ (اے نوجوان لڑکیو ! تم دونوں کون ہو ؟) اَیْنَ هُوَ ذَاهِبٌ ؟ هُوَ ذَاهِبٌ اِلٰی بَیْتِهٖ (وہ کہاں جا رہا ہے ؟ وہ اپنے گھر جا رہا ہے) أَ هُوَ قَرِیْبٌ لَکَ ؟ (کیا وہ تمہارا قریب ہے ؟) نَعَمْ ! هُوَ ابْنُ عَمِّیْ (جی ہاں ! وہ میرے چچا کا بیٹا ہے)

(۴) شخصیتوں پر دلالت کرنے والے الفاظ کی گردان (اسمِ موصول)

آپ نے جو حروف مَنْ اور مَا (جو شخص، کون شخص ، جو چیز، کون چیز) اور اَیٌّ اور اَیَّةٌ (کون سا ، کون سی ۔ جون سا ۔ جون سی) اور اسی سے اَیُّهُنَّ ۔ اَیُّمَا پڑھے تھے ۔ اُن کو بھی اسمِ موصول کہتے ہیں ۔

جنس	واحد	تثنیہ: رفع کی حالت	تثنیہ: نصبی و جرّی حالت	جمع ہر حالت: رفعی نصبی جرّی
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
معنی	وہ جو شخص	جو دو یا وہ دو اشخاص	وہ سب جو سب اشخاص	وہ اشخاص جو اشخاص
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ یا اَللَّوَاتِیْ
	وہ جو عورت	وہ جو دو عورتیں	وہ سب ، جو سب مؤنث	وہ مؤنث سب جو مؤنث سب

اَللَّذِیْ یا اَلَّذِیْ بھی اسمِ موصول ہے ۔ یہ افراد کا تشخص کرنے کے لئے بار بار استعمال ہوتے ہیں ۔

سبق ۳۴ ۔ قرآنی الفاظ و آیات کا بیان (اَلَّذِیْ)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِیْ — (۲/۱۷)

(اُن لوگوں کی مثال اُس شخص کی مثل ہے جو . . .)

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۲/۲۱)

(اے انسانو ! اپنے رب کی رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے والے لوگوں کو بھی پیدا کیا ۔)

تیسری آیت میں زمین (اَلْاَرْضَ) پر فعل کا اثر ہوا ۔ لہٰذا اُسے نصب (زبر) دیا گیا ۔ یہی عمل سَمَاءَ کے ساتھ پیش آیا ۔ پھر زمین پر فرش بنانے کا اور آسمان پر سائبان بنانے کا

عمل ہوا فرش (فِرَاشًا) کو اور سائبان (بِنَاءً) کو بھی نصبی حالت میں لایا گیا ہے۔

چوتھی آیت میں معبود یعنی (اِلٰہ) عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی عبادت کی جاتی ہے۔ لہٰذا عبادت کا فعل اس پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر جگہ منصوب آیا۔ اور اس کی صفت یا تعداد (وَاحِدًا) بھی منصوب صورت میں آئی۔ پھر وہ معبود حضرت یعقوب کے باپ دادوں کی طرح مضاف ہو گیا۔ لہٰذا وہ باپ دادے (آبَائِكَ) مجرور ہو گئے اس لئے کہ وہ مضاف الیہ تھے۔ اور مضاف الیہ کا آخری حرف مجرور آتا ہے۔ اور اگر مخصوص اسم بعد میں مطلق ہو تو منصوب ہو جاتا ہے۔

چھٹی آیت میں حضرت ابراہیم و اسماعیل خود کو مفعول اسلام بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے مُسْلِمَانِ سے منصوب ہو کر مُسْلِمَيْنِ (دو مسلم) لکھے گئے۔ اور وہی عمل اپنی ذریت کے لئے طلب کیا۔ لہٰذا اُمَّةٌ منصوب (اُمَّةً) ہو کر آیا تو اس کی صفت مُسْلِمَةٌ بھی منصوب (مُسْلِمَةً) ہو گئی۔

ساتویں آیت میں فعل قرآن پر ہوا۔ یعنی اُسے عربی قرآن بنایا گیا۔ لہٰذا قُرْآنٌ منصوب ہو کر قُرْآنًا بنا اور ساتھ ہی اُس کی صفت عَرَبِيٌّ بھی منصوب عَرَبِيًّا بن گئی۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً (٢/٢٢)

(وہی ہستی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا اور آسمان کو سائبان بنایا ہے)

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (٢/١٣٣)

(اُنھوں نے کہا کہ ہم تیرے معبود اور تیرے باپوں ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کرتے ہیں جو ایک ہی معبود ہے۔ اور ہم اسی معبود کو تسلیم کر کے مسلم ہیں)

يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (٢/١٢٢)

(اے بنی اسرائیل تم میری اس نعمت کا ذکر کرو۔ جو میں نے تم پر انعام میں بھیجی تھی اور یہ کہ میں نے تمہیں اُس وقت تمام جہانوں پر بزرگی عطا کی تھی)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (٢/١٢٨)

(حضرت ابراہیم نے دعا مانگی کہ:۔ اے ہمارے پروردگار مجھے اور اسماعیل (دونوں) کو اپنا مسلم بنالے۔ اور ہماری ذریت میں سے بھی مسلم اُمت بنائے رکھنا۔)

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا ۔ اِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ (٤٣/٣-٤)

(تحقیق بنایا ہے ہم نے اس کو عربی قرآن۔ یقیناً وہ ہمارے نزدیک کتاب کی بنیاد میں حکیم علی ہے۔ (یا ہمارے نزدیک لوح محفوظ میں)

وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۔ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۔ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۔ (٤٢/١٥)

(اور کہہ دو کہ میں ایمان لایا ساتھ اُس کے جو کچھ کہ اللہ نے کسی بھی کتاب میں نازل کیا۔ اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں۔ (یعنی ہم اپنے عمل کے ذمہ دار ہیں) اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ (٤/١٣٦)

(اے مومن کہلانے والو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اللہ کے اس رسول پر نازل کی گئی اور اس کتاب پر جو قرآن سے پہلے نازل کی گئی تھی ایمان لاؤ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ)

نوٹ ۱:- یہ نوٹ کریں کہ ہم بعض الفاظ آپ کی سہولت کے لئے کھول کر الگ الگ لکھتے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم کا پرانا قدیم طرزِ تحریر الفاظ میں بعض جگہ پورا الف نہیں رکھتا۔ جیسے کہ وہاں کِتٰبٌ میں ت کے اوپر ننھا الف بنا دیا جاتا ہے۔ مگر ہم کتاب کھول کر لکھتے ہیں۔ وہاں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ ملے گا مگر ہم یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ لکھتے ہیں۔ رفتہ رفتہ رسم الخط بدل دیں گے اور سو فیصد قرآن کے مطابق لکھنا شروع کریں گے۔

نوٹ ۲:- آیات کی وضاحت میں ہم نے مجرور الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے کہ وہ خود واضح ہو جاتا ہے۔ مِنْ۔ عَلٰی۔ اِلٰی وغیرہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ آپ زیرِ قلم سبق تک قرآن سے کافی تعلق قائم کر چکے ہیں۔ ہیں ہر آیت میں آپ کی آنکھ سے کافی کچھ نظر آنے لگا ہے۔

سبق ۲۵ - چند ضروری اور فوری الفاظ اور افعال کی گردانیں۔

پچھلے سبق میں کُل نو عدد آیات سامنے آئیں۔ اُن میں چند نئے الفاظ تو ایسے آئے جو آپ پہلے سے جانتے تھے۔ اور خود اُن کے معنی کر سکتے تھے۔ فَرش اور بِنَا اور ذُرِّیت آپ کی گرفت سے باہر نہ تھے۔ مگر آپ کو ۱ قَالُوْ ۲ فَضَّلْتُکُمْ۔ ۳ جَعَلْنَا۔ قُلْ ۴ آمَنْتُ ۵ اَنْزَلَ ۶ نَزَّلَ سے باقاعدہ تعارف نہیں ہے۔ اِن چھ عدد الفاظ میں سے ضمیر متصل تُ (واحد متکلم) اور نَا (جمع متکلم) اور کُمْ (جمع مخاطب) اور وْا (جمع مذکر غائب) نکال کر چھ عدد فعل رہ جاتے ہیں۔ وہ یُوں ہیں:-

۱ اَنْزَلَ ۲ نَزَّلَ ۳ فَضَّلَ ۴ آمَنَ ۵ جَعَلَ ۶ قَالَ۔ یہ سب ماضی واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اِن کے معنی ہیں ۱ ۲ نازل کیا اُس نے ماضی میں ۳ فضل کیا اُس نے ماضی میں۔ ان تینوں کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ یہ تین حرفی او بنیادی مادوں پر ایک ایک حرف کا اضافہ کر کے بنائے گئے ہیں۔ جو پہلے نَزَلَ اور فَضَلَ تھے اور مادہ ن۔ ز۔ ل۔ اور ف۔ ض۔ ل سے بنائے گئے تھے۔ فی الحال آپ کو ان کی ضرورت اسی قدر ہے کہ اُن کے معنی معلوم ہوں اور بس۔ لیکن قَالَ۔ آمَنَ۔ جَعَلَ تین حرفی ہیں۔ اُن سے پُوری واقفیت فوراً ضروری ہے۔

(۲) قَالَ (کہا اُس مذکر نے ماضی میں) کی گردان

۱ قَالَ ۲ قَالَا ۳ قَالُوْا ۴ قَالَتْ ۵ قَالَتَا ۶ قُلْنَ ۷ قُلْتَ۔ ۸ قُلْتُمَا ۹ قُلْتُمْ ۱۰ قُلْتِ ۱۱ قُلْتُمَا ۱۲ قُلْتُنَّ ۱۳ قُلْتُ۔ میں مؤنث و مذکر نے کہا ۱۴ قُلْنَا ہم مذکر و مؤنث نے کہا۔

معنی خود کریں۔ نمونہ موجود ہے۔

(۳) جَعَلَ کی گردان!

جَعَلَ - جَعَلَا - جَعَلُوْا ؛ جَعَلَتْ - جَعَلَتَا - جَعَلْنَ ؛ جَعَلْتَ۔ جَعَلْتُمَا - جَعَلْتُمْ ؛ جَعَلْتِ ؛ جَعَلْتُمَا - جَعَلْتُنَّ ؛ جَعَلْتُ (میں نے بنایا) جَعَلْنَا (ہم نے بنایا)

(۴) آمَنَ - آمَنَا ؛ آمَنُوْا ؛ آمَنَتْ - آمَنَتَا - آمَنَّ ؛ آمَنْتَ - آمَنْتُمَا - آمَنْتُمْ ؛ آمَنْتِ - آمَنْتُمَا - آمَنْتُنَّ ؛ آمَنْتُ (میں ایمان لایا) آمَنَّا (ہم ایمان لائے)

(٥) أَنْزَلَ - أَنْزَلَا - أَنْزَلُوْا ۔ أَنْزَلَتْ - أَنْزَلَتَا - أَنْزَلْنَ ۔ أَنْزَلْتَ - أَنْزَلْتُمَا - أَنْزَلْتُمْ ۔ أَنْزَلْتِ - أَنْزَلْتُمَا - أَنْزَلْتُنَّ ۔ أَنْزَلْتُ (میں نے نازل کیا) أَنْزَلْنَا (ہم نے نازل کیا - یا ہم نے اُتارا)

(٦) نَزَّلَ - نَزَّلَا - نَزَّلُوْا ۔ نَزَّلَتْ - نَزَّلَتَا - نَزَّلْنَ ۔ نَزَّلْتَ - نَزَّلْتُمَا - نَزَّلْتُمْ ۔ نَزَّلْتِ - نَزَّلْتُمَا - نَزَّلْتُنَّ ۔ نَزَّلْتُ (میں نے نازل کیا) نَزَّلْنَا (ہم نے نازل کیا یا اُتارا)

(٧) فَضَّلَ - فَضَّلَا - فَضَّلُوْا ۔ فَضَّلَتْ - فَضَّلَتَا - فَضَّلْنَ ۔ فَضَّلْتَ - فَضَّلْتُمَا - فَضَّلْتُمْ ۔ فَضَّلْتِ - فَضَّلْتُمَا - فَضَّلْتُنَّ ۔ فَضَّلْتُ (میں نے بزرگی دی) فَضَّلْنَا (ہم نے بزرگی دی)

(٨) فَضَّلَ کا مصدر تَفْضِيْلٌ ہے (فضیلت دینا) نَزَّلَ کا مصدر تَنْزِيْلٌ ہے (اُتارنا - نازل کرنا) یہ دونوں مصدر بھی قرآن میں کافی استعمال ہوئے ہیں۔

سبق ٣٦۔ گنتی اور حساب جاننا بھی ضروری ہے۔

آپ نے ایک سے دس تک گنتی سیکھی تھی۔ اب ہم گیارہ سے بیس تک کی گنتی لکھتے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کے کہ گیارہ اور بارہ کے علاوہ ہر جگہ مذکر معدود کے ساتھ مؤنث عدد اور مؤنث معدود کے ساتھ مذکر عدد آجاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ دس تک تمام معدود جمع آئے تھے۔ لیکن گیارہ (١١) سے بیس (٢٠) تک واحد آتے ہیں۔ اور سب کو نصب (زبر) دیا جاتا ہے۔

	مذکر کے لئے	معنی	مؤنث کے لئے	معنی
١١	أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا	ایک دس مرد	إِحْدَى عَشْرَةَ بِنْتًا	ایک دس لڑکیاں
١٢	اِثْنَا عَشَرَ إِمَامًا	دو دس امام	اِثْنَتَا عَشْرَةَ حُجَّةً	دو دس حجتیں
١٣	ثَلَاثَةَ عَشَرَ كِتَابًا	تین دس کتابیں	ثَلَاثَ عَشْرَةَ دَوَاةً	تین دس دواتیں
١٤	أَرْبَعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	چار دس قلمیں	أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَبُّوْرَةً	چار دس بلیک بورڈ
١٥	خَمْسَةَ عَشَرَ كُرْسِيًّا	پانچ دس کرسیاں	خَمْسَ عَشْرَةَ مَدْرَسَةً	پانچ دس مدرسے
١٦	سِتَّةَ عَشَرَ مَسْجِدًا	چھ دس مسجدیں	سِتَّ عَشْرَةَ سَاعَةً	چھ دس گھڑیاں
١٧	سَبْعَةَ عَشَرَ بَيْتًا	سات دس مکان	سَبْعَ عَشْرَةَ جَرِيْدَةً	سات دس اخبار
١٨	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قُرْآنًا	آٹھ دس قرآن	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ حُجْرَةً	آٹھ دس کمرے
١٩	تِسْعَةَ عَشَرَ صُنْدُوْقًا	نو دس صندوق	تِسْعَ عَشْرَةَ كُرَّاسَةً	نو دس کاپیاں
٢٠	عِشْرُوْنَ تِلْمِيْذًا	بیس شاگرد	عِشْرُوْنَ تِلْمِيْذَةً	بیس شاگردنیاں

(٢) چند قانونی باتیں (مُفرد و مُرکب۔ مُرکب ناقص مُرکب تام۔

الگ الگ ہر لفظ کو مفرد (تنہا) کہتے ہیں۔ جب دو یا زیادہ لفظوں کو

آپس میں کسی ترکیب کے ساتھ ملا کر ایک مطلب سمجھ میں آنے لگے۔ تو اُسے مُرکب کہتے ہیں۔ اور الفاظ میں ربط پیدا کرنے کو ترکیب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(الف) مُرکّب ناقص

مرکبِ ناقص وہ ہے۔ جس کو سُننے سے نہ پُوری خبر معلوم ہو۔ نہ پُورا حکم سمجھ میں آئے۔ نہ پُوری خواہش کا پتہ لگے۔ مثلاً:۔

۱۔ مُرکّبِ توصیفی

رَجُلٌ طَوِیْلٌ (کوئی لمبا مرد) اَلرَّجُلُ الطَّوِیْلُ (وہ لمبا مرد)

نوٹ :۔ اس قسم کے تمام مرکب جن میں کسی چیز، آدمی یا جگہ کی حالت اور خصوصیت پائی جاتی ہو، مُرکّبِ توصیفی کہلاتے ہیں۔ اور مرکبِ توصیفی کا پہلا جُز موصوف اور دُوسرا جُز صفت کہلاتا ہے۔ لہذا جُملہ بناتے ہوئے موصوف کو پہلے اور صفت کو بعد میں رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ:۔ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ (رسول موصوف اور کریم صفت ہے) عَلِیٌّ حَکِیْمٌ وغیرہ۔

نوٹ ۲ :۔ صفت اور موصوف کی جنس، تعداد اور صورت ایک جیسی رہتی ہے۔

۲۔ جار و مجرُور کا مُرکّب

فِیْ بَیْتٍ (گھر میں) فِی الْبَیْتِ (اس گھر میں) عَلٰی جَبَلٍ (پہاڑ پر) اِلَی الْمَسْجِدِ (مسجد کی طرف)

نوٹ ۳ :۔ مرکبِ توصیفی اور جار و مجرور کا مرکب دونوں ناقص مرکب ہیں۔ اِس لئے کہ اِن سے پُوری بات یا مفہوم معلوم نہیں ہوتا۔ مرکبِ ناقص کی اور قسمیں بھی سامنے آنے والی ہیں۔

(ب) مُرکّبِ تام (مکمل)

مرکبِ تام آپ نے سیکڑوں بنائے ہیں۔ اور سیکڑوں اور بنا سکتے ہیں۔ هٰذَا مَسْجِدٌ (یہ مسجد ہے) مرکبِ تام ہی تو ہے۔ اور اَلرَّجُلُ طَوِیْلٌ (وہ شخص لمبا ہے) اَلْبَحْرُ کَبِیْرٌ (وہ سمندر بڑا ہے) اِن تمام جُملوں میں پہلا اسم معرفہ ہے اور دوسرا اسم نکرہ ہے۔ دوسرا اسم پہلے اسم کی خبر دیتا ہے۔ اس لئے پہلا اسم مبتدا اور دُوسرا خبر کہلاتا ہے۔ اس قسم کے مرکب جملہ اسمیہ کہلاتے ہیں۔ اور کَتَبَ حَامِدٌ (حامد نے لکھا) جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) یہ جُملے اپنے اندر فعل اور فاعل رکھتے ہیں۔ اور کسی کام کے کئے جانے کی خبر دیتے ہیں۔ اس لئے ایسے مرکب جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرکبِ تام میں پہلا جُز یا تو اسم معرفہ یا ضمیر ہونا چاہیے۔ اور اس کے بعد کسی اسم نکرہ کے ذریعہ خبر ملنا چاہیے۔ ورنہ پہلا جُز فعل اور دوسرا فاعل ہونا چاہیے۔

(۳) مُرکّبِ توصیفی اور مُرکّبِ تام کا فرق نوٹ کریں۔

اَلْبَیْتُ الْوَسِیْعُ	(وسیع مکان)	اَلْبَیْتُ وَسِیْعٌ	(وہ مکان وسیع ہے)
اَلْبِنْتُ الصَّغِیْرَةُ	(چھوٹی لڑکی)	اَلْوَلَدُ کَبِیْرٌ	(وہ لڑکا بڑا ہے)
اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ	(عالم مرد)	اَلرَّجُلُ عَالِمٌ	(وہ مرد عالم ہے)
اَلتِّلْمِیْذُ الْعَاقِلُ	(عقلمند شاگرد)	اَلتِّلْمِیْذُ عَاقِلٌ	(وہ شاگرد عقلمند ہے)
اَلْقُرْآنُ الْمَجِیْدُ	(بزرگ قرآن)	اَلْقُرْآنُ مَجِیْدٌ	(قرآن بزرگ ہے)
اَلْاُمُّ الْحَلِیْمَةُ	(بُردبار والدہ)	اَلْاُمُّ حَلِیْمَةٌ	(والدہ بُردبار ہے)

سبق ۲۷ - مرکبِ توصیفی پر جملے بنایئے -

سابقہ سبق میں مُبتدا اور خبر کا ذکر ہو چکا ہے - یہاں یہ دیکھیئے کہ جُملہ میں مُبتدا بھی مرکب ہو سکتا ہے - اور خبر بھی مرکب ہو سکتی ہے - مثلاً :-

۱- اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ حَاضِرٌ ۲- اَلْمَرْأَةُ الْعَالِمَةُ حَاضِرَةٌ ۳- مُجَاهِدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ

پہلی اور دوسری مثال میں اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ اور اَلْمَرْأَةُ الْعَالِمَةُ دونوں مرکبِ توصیفی ہیں - جن کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ دونوں حاضر ہیں - یعنی وہاں موجود ہیں - لہٰذا یہ دونوں جُملے مکمل (تام) ہیں - گویا مرکب توصیفی کسی جُملہ کا جُز ہوا کرتا ہے - اس لئے اس میں پُوری بات نہیں ہوتی - اِن دونوں مثالوں میں مُبتدا دو الفاظ سے یعنی مرکب توصیفی سے مِل کر بنا ہے - اور خبر ایک لفظ سے بنی ہے - یعنی خبر مفرد ہے - اور مبتدا مُرکّب ہے - (عالم مرد اور عالمہ عورت سے) مَرد اور عورت دونوں موصوف ہیں - اور عالِم و عالِمہ اُن کی صِفات ہیں - مرد مذکر ہے تو اس کی صفت بھی مذکر لانا پڑی - اور عورت مونث ہے لہٰذا اس کی صفت کو بھی مونث (عالِمہ) لانا ضروری تھا -

تیسری مثال میں مجاہد مبتدا ہے اور مفرد مبتدا ہے - لیکن مجاہد کے متعلق خبر یہ ہے کہ وہ ایک عالِم مرد ہے - لہٰذا اس مثال میں خبر مرکب توصیفی سے بنی ہے - یعنی اس جملہ میں مبتدا مفرد اور خبر مرکب ہے -

۲- نئے الفاظ بُسْتَانٌ (باغیچہ) عَمِيْقٌ (گہرا) عَرِيْضٌ (چوڑا) رَدِيٌّ (بیکار ردی) جَيِّدٌ (نفیس عمدہ) مَتِيْنٌ (پکا مضبوط) رُمَّانٌ (انار) حُلْوٌ (میٹھا) اِسی سے حَلوہ بنتا ہے)

۳- مُبتدا اور خبر کے مُرکّب و مُفرد ہونے کی اور مثالیں -

اَلْمَسْجِدُ الْوَسِيْعُ جَيِّدٌ (وہ کشادہ مسجد عُمدہ ہے) زَهْرَةُ مَرْأَةٌ صَابِرَةٌ (زہرا ایک صبر کرنے والی عورت ہے) حَامِدٌ رَجُلٌ كَاهِلٌ (حامد ایک سُست مرد ہے) اَلْبَحْرُ الْعَمِيْقُ كَبِيْرٌ (وہ گہرا سمندر بڑا ہے) اَلْمَكْتَبُ الْعَرِيْضُ مَتِيْنٌ (وہ چوڑا دفتر پکا ہے) اَلْاُمُّ مَرْأَةٌ عَاقِلَةٌ (والدہ ایک عقلمند عورت ہے)

نوٹ :- مرکب توصیفی کا مبتدا بن کر جملے کی ابتدا میں آنا آپ نے دیکھ لیا ہے - مگر یاد رکھیں کہ جار و مجرور کا مرکب ہرگز مبتدا نہیں بنتا - ابتدا میں آجاتا ہے لیکن خبر ہی کہلاتا ہے - مبتدا نہیں مانا جاتا - مثالیں دیکھئے :-

(۴) خبر کا پہلے اور مُبتدا کا بعد میں آنا -

فِي الْبَيْتِ اَخٌ (بھائی گھر میں ہے) عَلَى الْبَابِ بِنْتٌ (بیٹی دروازے پر ہے) فِي الْبَلَدِ مَكْتَبٌ - (دفتر شہر میں ہے) فِي الْمَدْرَسَةِ اُسْتَاذٌ جَيِّدٌ (مدرسہ میں عمدہ اُستاد ہے) فِي الْفُنْدُقِ كُتُبٌ

(صندوق میں کتابیں ہیں) (اس صورت میں مُبتدا نکرہ بھی آسکتا ہے)

(٣) جار و مجرور سے مُرکّب خبر والے جُملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں۔

أَنَا فِي الْغُرْفَةِ ۔ هُوَ فِي السَّيَّارَةِ ۔ أَلْكَافِرُ فِي الْجَهَنَّمِ ۔ أَلسَّيَّارَةُ عَلَى الْأَرْضِ ۔ اَلطَّيَّارَةُ فِي السَّمَاءِ ۔ أَلسَّاعَةُ عَلَى الطَّاوِلَةِ ۔ أَلْعِلْمُ فِي الْقُرْآنِ ۔ حَامِدٌ فِي السَّيَّارَةِ ۔ أَلْقَلَمُ فِي الدَّوَاتِ وَالدَّوَاتُ عَلَى الطَّاوِلَةِ ۔

(٤) چند اِسم جو عربوں میں مؤنث سنے گئے ہیں۔

یوں تو مؤنث اُن ناموں کو ہونا چاہیئے۔ جن میں بیچ بیچ جنسی تعلق رہتا ہے۔ مگر بزرگوں نے بعض لطیف جذبات کے ماتحت اور بھی بہت سی جاندار اور بے جان اشیاء اور افراد کو مؤنث کہنا شروع کر دیا تھا۔ لہٰذا آپ کو ہزاروں ایسی چیزیں ملیں گی جن میں نر و مادہ یا مذکر اور مؤنث ہونے کی صلاحیت ناممکن ہے۔ مثلاً گنتی کے اعداد کس کس طرح مذکر یا مؤنث قرار پا سکتے ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ عربوں کے یہاں بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو دوسری زبانوں میں مؤنث و مذکر کے جھگڑے سے محفوظ ہیں۔ اور یہی غیر فطری وجہ ہے کہ خود عرب بھی مذکر و مؤنث سے گھبرا کر یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ "تذکیر و تانیث" کی صورت سماعی ہے۔ یعنی ہم اس طرح سُنتے اور تقلید کرتے چلے آئے ہیں۔ اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد آپ نہایت دلیرانہ اور حقیقت پسندانہ انداز میں یہ الفاظ دیکھیں جو مؤنث سُننے میں آتے رہے ہیں۔

أَرْضٌ ــ دَارٌ (جگہ مقام) شَمْسٌ ـ حَرْبٌ (لڑائی) نَارٌ (آگ) خَمْرٌ (شراب) سُوْقٌ (بازار) نَفْسٌ (جان) رِيْحٌ (ہوا) سَمَاءٌ (آسمان)

عربوں میں شہروں کے نام بھی مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جسم کے وہ تمام اعضا بھی مؤنث پکارے جاتے ہیں جو دو دو جوڑیوں میں ہیں۔ مثلاً آنکھیں۔ ہاتھ پیر وغیرہ (باقی سماعی مؤنث آئندہ آنے والے ہیں)

نوٹ :- کبھی نہ بھولیں کہ عربی زبان میں ہر قسم کے مؤنث اور مذکر اسم کے ساتھ اسم اِشارہ اور اسم صفت بھی مؤنث و مذکر لانا پڑے گا۔

(٥) مونث سماعی پر چند جملے۔

هٰذِهٖ أَرْضٌ وَنَحْنُ عَلَى الْأَرْضِ ۔ تِلْكَ الشَّمْسُ وَهٰذِهِ النَّارُ ۔ أَلشَّمْسُ كَبِيْرَةٌ وَالْأَرْضُ صَغِيْرَةٌ ۔ هٰذِهٖ سُوْقٌ ۔ هٰذِهٖ رِيْحٌ ۔ الدَّارُ وَسِيْعَةٌ ۔

سبق ٣٨ ۔ قرآنِ کریم عِلْمُ الْحِسَاب پر اِنتہائی تعلیم دیتا ہے۔

قرآنِ کریم جہاں تمام علوم کائنات کا خزانہ ہے۔ وہیں اُس میں علم الحساب اور اعداد و سن و سال پر بھی مکمل ہدایت موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے کہ :-

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَہٗ
مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ
اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۔ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ
الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ (سورۂ یونس ١٠ / ٥-٦)

یہ اللہ وہی ہستی ہے۔ جس نے سورج کو ہمہ قسمی روشنی کا مرکز بنایا۔ اور چاند کو تمہارے لئے نور بنایا۔ اور اللہ نے وہ منزلیں اور تقدیریں مقرر کر دیں جن کے وسیلے سے تم لوگ سال و ماہ و ایام وغیرہ کی تعداد معلوم کر سکو۔ اور علم الحساب سیکھ سکو۔ اللہ نے اس تمام کائنات کو حقائق سے لبریز پیدا کیا ہے۔ اور اس طرح وہ واقف کار اقوام کیلئے قرآن کی آیات تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ اور یقیناً اللہ نے آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ پیدا کیا ہے اس میں اور دن و رات کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے اور گھٹنے بڑھنے میں احساسِ فرض رکھنے والی قوم کے لئے اللہ نے اپنے معجزات رکھ دیئے ہیں:

ہمارے قارئین غور فرمائیں کہ یہ دونوں آیتیں وہ بنیاد ہیں۔ جس کو سامنے رکھ کر دنیا کی دانشمند اقوام نے کائناتی علوم پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ قرآن کریم کی مزید ریسرچ کی اور آج کروڑوں روپیہ قرآنی ریسرچ پر بطور بجٹ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور ان آیات میں مذکورہ معجزاتِ خداوندی سے استفادہ کرکے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو مسخر کیا جا رہا ہے۔ اور ماشاء اللہ مسلمان نام کے علماء روزِ اول سے استنجا اور وضو کے مسائل میں الجھے قینچیاں مار کر ایک دوسرے کے پر پرواز کاٹنے اور اسلام سے خارج کرنے میں مصروف رہتے چلے آئے ہیں۔ انھیں ہمیشہ یہ فکر رہی ہے کہ جس طرح ہو سکے اقتدارِ حکومت پر قبضہ رکھا جائے۔ آج بھی مومنوں کو کافر بنانے اور انصاف پسند و غریب پرور حکومت کا تختہ الٹنے کی فکر و عمل کے علاوہ ان نام نہاد لیبل پرست علما کی اور کوئی انسانی خدمت نظر نہ آئے گی۔ اللہ ان کو جانتا تھا۔ اسی لئے مذکورہ بالا آیات میں عام اور تمام انسان مخاطب ہیں۔ اور دانشمند و فرض شناس اقوام کو دعوت دی گئی ہے۔ چنانچہ جب دردمندانِ اسلام نے یہ دیکھا کہ ان کے سروں پر تلواریں لٹکا دی گئی ہیں۔ اور وہ زمین ان پر تنگ ہو گئی ہے۔ جسے آج بھی اَرضُ القرآن کہا جاتا ہے۔ وہ حضرات موقع ملنے پر اس سر زمین کی خونی دلدل سے نکل جاتے اور تعلیماتِ قرآنی کے مفید ترین پہلو اقوامِ عالم کے سامنے رکھ دیتے۔ وہاں بھی ملا ذہنیت آڑے آتی مگر عیسائی اور دیگر مذاہب کے ملا خونخوار نہ تھے۔ رفتہ رفتہ بیرونی ممالک میں اسلام کی فطری تعلیم مقبول ہوتی گئی۔ گنتی کے چند لوگ پاپائیت کا شکار ہوئے۔ اور آج وہ سب کچھ جو یہاں ہونا چاہیے تھا وہاں ہو رہا ہے۔ اور ہم مع اپنے ملاجی و حاجی جی کے ان کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ان ہی سے علوم کائنات حاصل کرتے ہیں اور ایجادات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عرب ہوں یا کسی اور ملک کے مسلمان ہوں وہ ملا کی اندھی تقلید کرتے کرتے وہاں آ پہنچے کہ اب ان میں دس ہزار کی تعداد میں شاید ایک مسلمان ایسا مل جائے جو قرآن کریم کا سادہ مطلب سمجھ سکے۔ پھر وہ کچھ سمجھتا ہے وہ قرآن فہمی نہیں ہو گی۔ بلکہ وہ جس فرقہ کا مسلمان ہو گا۔ اس فرقہ کے نام نہاد علما کی ذہنیت ہو گی۔ جو انھوں نے اپنے اپنے مذہب کو پاؤں چلانے کے لئے بطور "گڈیلنا" ترجمہ کی صورت میں گھڑ کر دی ہے۔ تاکہ ان کی پیدا کردہ بیگانہ ذہنیت اس طاغوتی راہ پر گامزن ہو جائے۔ جس کے وہ قافلہ سالار ہیں۔ آج آپ کو اگر کوئی بڑی عربی

ڈکشنری خریدنا ہو یا کوئی علمی ذخیرہ حاصل کرنا ہو؟ تو مسلمان ممالک میں اگر ملا بھی تو کسی نام نہاد غیر مسلم کے کے قلم اور محنت سے لکھا ہوا ملے گا۔ جو قدیم ذخیرہ ہمارے یہاں موجود ہے۔ وہ ایرانیوں اور غیر ملکیوں کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے۔ یہ صورتِ حال تھی۔ جس کی تلافی کے لئے یہ کتاب اور یہ نظام بر سرِ کار لایا گیا۔ تاکہ عوام الناس براہِ راست (ملائی داؤ پیچ سے بچ کر) قرآن سے رابطہ قائم کریں۔ اور ہر ہر لفظ کے وہ معنی کریں جو قدیم الایام (دورِ ابراہیمی) سے عربی مادوں اور مصدروں کے متعین و مقرر و مسلّم چلے آ رہے ہیں۔ اور ملائی مصلحتوں کو نظر انداز کر کے وہ کچھ سمجھیں جو اللہ نے فرمایا ہے۔ اس گروہ نے سب سے بڑا، مسلسل اور مستقل ظلم قرآن اور اہلِ قرآن پر کیا ہے۔ قرآن کو چھوڑا نہیں۔ رگڑا ہے۔ جبراً ایک ماہ اسے گھسیٹا جاتا ہے۔ الف سے ی تک طوفان میل کی رفتار سے سنایا جاتا ہے۔ مگر نہ سنانے والا سمجھتا ہے۔ نہ سننے والوں کی سمجھ میں آتا ہے۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ)

سبق ۳۹۔ قرآنِ کریم میں اعداد اور گنتی کا مزید استعمال۔

یہاں سے ہم آیاتِ قرآنی کے قدیم اور مسلّمہ رسمُ الخط میں لکھنا شروع کرتے ہیں مثلاً سماوات کو اب سَمٰوٰتُ لکھا جائے گا۔ طالبِ علم اگر چاہیں تو حروف کو الگ الگ کھول کر لکھ سکتے ہیں۔ مگر یہ اجازت لکھنے پڑھنے کی حد تک ہے۔ ہمیں ہر طرح قرآن کا پابند ہونا چاہیے۔ اور اب ہم قرآن کے الفاظ کا ترجمہ بالکل اُن کے نیچے اور اسی ترتیب سے اس طرح لکھیں گے کہ اِدھر تو دیکھتے ہی یہ معلوم ہو جائے کہ کس قرآنی لفظ کا کونسا اور کیا ترجمہ ہے؟ اور اُدھر مفہوم کا تسلسل بھی برقرار رہے۔ آیات یا ترجمہ کے الفاظ میں فاصلہ ترجمہ کو کھپانے کے لئے ہو گا۔ مگر آپ مسلسل مطالعہ کریں۔ آیات میں آنے والے نئے اور ضروری الفاظ کو ایک جگہ آخر میں جمع کر دیں گے۔

بسم اللہ کیجئے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي
کیا نہیں دیکھا تو نے؟ کہ یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ اندر

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَا يَكُوْنُ
آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے۔ نہیں ہوتی

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ
کوئی کانا پھوسی تین اشخاص میں سوائے اس کے کہ وہ ہوتا ہے اُن میں کا چوتھا

وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ
اور نہ پانچ میں سوائے اس کے کہ وہ اُن میں کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ
اس سے کم تعداد اور نہ ہی اس سے زیادہ تعداد ہوتی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ ان کے ساتھ ہوتا

اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
خواہ وہ کہیں بھی ہوں پھر غیب کی خبر دے گا اُن کو جو کچھ وہ عمل کرتے رہے۔

ـ لفظ اَنَّ و اِنَّ اور لٰکِنَّ اگلے اسم کو نصب دیتے ہیں۔ لہٰذا اللہ پر نصب آیا ـ فِي حرفِ جر نے سماوات اور ارض کو مجرور کر دیا۔ اور نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ (تین کا نجوی) مضاف اور مضاف الیہ کی صورت رکھتا ہے لہٰذا ثَلٰثَةٍ مجرور ہو گیا۔ اسی طرح خَمْسَةٍ بھی نجوی کا مضاف الیہ اور مجرور ہوا ہے۔ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بھی مضاف و مضاف الیہ ہے لہٰذا الْقِیٰمَةِ کو مجرور لایا گیا۔ آخر میں حرف اِنَّ نے اللہ کو دوبارہ مجرور کر دیا۔

حرفِ بِ نے لفظِ کُلِّ کو مجرور کیا۔ اور شَیْءٍ کل کا مضاف الیہ تھا مجرور آیا ہے ""

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (٥٨/٩)	
قیامت کے دن یقیناً اللہ ہر چیز سے ذاتی طور پر علیم ہے۔	

یہاں قارئین نوٹ کریں۔ کہ اس آیت میں صرف چار الفاظ (ثَلٰثَةٌ خَمْسَةٌ رَابِعُ اور سَادِسُ) آئے ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم سے گنتی لکھنے میں یہی انداز اختیار کرلیں تو بات تو بہت دل لگتی اور پسندیدہ ہے۔ مگر اس طرح صرف اسی کام کے لئے بچاس صفحات کی ضخامت بڑھ جائے گی۔ لہذا ایسا کریں کہ آیات میں سے صرف وہی حصہ لکھ دیا جائے جس میں اعداد و گنتی ہو۔ باقی تفصیل خود قرآن کریم میں ملاحظ کر لیا کریں۔ مثلاً حضرتِ موسیٰ اور جناب شعیبؑ اور ان کی دو لڑکیوں کا نہایت دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

قَالَ	اِنِّيْٓ	اُرِيْدُ	اَنْ	اُنْكِحَكَ	اِحْدَى	ابْنَتَيَّ	هٰتَيْنِ (٢٨/٢٧)
کہا	یقیناً میں	ارادہ کرتا ہوں	کہ	میں نکاح کر دوں تجھ سے	ایک	اپنی بیٹی کا	اُن دونوں میں سے
عَلٰٓى	اَنْ	تَاْجُرَنِيْ	ثَمٰنِيَ	حِجَجٍ	فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا	فَمِنْ عِنْدِكَ (٢٨/٢٧)	اور شرطیہ لگادی کہ
تم اس پر	کہ	تو بجا لائے میری	آٹھ	حجوں تک	پس اگر تو دس سال مکمل کردے	تو وہ تیری طرف سے (بطور احسان) ہوگا"	

چنانچہ اس طریقے سے آپ کو زیادہ زبان مدد بھی ملے گی۔ اور نئے جملے بھی بنانا آجائیں گے۔

(٢) نئے الفاظ جمع کرلیں۔

١۔ تَرَ ٢۔ يَعْلَمُ ٣۔ يَكُوْنُ ٤۔ يُنَبِّئُهُمْ ٥۔ نَجْوٰى (کانا پھوسی چپکے چپکے خفیہ باتیں کرنا) ٦۔ اَدْنٰى (کم) ٧۔ اَكْثَرَ (زیادہ)

شروع کے چار الفاظ جس صورت میں ہیں۔ اُس صورت کا نام "مضارع" ہے۔ یہ صورت فعل ماضی سے بنائی جاتی ہے۔ اور عنقریب آپ کو اس کے بنانے کا طریقہ بھی سمجھا دیا جائے گا۔ یہاں اتنا سمجھ لیں کہ ٢۔ عَلِمَ سے ٣۔ كَانَ سے اور ٤۔ نَبَأَ سے بنتا ہے۔ نَبَأَ ھی نُبُوَّة کا پتہ دیتا ہے۔ نبی علم غیب کی خبر دینے والے کو کہتے ہیں۔ نمبر ١ کا ماضی اور گردان ضروری ہے لہذا اسے معنی سمیت نوٹ کرلیں :-

رَاٰى (دیکھا اس واحد مذکر نے) رَاَيَا۔ (دیکھا دو مذکروں نے) رَاَوْا (دیکھا اُن سب نے) رَاَتْ (دیکھا اُس مونث نے) رَاَتَا (دیکھا دو مونثوں نے) رَاَيْنَ (دیکھا سب مونثوں نے) رَاَيْتَ (تو نے دیکھا ایک مرد) رَاَيْتُمَا (دیکھا تم دو مردوں نے) رَاَيْتُمْ (دیکھا تم سب مردوں نے) رَاَيْتِ (دیکھا تجھ عورت نے) رَاَيْتُمَا (دیکھا تم دو عورتوں نے) رَاَيْتُنَّ (دیکھا تم سب عورتوں نے) رَاَيْتُ (میں نے دیکھا واحد مونث و مذکر) رَاَيْنَا (ہم دو یا زیادہ مردوں عورتوں نے دیکھا)

سبق ۴۰ ۔ فعل مجہول اور چند ضروری ہدایات ۔

جس فعل کا فاعل معلوم ہوتا ہے۔ اُسے فعل معلوم یا معروف کہا جاتا۔ جیسا کہ زَيْدٌ ضَرَبَهُ

زَيدٌ ضَرَبَكَ (زید نے اُس کو مارا) یہاں مارنے والا زید ہے۔ اور جسے پیٹا گیا وہ واحد مذکر غائب ہے۔ زَيدٌ ضَرَبَكَ (زید نے مجھے مارا) پھر زید فاعل ہے اور پٹنے والا واحد مذکر مخاطب ہے۔ لہٰذا ضَرَبَ فعلِ ماضی معروف ہے۔ اگر اس کے برخلاف کسی فعل کا فاعل معلوم نہ ہو تو ظاہر ہے کہ اُس کو فعلِ مجہول (جہالت اور لاعلمی والا) کہنا پڑے گا۔ مثلاً زَيدٌ ضُرِبَ (زید پیٹا گیا) یہاں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زید کو کس نے مارا۔ یا یہ کہ مارنے والا کون ہے؟ فعل مجہول بنانے کا قاعدہ سبق (۲۰) میں لکھا گیا تھا۔ لہٰذا کسی بھی فعلِ ماضی معروف کی گردان کو ذرا سی مستقل تبدیلی سے فعل ماضی مجہول میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یعنی فعل ماضی معروف کے پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دینے سے چودہ صیغے ایک دم ماضی مجہول کی گردان میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اور جن فعل ماضی معروف میں پہلے ہی دوسرے حرف کے نیچے زیر آتا ہو۔ جیسے کہ شَرِبَ اور عَلِمَ میں دوسرے حرف کے نیچے زیر ہے۔ اِن میں صرف پہلے حرف پر پیش لگا دینا کافی ہوگا۔ اور پوری گردان کے چودہ صیغے فعل ماضی مجہول بن جائیں گے۔

(۲) ماضی مجہول سے جملے بنانا۔ قُتِلَ زَيدٌ فِي الْبَيْتِ (زید گھر میں قتل کیا گیا) كُتِبَ الْكِتَابُ أَمَامِي (کتاب میرے سامنے لکھی گئی)۔ ذُكِرَ اللّٰهُ فِي الْمَحْفَلِ (محفل میں اللہ کا ذکر ہوا۔ شُرِبَ الْمَاءُ بِالْكُوزِ (پانی کوزہ سے پیا گیا) خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا (٤/٢٨) انسان کمزور پیدا کیا گیا۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (٢١/٣٧) انسان جلدباز پیدا کیا گیا۔ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ (٣٣/١٤) اور اگر آ پہنچیں اُن پر۔ فَاِذَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ (٤٧/٢٠) چنانچہ جب کوئی محکم (مضبوط) سورہ اُتری اور اس میں جنگ کرنے کا ذکر ہوا۔ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ (٢٢/٧٣) اے لوگو ٹھونک بجا کر مثال دی گئی چنانچہ اس پر کان دھرو۔ اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (٢٢/٣٥) وہ لوگ جن کے دل اللہ کا ذکر ہوا تو دھک سے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (٢/٦١) اور انھیں ذلت اور بے بسی کی مار دی گئی۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (٤/١٤٨) بلند آوازی سے کوئی بُری بات کہنا اللہ کو محبوب نہیں ہے۔ سوائے اس شخص کے جس پر ظلم ہوا ہو۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (٨/٢-٤) مومن صرف وہی لوگ ہیں کہ جن کے سامنے جب بھی ذکرِ خدا ہوا اُن کے دل دھک سے ہو کر رہ گئے۔ اور جب بھی اللہ کی آیات تلاوت ہوئیں اُن کا ایمان بڑھتا گیا۔ اور جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق انھیں ملا ہے اُسے دوسروں کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔ وہی لوگ حقیقی مومن ہیں ان کیلئے ان کے رب کے یہاں سے بہت سے درجات ہیں تحفظ ہے اور نفع رساں رزق ہے۔

سبق ۴۱۔ قواعد اور قوانین پر مختلف ہدایات۔

۱۔ مؤنث و مذکر۔ بعض الفاظ کو مذکر اور مؤنث دونوں صورتوں میں بولا اور لکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ بعض شہروں کے نام اور حروف ہجی (۲۸ حروف الف سے ی تک) میں سے

بعض اور اسم جمع بھی مذکر و مؤنث بولے جا سکتے ہیں۔

۲۔ مؤنث کی دوسری علامت زبر والی یٰ جیسے کُبْریٰ، صُغْریٰ وغیرہ۔ اور اءُ جیسے حَمْرَاءُ (سُرخ)

۳۔ وہ الفاظ جو شکلاً واحد معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل جمع ہوتے ہیں۔ جیسے شَجَرٌ۔ زَیْتُوْنٌ۔ ان سے واحد مؤنث بنانے میں اُن کے آگے مؤنث کی (ۃٌ) لگا دی جاتی ہے۔ شَجَرَۃٌ (ایک مؤنث درخت)

(۲) واحد، تثنیہ اور جمع

عدد یا تعداد کے لحاظ سے الفاظ کی آپ نے تین حالتیں دیکھیں اور بنائی تھیں۔ مفرد یعنی ایک یا واحد، مُثَنّٰی یا تثنیہ یعنی دو اور جمع یعنی دو سے زیادہ۔

(۱) تثنیہ یا مُثَنّٰی بنانے کے لئے حالت رَفعی یا فاعلی میں الف زبر اور زیر والا نُون لگایا تھا جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ اور مِرْأَۃٌ مِرْأَتَانِ۔ حالتِ نصبی اور جری میں رَجُلَیْنِ اور مِرْأَتَیْنِ (دو مرد دو عورتیں)

(۲) جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جمع سَالِمْ جو باقاعدہ مادہ اور اسمِ مصدر سے واحد بنا کر واحد پر جمع کی علامت (وْنَ اور اٰتٌ) لگا کر بناتے ہیں۔ جیسے عَالِمْ واحد سے عَالِمُوْنَ اور عَالِمَۃٌ سے عَالِمَاتٌ۔ اِن دونوں میں واحد کی شکل عَالِمٌ موجود ہے لیکن دوسری قسم جمع مُکَسَّر ہے۔ یعنی ٹوٹی پھوٹی اَن گھڑ جمع جیسے عُلَمَا اِس میں واحد کی صورت بدل گئی ہے۔

(۳) بعض مؤنث اِسموں کی جمع صورت شکل میں مذکر معلوم ہوتی ہیں جیسے سَنَۃٌ (ایک سال) واحد مؤنث ہے اس کی جمع مکسر سِنُوْنَ مذکر نہیں بلکہ مؤنث ہے۔ اسی طرح بعض مذکر اسموں کی جمع دیکھنے میں مؤنث لگتی ہیں جیسے حَیْوَانٌ (واحد مذکر ہے) سے حَیْوَانَاتٌ۔ مؤنث معلوم ہو رہا ہے۔ مگر مذکر ہے۔

۴۔ جب اسم جمع مؤنث سالم ہو تو اس کے ساتھ اس کی صفت عموماً واحد استعمال ہوتی ہے۔ جیسے خَادِمَاتٌ حَسَنَۃٌ (اچھی خدمتگار عورتیں) لیکن اس کے خلاف جمع مؤنث سالم کے ساتھ جمع صفت بھی آتی ہے۔ جیسے خَادِمَاتٌ حَسَانَاتٌ۔

(۵) جو جمع مکسر اصلی اسم جمع ہو تو اس کے لئے ہمیشہ واحد صفت لانا ضروری ہے۔ جیسے جِبَالٌ عَالِیَۃٌ (بلند پہاڑوں (بلند پہاڑیاں)

(۳) فعل اور فاعل میں رابطہ۔

(الف) اگر فعل فاعل سے پہلے لانا ہو تو یہ دیکھو کہ فاعل واحد مذکر یا مُثَنّٰی مذکر یا جمع سالم مذکر ہے تو فعل واحد مذکر غائب استعمال کرو۔ جیسے کَتَبَ الْمُعَلِّمُ (معلم نے لکھا) کَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ (دو معلموں نے لکھا) کَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ (سب معلموں نے لکھا) اور

ب اگر فاعل واحد مؤنث ہے جو فوراً فعل کے بعد لانا ہے، یا مُثَنّٰی مؤنث یا جمع مؤنث سالم ہے۔ یا جمع مکسر ہے۔ تو فعل واحد مؤنث غائب لانا پڑے گا۔ جیسے کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَۃُ (اُستانی نے لکھا) کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ (دو اُستانیوں نے لکھا) کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ (سب اُستانیوں نے لکھا)۔

(۴) اِنکاریہ جملے بنانا۔

اب تک ہم نے جو کچھ سیکھا اس میں اقرار ہی اقرار کرتے رہے۔ کہیں بھی اِنکار باقاعدگی کے ساتھ نہیں کیا

گیا۔ ہمیں یہ معلوم ہو چکا کہ حرف "لَا" کے معنی "نہیں" ہوتے ہیں۔ اور "نَعَمْ" کے معنی "جی ہاں" معلوم ہیں۔ اور سوالیہ جملوں میں۔ یہ دونوں استعمال بھی ہوئے ہیں۔ مگر کہیں ہم نے یہ نہیں کہا کہ "فلاں کام نہیں کیا" یا فلاں شخص نے نہیں کیا۔ لہٰذا فعل ماضی معروف اور مجہول کی گردان کے شروع میں اگر حرف "مَا" لگا دیا جائے تو پوری گردان "انکاری فعل" بن جائے گا۔ مثلاً :۔

مَا فَعَلَ (نہیں کیا اُس واحد مذکر غائب نے ماضی میں) اور مَا فَعَلَتْ (نہیں کیا اُس واحد مونث غائب نے ماضی میں) مَا كَتَبَا (اُن دونوں مردوں نے نہیں لکھا) مَا قَالَتَا (نہیں کہا اُن دونوں عورتوں نے)۔ مَا آمَنُوْا (وہ سب مرد ایمان نہیں لائے) مَا جَعَلْنَ (نہیں بنایا اُن سب عورتوں نے) مَا قَتَلْتَ (تجھ ایک مرد نے قتل نہیں کیا) مَا قَتَلْتِ (تجھ عورت نے قتل نہیں کیا) مَا شَرِبْتُمَا (نہیں پیا تم دو مرد یا تم دو عورتوں نے) مَا حَمَلْتُمْ (نہیں اٹھایا تم سب مردوں نے) مَا جِئْتُنَّ (نہیں آئیں تم سب عورتیں) مَا نَصَرْتُ (نہیں مدد کی مجھ عورت یا مرد نے) مَا نَصَرْنَا (نہیں مدد کی ہم دو یا سب مردوں عورتوں نے) مَا حُمِلَ (وہ نہیں اُٹھایا گیا۔ مَا حُمِلَتْ (وہ نہیں اُٹھائی گئی) عَلٰی هٰذَا الْقِيَاس

سبق ۴۲ ۔ قانونی باتیں!

وزن۔	(۱) فَ عَ لَ	(۲) فَ عِ لَ	(۳) فَ عُ لَ
	ضَ رَ بَ	شَ رِ بَ	كَ بُ رَ

(الف) ماضی ثلاثی کے تین وزن اور ان کے نیچے لکھے ہوئے ماضی ثلاثی دوبارہ دیکھئے۔ ضَرَبَ کا "ض" "ر" (رے) عین کے نیچے ہے۔ پھر "ب" "ل" کے نیچے آئی ہے۔ اسی طرح شَرِبَ کا شین "ف" کے نیچے ہے اور "ر" (رے) کے عین کے نیچے اور "ب" ل کے نیچے آئے ہیں۔ پھر كَبُرَ کا "ك" ف کے نیچے اور ب عین کے نیچے اور "ر" (رے) ل کے نیچے آیا ہے۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۱ؔ ان وزنوں میں ف کے نیچے آنے والے تمام حروف فاء کلمہ ہیں۔ یعنی ف کی جگہ آتے ہیں۔ ۲ؔ اور عین کے نیچے آنے والے تمام حرف عین کلمہ ہیں یعنی عین کی جگہ آتے ہیں۔ ۳ؔ اور "ل" کے نیچے آنے والے تمام حروف لام کلمہ ہیں ۴ؔ گویا ماضی ثلاثی کا فاءِ کلمہ اور لام کلمہ ہمیشہ زبر والا ہوتا ہے اور عین کلمہ بدلتا رہتا ہے۔ ۵ؔ یعنی کسی ماضی ثلاثی میں عین کلمہ پر زبر اور کسی میں زیر اور کسی میں پیش ہوا کرتا ہے۔ ۶ؔ لیکن جس میں زبر ہوتا ہے ہمیشہ زبر رہتا ہے۔ جس میں زیر ہوتا ہے زیر باقی رہتا ہے اور پیش والے کا پیش باقی رہتا ہے۔

(ب) اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

وزن			مثالیں اور وضاحتیں
عَ	لِ	مَ	عَلِمَ میں درمیانی حرف لام ہے اور یہ لام عین کے نیچے ہے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ عَلِمَ میں عین پر زیر ہے (یعنی درمیانی حرف زیر والا ہے)
کَ	فَ	رَ	کَفَرَ میں درمیانی حرف ف ہے اور یہ فَ عین کے نیچے آیا ہے لہٰذا یہ کہنا صحیح ہے کہ کَفَرَ میں عین پر زبر ہے (یعنی درمیانی حرف زبر والا ہے)
جَ	هِ	لَ	جَهِلَ میں بیچ کا حرف ھ ہے اور ھ عین کے نیچے ہے یہاں بھی جَهِلَ کا عین زیر والا ہے (یعنی درمیانی حرف زیر والا ہے)
قَ	رُ	بَ	قَرُبَ (وہ قریب ہوا) میں درمیانی حرف "رُ" ہے۔ اور یہ بھی عین کے نیچے آئی ہے۔ لہٰذا قَرُبَ میں رُ پر یعنی عین پر پیش ہے۔

امید ہے کہ اب آپ فاءِ کلمہ عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ کو حسبِ ترتیب ماضی ثلاثی کا پہلا دوسرا اور تیسرا حرف سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں گے۔

(۲) فعل کی ایک نئی اور دوھری قسم

۱۔ ذَهَبَ حَامِدٌ۔ حامد گیا۔ ۲۔ یَذْهَبُ حَامِدٌ۔ حامد جاتا ہے۔ حامد جائے گا۔ یہ دونوں فعلیہ جملے ہیں۔ ان میں پہلا لفظ فعل ہے اور دوسرا لفظ اسم ہے جس سے یہ جانے کا فعل متعلق ہے۔ یعنی دونوں جملوں میں ایک فعل ہے اور ایک فعل کا فاعل ہے۔ پہلا جملہ یہ خبر دیتا ہے کہ حامد چلا گیا۔ جا چکا۔ یعنی حامد نے گذرے ہوئے زمانہ (ماضی) میں جانے کا فعل کیا تھا۔ دوسرا جملہ نیا جملہ ہے اور اس میں فعل کی ایک نئی قسم آئی ہے۔ ذَهَبَ ماضی ثلاثی تھا۔ اس میں حسب قاعدہ تین حرف تھے اور تینوں حروف پر زبریں تھیں۔ لیکن یَذْهَبُ میں پہلے حرف (فاءِ کلمہ) کو جزم آگیا۔ اور اس سے پہلے ایک زبر والی "یَ" کا اضافہ ہوگیا۔ عین کلمہ (درمیانی حرف) میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مگر لامِ کلمہ (تیسرا حرف) پیش والا مضموم ہوگیا۔

اس تبدیلی سے ذَهَبَ۔ یَذْهَبُ بن گیا۔ اور اب اس کے معانی گذشتہ ماضی سے نکل کر زمانہ حال اور زمانہ مستقبل تک پھیل گئے۔ وہی فعل جو زمانہ گذشتہ میں ہوا تھا۔ اب زمانہ حال اور استقبال

میں ہونے لگا"۔ حامد جاتا ہے"۔ یہ زمانہ حال ہے"۔ حامد جائے گا"۔ یہ زمانہ مستقبل کی خبر ہے۔ ایسے فعل کو جس میں حال اور استقبال دونو پائے جائیں عربی زبان میں "مُضَارِع" کہتے ہیں اور مضارع ماضی کی پہلی شکل سے بنایا جاتا ہے۔

(۲) فعل مضارع پر مثالیہ جملے!

جس طرح ذَهَبَ کے معنی صرف "گیا" نہیں بلکہ "وہ (مذکر) گیا" ہیں۔ اسی طرح يَذْهَبُ کے معنی صرف "جاتا ہے"۔ یا "جائے گا" نہیں۔ بلکہ "وہ (مذکر) جاتا ہے"۔ یا "وہ (مذکر) جائے گا"۔ ہوتے ہیں۔ جس طرح ذَهَبَ کے پہلے هُوَ استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی طرح يَذْهَبُ کے ساتھ لایا جا سکتا ہے۔ ورنہ هُوَ کے معنی دونو جگہ گھلے ملے رہتے چلے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ گیا۔ ۲۔ وہ جاتا ہے۔ یا وہ جائے گا۔	۱۔ هُوَ ذَهَبَ ۔ ۲۔ هُوَ يَذْهَبُ
۳۔ اس نے پڑھا۔ ۴۔ وہ پڑھتا ہے۔ یا وہ پڑھے گا۔	۳۔ هُوَ قَرَأَ ۔ ۴۔ هُوَ يَقْرَأُ
۵۔ اس نے کیا۔ ۶۔ وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔	۵۔ هُوَ فَعَلَ ۶۔ هُوَ يَفْعَلُ
۷۔ اس نے بلند کیا ۸۔ وہ بلند کرتا ہے یا بلند کرے گا۔	۷۔ هُوَ رَفَعَ ۸۔ هُوَ يَرْفَعُ

مضارع کی ساخت پر غور کریں

سبق ۴۳۔ فعل مضارع کی ضرورتیں۔

(الف) آپ نے دیکھا کہ فعل مضارع دوہرے معنی کا حامل ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لیں کہ اس فعل کے میدان میں داخل ہونے کے لئے بہت سی ضرورتیں سامنے آتی ہیں۔ ان ضرورتوں میں سب سے بڑی اور سب سے اہم ضرورت ہے۔ بہت سے مادوں اور بہت سے ماضی ثلاثی کا ذہن میں ذخیرہ۔ آپ نے اب تک بہت کچھ سیکھا۔ الفاظ کے انبار کے انبار پڑھے، یاد کئے اور ان کو طرح طرح سے استعمال کیا۔ لیکن اگر آپ حساب لگائیں جو کہ اب بہت ضروری ہے۔ تو دراصل آپ نے گِنے چُنے چند مصدر اور مادے پڑھے ہیں۔ یہ انبار تو دراصل ان کا پھیلاؤ اور تفصیل ہے۔ لہٰذا یہاں سے ہم چاہتے ہیں کہ اب آپ تیار ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ مادے اور ان کے ماضی کی پہلی شکل (یعنی ماضی مذکر غائب کا صیغہ) جمع کرنا شروع کریں تاکہ مضارع کا پیٹ بھرا جا سکے۔ یہ ایک بھوکا فعل ہے۔ اور تقریباً پوری زبان کو کھا کر بھی اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ (یہاں تک جتنے اسم مصدر مادے یا ماضی آپ نے دیکھے۔ ان کی فہرست بنا کر تعداد تیار کریں۔ یاد رہے

ہیں اسم نہیں بلکہ اسم مصدر۔ مادے۔ فعل اور ماضی چاہئیں۔)

(ب) مادے اور ماضی ثلاثی۔

مادہ	ماضی	معنی	مضارع	معنی ۱	معنی ۲
ف ت ح	فَتَحَ	اس نے کھولا	يَفْتَحُ	وہ کھولتا ہے	وہ کھولے گا
ن ف ع	نَفَعَ	اس نے فائدہ پہنچایا	يَنْفَعُ	وہ فائدہ پہنچاتا ہے	وہ فائدہ پہنچائے گا
ص ن ع	صَنَعَ	اس نے بنایا یا اختراع ایجاد کیا	يَصْنَعُ	وہ بناتا ہے یا ایجاد کرتا ہے	وہ بنائیگا یا وہ ایجاد کریگا
ج م ع	جَمَعَ	اس نے جمع کیا	يَجْمَعُ	وہ جمع کرتا ہے	وہ جمع کرے گا
ب ع ث	بَعَثَ	اس نے اٹھایا یا اس نے بھیجا	يَبْعَثُ	وہ اٹھاتا ہے یا وہ بھیجتا ہے	وہ اٹھا کھڑا کریگا یا وہ بھیجے
خ د ع	خَدَعَ	اس نے دھوکا کیا	يَخْدَعُ	وہ دھوکا دیتا ہے	وہ دھوکا دے گا
ر ف ع	رَفَعَ	اس نے بلند کیا	يَرْفَعُ	وہ بلند کرتا ہے	وہ بلند کرے گا۔

مصدر	فَتْحٌ	نَفْعٌ	صَنْعٌ	جَمْعٌ	بَعْثٌ	خَدْعٌ	رَفْعٌ
	کھولنا یا فتح	فائدہ پہنچانا۔ فائدہ۔	بنانا۔ یا صنعت	جمع کرنا۔ یا پونجی	کھڑا کرنا۔ یا اٹھانا۔ قیام۔	دھوکا دینا۔ یا دھوکا	بلند کرنا۔ یا بلندی

(ج) فعل مضارع کا استعمال قرآن سے۔

۱ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ (٦/٦٥)
۲ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ (١٦/٣٨)
۳ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ (٢٢/٥)
۴ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ (٢٢/٧)
۵ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا (٢٨/٥٩)
۶ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا (٤٠/٣٤)
۷ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا (٧٢/٧)

۱ کہہ دے کہ وہ (اللہ) قادر ہے اس پر کہ (اَنْ) بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا (اَوْ) تمہارے پاؤں کے نیچے سے (یعنی آسمان یا زمین سے عذاب بھیجنے کی قدرت اللہ کو حاصل ہے۔ ۲ نہ اٹھاوے گا اللہ جو مر جاتے ہیں (یہ منکرین قیامت کا قول ہے۔ وہ دوبارہ زندہ ہونے کو نہیں مانتے) ۳ اے وہ لوگو اگر ہو تم شک میں اٹھائے جانے میں۔ پس بلاشبہ ہم نے تمہیں مٹی سے

پیدا کیا ہے۔ منکرِ بعث کو چیلنج کیا۔ اور | ۵ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ (۲/۲۱۳)
عظیم الشان دلیلیں پیش کی ہیں۔ (پوری آیت دیکھیں) اور فرمایا۔ ۶ اور یہ کہ (اَنَّ) اُٹھاویگا اللہ (اُن لوگوں کو)
جو قبروں (قبور) میں ہیں۔ ۷ یہاں تک (حتّٰی) کہ بھیجے صدر مقامات پر رسولؐ۔ یعنی ہم نے کبھی بستی کو برباد نہیں
کیا حتّٰی کہ ان کے صدر مقامات پر رسولؐ بھیج کر حجت پوری نہ کر دی ہو۔ ۷ تم نے کہا تھا کہ ہرگز نہ (لَنْ) بھیجے گا
اللہ اس کے بعد کوئی اور رسولؐ۔ حضرت یوسفؑ کے بعد مصریوں نے ختمِ نبوت کا عقیدہ اختیار کرلیا تھا۔ کبھی نبوت
کو ختم کر دینے اور کبھی نبوت کا دروازہ کھول لینے میں سیاست کا فائدہ ہوتا ہے۔ ۸ اور یہ کہ (اَنَّ) انھوں
نے گمان (ظن) کیا تھا۔ جیسا کہ (کَمَا) تم نے گمان کیا کہ (اَنْ) ہرگز نہ (لَنْ) بھیجے گا اللہ کسی ایک کو
بھی۔ آدمیوں کی طرح جنوں نے بھی ختمِ نبوت کا عقیدہ اختیار کر لیا تھا۔ اسی لئے حضرتِ آدمؑ کی خلافت اور نبوت
کا انکار کیا تھا ابلیس نے۔ ۹ پس بھیجا اللہ نے ڈرانے والے و بشارت دینے والے نبیوں کو۔

سبق ۴۴۔ فعل مضارع مُسلسل!

مصدر کی ایک مثال آپ نے (ج ۳) میں دیکھی تھی۔ ایک اور دیکھ لیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے
۹ : اور جن لوگوں کو علم و ایمان عطا کیا گیا تھا وہ (منکرینِ قیامت سے) کہیں گے کہ تم نے بڑی طویل زندگی
گذاری جیسا کہ :-

فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ (۳۰/۵۶)

اللہ کی کتاب میں تھا کھڑے ہونے (یا اُٹھائے جانے) کے دن تک۔ لہٰذا یہ اُٹھانے کا دن ہے۔
ولیکن تم جانتے نہ تھے۔

یہاں تک بَعْثٌ ۔ بَعْثَ اور یَبْعَثُ کی مثالیں اختصار سے لکھتے ہوئے قریباً دو صفحے خرچ ہو گئے۔
اس کے بعد ہم ایک ایک دو دو مثالیں دے کر آپ کو آگے بڑھائیں گے۔ آپ محسوس کرتے ہوں۔ یا نہ
کرتے ہوں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اب قرآنِ کریم ہمارے دامن کو پکڑ لیتا ہے کہ چند اور حوالے لیتے
جاؤ۔ یا وہ دن تھا کہ کئی پاروں میں تلاش کر کے بمشکل چند مثالیں آپ کے کام کی نکال سکتے تھے۔ یہاں
یہ بھی بتا دیں کہ اب قرآن میں جو مقام آپ کی سمجھ میں نہیں آتا چند روز بعد ہم اس پردہ کو بھی اُٹھا دیں گے۔
تاکہ آپ جلوۂ قرآنی بے حجابانہ دیکھ سکیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی (اگر اللہ نے چاہا) بسم اللہ پڑھئے۔

۱۰ یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ (۶۴/۹)
۱۱ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی (۶/۳۵)
۱۲ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّا

۱۰ وہ دن جب جمع کیا جائے گا تم کو
جمع کرنے کے دن کے واسطے
وہ دن غبن واپس دینے کا ہوگا۔

اِس مثال میں مصدر جَمْعٌ آیا ہے
لیکن مضاف الیہ ہونے کی وجہ
سے جمع ہوگیا۔ اور اسی مثال میں
یَجْمَعُ بھی آگیا ہے۔

١١ اور اگر (لَوْ) اللہ چاہتا تو ضرور
ان کو اکٹھا (جمع) کر دیتا ہدایت پر۔
فعل حاضر جَمَعَ بھی آگیا۔

١٢ فریب دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان
والوں کو۔ اور نہیں دھوکا دیتے سوائے
اپنے آپ کو۔

١٣ اور بلند کیا ان میں سے بعض کے
درجوں کو۔

١٤ اور صالح عمل (نیک کام) بلند
کرتا ہے اس کو۔ یہاں العمل الصالح
دونو اسم معرفہ ہیں۔ لہٰذا یہ مرکب
توصیفی ہوا۔

أَنْفُسَهُمْ (٢/٩)

١٣ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (٢/٢٥٣)

١٤ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (٣٥/١٠)

١٥ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ (٢١/٨٠)

١٦ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (١١/١٦)

١٧ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ (١١/٣٨)

١٨ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ (٢/٧٦)

١٩ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ (٣٤/٢٦)

٢٠ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا (٣٤/٤٢)

٢١ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (٤٠/٥٢)

١٥ اور علم دیا ہم نے اس کو تمہارے لئے لباس بنانے کی کاریگری (صنعت) کا۔ (یہ مصدر آگیا)۔

١٦ اور کھو یا گیا (حَبِطَ) جو (مَا) ایجادیں کی تھیں انھوں نے (صَنَعُوْا) اس میں اور باطل ہو گئے جو عمل وہ کرتے تھے۔ عمل سے مضارع ہے۔ يَعْمَلُوْنَ اور صَنَعَ سے صَنَعُوْا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

١٧ اور وہ کشتی بناتا ہے۔

١٨ کھولا اللہ نے اوپر تمہارے۔

١٩ کہہ دو کہ جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا اور کھول دے گا ہمارے درمیان حق کے ساتھ اور وہ جاننے والا اور کھولنے والا ہے۔

٢٠ پس آج کے دن تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے لئے نہ نفع کا اختیار رکھتا ہے نہ نُقصان کا۔ يَمْلِكُ مضارع ہے۔ مِلْكٌ مصدر ہے اور مَالِكٌ اسم فاعل ہے۔ مَلَكَ ماضی ہے نَفْعًا اور ضَرًّا مصدر کی شکل ہیں۔

٢١ جس دن نفع نہ دے گی ان ظلم کرنے والوں کو اُن کی معذرت (بہانہ بازی) اور ان کے لئے محرومی (لعنت ہے) اور ان کے لئے ان کے مقام کی بُرائی ہے۔ مَعْذِرَةٌ مصدر ہے۔ عَذَرَ ماضی مذکر کا فعل ہے يَعْذِرُ مضارع ہوا۔

اِن حوالوں پر اکتفا کر کے یہ بتا دیں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ قرآن کے سامنے دامن پھیلا کر گوشے مضبوط پکڑ لیں تاکہ جو ملے وہ دامن سے باہر نہ جائے اور نہ دامن چھوٹنے پائے۔

سبق ۵۴ - مضارع پر وضاحت۔

آپ نے فعل ماضی کے چودہ صیغے پڑھے تھے۔ یعنی :-

تین صیغے (صورتیں) مذکر غائب کی تھیں ۱۔ واحد مذکر غائب ۲۔ تثنیہ مذکر غائب اور ۳۔ جمع مذکر غائب مثلاً ۱۔ کَتَبَ ۲۔ کَتَبَا ۳۔ کَتَبُوْا ۔ پھر

تین صیغے (حالتیں) مؤنث غائب کی تھیں ۱۔ واحد مؤنث غائب ۲۔ تثنیہ مؤنث غائب اور ۳۔ جمع مؤنث غائب مثلاً ۱۔ کَتَبَتْ ۲۔ کَتَبَتَا ۳۔ کَتَبْنَ ۔ پھر

تین صیغے مذکر مخاطب کے تھے ۱۔ کَتَبْتَ ۲۔ کَتَبْتُمَا ۳۔ کَتَبْتُمْ یعنی ۱۔ واحد مذکر مخاطب ۲۔ تثنیہ مذکر مخاطب ۳۔ جمع مذکر مخاطب ۔ پھر

تین صیغے مؤنث مخاطب کے تھے ۱۔ واحد مؤنث مخاطب ۲۔ تثنیہ مؤنث مخاطب اور ۳۔ جمع مؤنث مخاطب مثلاً ۱۔ کَتَبْتِ ۲۔ کَتَبْتُمَا ۳۔ کَتَبْتُنَّ ۔ پھر

دو صیغے مُتکلم (بولنے والے) کے تھے ۱۔ واحد مؤنث یا مذکر متکلم ۲۔ تثنیہ و جمع مذکر یا مؤنث متکلم۔ مثلاً ۱۔ کَتَبْتُ ۔ میں نے لکھا (مؤنث بھی یہی کہے گی کہ میں نے لکھا) ۲۔ کَتَبْنَا ۔ ہم نے لکھا (دو یا زیادہ مرد بھی اور (دو یا زیادہ عورتیں بھی یہی کہیں گی کہ ہم نے لکھا)

یہ چودہ صورتیں یا صیغے ہر حال میں استعمال ہوں گے ۔ اس لئے کہ اس سے کم یا زیادہ حالتیں بولنے یا سُننے والوں کی ہوتی ہی نہیں ہیں ۔ یہ چودہ صُورتیں فعل مضارع میں بھی برقرار رہیں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس طرح آپ کو فعلِ ماضی کی چودہ صُورتیں بنانا آگئیں اُسی طرح فعلِ مضارع کی بھی چودہ ہی صورتیں ہیں ۔ اُن صورتوں کو سمجھ لینے کے بعد آپ کے لئے عربی زبان کے تمام دروازے چوپٹ کھل جائیں گے ۔ اور چونکہ مضارع زمانۂ حال اور مستقبل دونوں کو بیان کرتا ہے۔ لہذا آپ ماضی و حال اور مستقبل دونوں کو بیان کرتا ہے ۔ لہذا آپ ماضی و حال اور مستقبل تینوں زمانوں پر قابو پالیں گے ۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ عربی زبان سیکھنے میں جو مشکل مقامات آتے ہیں۔ مضارع اُن ہی میں شامل ہے ۔ مگر ہم کوشش کریں گے کہ طالب علم کو کوئی دقت اور اُلجھن نہ ہونے پائے۔

(۲) ماضی مذکر غائب اور مضارع مذکر غائب کا فرق اور شکلیں ؟

تعداد	ماضی مذکر غائب	مضارع مذکر غائب
واحد	فَعَلَ ایک مرد نے کیا۔	یَفْعَلُ ایک مرد کرتا ہے۔ یا کرے گا۔

ماضی (فَعَلَ) کے شروع میں زبر والی یَ لگائی گئی۔ اور ف کو

تثنیہ	فَعَلَا دو مردوں نے کیا۔	یَفْعَلَانِ دو مرد کرتے ہیں۔ دو مرد کریں گے
جمع	فَعَلُوْا کئی مردوں نے کیا۔	یَفْعَلُوْنَ کئی مرد کرتے ہیں۔ کئی مرد کریں گے

جزم دے کر ساکن کر دیا گیا تو درمیانی حرف (عین) اپنی سابقہ صورت پر باقی رہا۔ اور تیسرے حرف (لام) پر زبر کی جگہ پیش لایا گیا ہے۔ یوں مضارع واحد مذکر بنتا ہے۔ اور اس کے معنی ماضی سے نکل کر حال اور مستقبل تک پھیل جاتے ہیں۔

(ب) یہ زبر والی یَ اور پہلے حرف پر جزم ان تینوں شکلوں میں موجود ہے۔ اور اس طرح یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ "مضارع مذکر غائب" کی پہلی پہچان ہی زبر والی یَ اور جزم ہے۔ چنانچہ واحد، تثنیہ اور جمع میں یہ دونوں (یَ جزم) موجود ہیں۔

(ج) ماضی کے تثنیہ میں تیسرے حرف (ل) کے آگے الف کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ الف مضارع کے تثنیہ میں بھی برقرار رہا ہے۔ اور ہمیشہ برقرار رہے گا۔ اسی طرح ماضی مذکر غائب کی جمع میں تیسرے حرف (ل) پر پیش اور واؤ کا اضافہ ہوا تھا۔ جو مضارع جمع مذکر غائب" میں بھی موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ لیکن جو چیز مضارع کی ان تینوں صورتوں (یَفْعَلُ۔ یَفْعَلَانِ۔ یَفْعَلُوْنَ) میں ہمیشہ استقلال سے نہیں رہ سکتی وہ یَفْعَلُ کا پیش ہے۔ اور یَفْعَلَانِ کا اور یَفْعَلُوْنَ کا نون ہے۔

(د) آپ نے دیکھا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ بعض ترکیبوں کی وجہ سے الفاظ کے آخری حرف پر آنے والے اعراب (زیر۔ زبر۔ پیش) ہٹ جاتے ہیں یا بدل جاتے ہیں۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کر سوچیں کہ اگر یَفْعَلَانِ اور یَفْعَلُوْنَ میں یہ نون (ن) نہ ہوتے تو مضارع مذکر غائب کی تینوں صورتیں یوں ہوتیں۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعَلَا۔ یَفْعَلُوْا۔ اگر تینوں صورتوں پر کوئی آفت آپڑتی تو ان میں سے ان کے آخری حروف اور شناخت کو خارج کرنا پڑتا اور اب جو کچھ بچتا وہ یہ ہوتا:۔

۱۔ مضارع مذکر غائب۔ یَفْعَلْ۔ اس لئے کہ آخری حرف کا پیش ساقط ہو گیا۔
۲۔ مضارع تثنیہ مذکر غائب۔ یَفْعَلْ۔ اس لئے کہ آخری حرف الف ساقط ہو گیا۔
۳۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ یَفْعَلْ۔ اس لئے کہ آخری حرف واؤ ساقط کرنا پڑا۔

دیکھئے کہ اب تین مختلف صورتوں کو کون پہچان سکے گا؟ ان میں تو کوئی فرق نہ رہا۔ سب واحد کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ یعنی تثنیہ اور جمع کی شکلیں ہی برقرار نہیں تو معنی کا فرق کیسے کیا جا سکتا ہے؟ لہذا سب کو مضارع واحد مذکر غائب سمجھا جائے گا۔ یہ وجہ ہے کہ تثنیہ اور جمع کے صیغوں میں حرف نون کا اضافہ کیا گیا تھا۔ تاکہ کسی آفت کے نازل ہونے پر اس نون کو قربانی کا بکرا بنا کر بھینٹ چڑھا دی جائے۔ اور اس نون کے چلے جانے کے بعد بھی تثنیہ اور جمع کی شکلیں اور شناخت باقی رہ جائے اور یَفْعَلَا اور یَفْعَلُوْا کو دیکھ کر صحیح معنی کئے جا سکیں۔

(ہ) یہ معلوم ہو چکا کہ زیر۔ زبر۔ پیش۔ ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ اسی لئے ان کا نام اعراب

رکھا گیا تھا۔ اَعراب جمع ہے عرب کی اور عرب خانہ بدوشوں اور ایک حالت پر رحم کر نہ رہنے والوں کو کہتے ہیں۔ یہی حال مذکورہ بالا نون کا بھی ہے کہ کبھی آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے لہٰذا اس نون کو نونِ اعرابی کہتے ہیں۔

سبق ۴۶۔ ماضی اور مضارع پر قرآنِ کریم سے پریکٹس۔

۱۔ وَاَمَّا مَنۡ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی (۹۲/۸)	۱۔ اور جس نے بخل (کنجوسی) کی اور بے پرواہ ہو گیا۔
۲۔ اَلَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَیَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ (۴/۳۷)	۲۔ وہ لوگ جو کنجوسی کرتے ہیں اور انسانوں کو کنجوسی کا حکم دیتے ہیں۔
۳۔ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یَّبۡخَلُ ۚ وَمَنۡ یَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا یَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِیُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۔ (سورۂ محمد ۴۷/۳۸)	۳۔ اور تم میں وہ بھی ہے جو کنجوسی کرتا ہے۔ اور جو کوئی کنجوسی کرتا ہے وہ اپنی ہی ذات سے کرتا ہے۔ اور اللہ تو غنی ہے اور تم سب (انسان) فقیر یعنی محتاج ہو۔

(الف) اِن تینوں آیتوں میں لفظ بُخۡلٌ آیا جو اسم مصدر ہے۔ یعنی "کنجوسی کرنا"۔ اس کے معنی ہوئے اور اس کا مادہ ب۔ خ۔ ل۔ ہوا۔ پھر اِس اسم مصدر سے فعل ماضی واحد مذکر غائب بَخِلَ آیا یعنی کنجوسی کی اُس مذکر یا مرد نے گذرے ہوئے زمانے میں۔ پھر اِس ماضی بَخِلَ کا مضارع واحد مذکر غائب یَبۡخَلُ آیا یعنی کنجوسی کرتا ہے یا کنجوسی کرے گا وہ ایک مرد۔ پھر یہی مضارع واحد مذکر غائب آفت زدہ صورت میں آیا لہٰذا آخری حرف "لام" سے پیش ساقط ہو کر یَبۡخَلۡ رہ گیا۔ وہ آفت کیا تھی جس نے پیش کو ہٹا دیا؟ یہ بات وقت آنے پر بتائی جائے گی۔ فی الحال آپ کو آفتوں سے بچا کر نکالنا اور آفتوں سے بچنے کا سامان فراہم کرنا مقصود ہے۔ جب آپ جس آفت سے بچنا سیکھ لیں گے وہ آفت سامنے کر دی جائے گی اور پھر وہ آفت نہ رہے گی۔ بلکہ رحمت بن جائے گی۔ پھر اُن ہی آیات میں مضارع جمع مذکر غائب یَبۡخَلُوۡنَ بھی آیا۔ جس کے معنی ہوئے کہ "وہ سب کنجوسی کرتے ہیں۔ یا کنجوسی کریں گے"۔ پھر آپ جانتے ہیں کہ اَمۡرٌ۔ حکم دینا۔ اسم مصدر ہے۔ اس کا فاعل آمِرٌ (حکم دینے والا) ہو گا۔ اور اس سے ماضی واحد مذکر غائب اَمَرَ ہو گا۔ یعنی حکم دیا اُس مرد نے زمانہ گذشتہ میں۔ اور اس سے مضارع واحد مذکر غائب ہو گا یَاۡمُرُ یعنی حکم دیتا ہے یا حکم دے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا مستقبل میں۔ چنانچہ دوسری آیت میں مضارع جمع مذکر غائب یَاۡمُرُوۡنَ آیا تھا۔ جس کے معنی ہیں کہ "وہ سب حکم دیتے ہیں زمانۂ حال میں یا حکم دیں گے وہ سب آنے والے زمانے میں"۔ اِن آیات میں مضارع تثنیہ مذکر غائب نہیں آیا ہے۔ باقی تمام شکلیں آگئی ہیں۔ لیکن آپ خود تثنیہ کی یہی شناخت الف کا اضافہ کر کے آگے "نونِ اعرابی" لگا دیں تو آیات میں آئے ہوئے تمام مضارعوں کے "تثنیہ مذکر غائب" یہ ہوں گے۔

۱۔ یَبۡخَلَانِ ۲۔ یَاۡمُرَانِ۔ ۱۔ وہ دونوں مرد بخل یا کنجوسی کرتے ہیں یا کریں گے"۔

۲۔ وہ دونوں مرد حکم دیتے ہیں یا حکم دیں گے۔

آپ نے اسمِ مصدر قَوْلٌ (کہنا) سے فعل ماضی کی گردان میں قَالَ۔ قَالَا۔ قَالُوْا۔ خوب اچھی طرح سمجھی اور استعمال کی ہے۔ اور یہ بھی پڑھا ہوگا کہ اس گردان میں واؤ کو الف سے بدلا گیا ہے۔ ورنہ گردان قَوَلَ۔ قَوَلَا۔ قَوَلُوْا ہونا چاہیے تھا۔ اب یہ سُن لیں کہ جس فعل میں واؤ کو الف سے بدلا جاتا ہے۔ اس کا مضارع بناتے وقت اس بدلے ہوئے واؤ کو واپس لانا پڑتا ہے۔ چنانچہ مضارع بنانے کے لئے قَالَ کو پہلے قُوْلُ بناؤ یعنی واؤ کو واپس بلاؤ۔ پھر اس نے پہلے زبر والی یٓ لگاؤ اور آخری حرف لام کو پیش دے دو تو مضارع واحد مذکر غائب یَقُوْلُ بنے گا اور تثنیہ یَقُوْلَانِ اور جمع یَقُوْلُوْنَ ہو جائیں گے۔ یعنی وہ کہتا ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں۔ وہ سب کہتے ہیں۔ یا کہے گا۔ یا کہیں گے۔ یا سب کہیں گے۔

(ج) ترجمہ:

۱۔ اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے (ہیں) جو کہتا ہے (کہتے ہیں) کہ ہم اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وہ مومنین کے ساتھ نہیں ہیں۔ یعنی جھوٹے ہیں۔

۱۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (۲/۸)

۲۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؟ (۲/۲۶)

۲۔ اور لیکن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے پس "وہ سب کہتے ہیں" کہ اس مثال کو پیش کرنے میں اللہ کا کیا ارادہ ہے۔؟

(د) یہاں "مضارع واحد مذکر غائب" اور "مضارع جمع مذکر غائب" دونوں آگئے ہیں۔ یہاں بھی آپ کو خود ہی "مضارع تثنیہ مذکر غائب" یَقُوْلَانِ بنانا پڑے گا۔ اسی لئے تینوں شکلیں بنانے کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

سبق ۴۷۔ مضارع کی متکلمانہ صورتیں۔

آپ نے قَالَ کی گردان میں واحد متکلم یعنی ایک بولنے والے کے لئے قُلْتُ (میں نے کہا) دیکھا تھا۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ مذکر ہو یا مؤنث دونوں ہی جب تنہا بولیں گے تو قُلْتُ کہیں گے۔ اسی طرح دو مرد یا دو عورتیں یا کئی مرد یا کئی عورتیں۔ یا ایک مرد اور چند عورتیں یا چند مرد اور عورتیں جب بولیں گی یا بولیں گے تو وہ سب قُلْنَا (ہم نے کہا) ہی کہیں گے۔ لہٰذا مضارع واحد متکلم میں خواہ عورت ہو یا مرد ہو وہ اَقُوْلُ (میں کہتا ہوں، میں کہتی ہوں، یا میں کہوں گا یا میں کہوں گی) کہے گا۔ یعنی اس ماضی مذکر واحد کے شروع میں زبر والا الف لگا دیا جائے گا۔ جس میں واؤ موجود ہو اور لام یا آخری حرف پر حسبِ سابق پیش آجائے گا۔ یاد رہے کہ مضارع واحد متکلم کی اولین شناخت زبر والا (ا) ہے۔ پھر

تثنیہ یا جمع متکلم بنانے کے لئے واحد مذکر غائب (قَوَلَ) سے پہلے زبر والا نُون (نَ) لگا دیا جائے گا۔ اور وہ قَوَلَ سے حسب قاعدہ نَقُوْلُ ہو جائے گا۔ اور اُس کے معنی ہوں گے " ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں یا مرد و عورت ملے جلے کہتے ہیں یا کہیں گے "۔

(ب) قرآن سے تعلق۔

ع۱ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ (مائدہ ۵/۱۱۶)

ع۲ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ (انعام ۶/۵۰)

ع۳ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (۳/۱۸۱)

ع۱ اور جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ تم لوگ مجھے اور میری ماں کو اللہ کی جگہ دو معبود بنالو۔ عیسیٰ نے جواب دیا تھا کہ تیری ذات پاک ہے۔ میرے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہوگا کہ میں ایسی بات کہتا ہوں یا کہوں گا۔ جس کا مجھے حق نہیں ہے۔ اگر میں نے کہا ہوتا تو یقیناً تجھے معلوم ہو گیا ہوتا۔

ع۲ " تم کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں " کہتا ہوں " (یا کہوں گا) کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ ہی میں غیب کو جانتا ہوں " (نہ غیب کو جانوں گا) اور نہ میں تم سے " کہتا ہوں " (یا کہوں گا) کہ میں فرشتہ ہوں۔

ع۳ یقیناً اللہ نے اُن لوگوں کا " قول " سن لیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور وہ خود غنی ہیں بہت جلد ہم " لکھیں گے " اُن کی یہ بات جو اُنھوں نے کہی ہے۔ اور یہ بھی کہ اُنھوں نے انبیاء کا ناجائز قتلِ عام کیا تھا اور " ہم کہیں گے " کہ تم لوگ جلا ڈالنے والے عذاب کا مزا لو "۔

(ج) آیات میں ماضی اور مضارع۔

اِن آیات میں آنے والے ماضی الگ کرلیں۔ " قَالَ " (ماضی واحد مذکر غائب) " قُلْتَ " (ماضی واحد مخاطب) " كُنْتُ " (ماضی واحد متکلم) " قُلْتُ " (ماضی واحد متکلم) " عَلِمْتَ " (ماضی واحد مخاطب) " سَمِعَ " (واحد مذکر غائب ماضی) " قَالُوْا " (ماضی جمع مذکر غائب) یہ سات ماضی کے صیغے قارئین پہلے سے جانتے ہیں۔ اب فعل مضارع مذکر غائب کے صیغے الگ کریں۔ " يَكُوْنُ " (مضارع واحد مذکر غائب ہے) اس کا ماضی مذکر " كَانَ " ہے۔ یہاں بھی قال کی طرح الف واؤ سے بدلا ہوا ہے۔ لہٰذا كَانَ میں واؤ واپس لائیں تو كَوَنَ واحد مذکر غائب بنا اس میں زبر والی یَ لگانے اور نون کو پیش دینے سے " يَكُوْنُ " مضارع واحد مذکر غائب بن گیا۔ جس کے معنی ہیں۔ " وہ ہوتا ہے یا وہ ہوگا "۔ پھر اَقُوْلُ (مضارع واحد متکلم) ہے۔ یعنی میں کہتا ہوں یا میں کہوں گا۔ پھر اَعْلَمُ (مضارع واحد متکلم ہے۔ یعنی میں جانتا ہوں

یا جان لوں گا۔ اس کے بعد "نَکْتُبُ" (مضارع جمع متکلم) ہے۔ یعنی ہم لکھتے ہیں۔ یا ہم لکھیں گے۔ پھر نَقُوْلُ بھی مضارع جمع متکلم ہے۔ یعنی ہم کہتے ہیں یا ہم کہیں گے۔

(د) استعمال شدہ اور سمجھی ہوئی فعل مضارع کی صورتیں۔

ان تمام صورتوں کے معنی آپ جانتے ہیں اور یہاں تک آپ کے سامنے جتنے ماضی آچکے ہیں۔ اُن سب کو آپ مضارع مذکر غائب کی تینوں حالتوں میں اور مضارع متکلم کی دونوں صورتوں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ صرف اسباق کو سمجھ سمجھ کر پڑھتے چلے جانا ہی کافی نہیں بلکہ پریکٹس اور عملی و زبانی و تحریری مہارت بھی ضروری ہے۔

تعداد	ماضی مذکر غائب	مضارع مذکر غائب	مضارع متکلم
واحد	بَخِلَ	يَبْخَلُ	أَبْخَلُ
تثنیہ	بَخِلَا	يَبْخَلَانِ	نَبْخَلُ
جمع	بَخِلُوْا	يَبْخَلُوْنَ	نَبْخَلُ
واحد	أَمَرَ	يَأْمُرُ	آمُرُ
تثنیہ	أَمَرَا	يَأْمُرَانِ	نَأْمُرُ
جمع	أَمَرُوْا	يَأْمُرُوْنَ	نَأْمُرُ
واحد	كَتَبَ	يَكْتُبُ	أَكْتُبُ
تثنیہ	كَتَبَا	يَكْتُبَانِ	نَكْتُبُ
تعداد	ماضی مذکر غائب	مضارع مذکر غائب	مضارع متکلم
جمع	كَتَبُوْا	يَكْتُبُوْنَ	نَكْتُبُ
واحد	كَانَ وہ ہوا	يَكُوْنُ وہ ہوتا ہے یا وہ ہو گا	أَكُوْنُ میں ہوتا ہوں یا میں ہوں گا
تثنیہ	كَانَا وہ دونوں ہوئے	يَكُوْنَانِ وہ دونوں ہوتے ہیں یا ہوں گے	نَكُوْنُ ہم ہوتے ہیں۔ یا ہم ہوں گے۔
جمع	كَانُوْا وہ سب ہوئے	يَكُوْنُوْنَ وہ سب ہوتے ہیں یا ہوں گے	نَكُوْنُ ہم ہوتے ہیں۔ یا ہم ہوں گے

سبق ۴۸۔ عملی مشقیں۔ اب ہمیں سکھاؤ۔

(الف) مضارع میں تبدیل کردیں۔

١ شَرِبَ ٢ حَمِدَ ٣ سَمِعَ ٤ صَغُرَ ٥ حَفِظَ ٦ لَبِسَ ٧ جَهِلَ ٨ شَهِدَ ٩ خَرَجَ ١٠ نَصَرَ ١١ دَخَلَ ١٢ قَتَلَ۔

(ب) مؤنث اور مذکر الگ کرو اور معنی لکھو۔

١ هُوَ ٢ اَنْتَ ٣ هَا ٤ ذٰلِكَ ٥ اَرْضٌ ٦ اُولٰئِكَ ٧ اَسْمَاءُ ٨ تِلْكَ ٩ ذَانِكَ ١٠ تَانِكَ ١١ هٰؤُلَاءِ ١٢ نَارٌ ١٣ كُنْتُ ١٤ هُنَّ ١٥ اَنْتُنَّ ١٦ لَكَ ١٧ هٰذِهِ ١٨ نَحْنُ ١٩ كُنْتَ ٢٠ دَرَّاجَةٌ ٢١ خَلِيْفَةٌ ٢٢ حِمَارٌ ٢٣ نَهْرٌ ٢٤ سَفِيْنَةٌ ٢٥ عَرَبَةٌ ٢٦ كَبِيْرٌ ٢٧ رَجُلٌ ٢٨ شَفَةٌ ٢٩ ظَهْرٌ ٣٠ عَيْنٌ۔

(ج) ترجمہ کریں۔

١ ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ رَاكِبًا فِي السَّيَّارَةِ ٢ اَكَلْتُ خُبْزًا بِاللَّبَنِ ٣ مَدْرَسَةُ الْبَنِيْنَ خَلْفَ الْمَسْجِدِ ٤ اَلْكَلْبُ كَانَ فِي السُّوْقِ ٥ الطَّاوِلَةُ الْكَبِيْرَةُ فِي الْمَكْتَبِ ٦ هٰذَا بَيْتُ حَامِدٍ ٧ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٨ اِبْنُ مَنْ هُوَ ٩ قَرَءْتُ الْكِتَابَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ١٠ هٰذَا اَوَّلُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ ١١ اَلْعِشَاءُ قَبْلَ الْفَجْرِ ١٢ نَظَرْتُ اِلَى السَّمَاءِ ١٣ اَلسَّمَاءُ فَوْقَ الْاَرْضِ ١٤ اَلْمَدْرَسَةُ اَمَامَ بَيْتِيْ ١٥ اَكَلْتُ الطَّعَامَ مَعَ الْاَبِ۔

(د) سب کی جمع اور تثنیہ بنا ڈالیں۔

رَجُلٌ - اِمْرَأَةٌ - قَادِرٌ - عَادِلٌ - خَادِمٌ - بِنْتٌ - اِبْنٌ - قَاتِلٌ - نَاصِرٌ - سَبُّوْرَةٌ - كِتَابٌ - قَاعِدٌ - عَالِمٌ - سَاكِتٌ - سَالِمٌ - مُفْلِسٌ - بَابٌ - لَاعِبَةٌ - لَاعِبٌ - مَسْجِدٌ - هٰذَا - هُوَ - هٰذِهِ - ذٰلِكَ - تِلْكَ۔

(ه) الفاظ میں ترجمہ کردیں۔

١ پہلا شخص ٢ تیرہ عورتیں ٣ چوتھی عورت ٤ ساتواں سال ٥ ایک سو بیس کتابیں ٦ چالیس سال ٧ بارھویں جماعت ٨ تین سو ساٹھ دن ٩ تیسرا دن ١٠ چھٹا مہینہ۔

(ق) اِن اصطلاحات کو عملاً سمجھاؤ۔

۱۔ اسم فاعل لکھو ۲۔ کوئی اسم اشارہ لکھو ۳۔ ایک اسم ضمیر بتاؤ ۴۔ اسم مفعول بتاؤ۔ ۵۔ فتح کیا چیز ہے ۶۔ ضمہ لکھ کر بتاؤ ۷۔ معرفہ اور اسم نکرہ کی مثالیں لکھو ۸۔ واحد مخاطب پر جملہ لکھو ۹۔ ماضی اور مضارع کا فرق بتاؤ ۱۰۔ ایک اضافی جملہ لکھو ۱۱۔ صفت اور موصوف کا فرق بتاؤ ۱۲۔ مضاف اور مضاف الیہ کا فرق لکھو ۱۳۔ شمسی حروف لکھو اور شمسی کہلانے کی وجہ بیان کرو ۱۴۔ تمام اعراب لکھ کر دکھاؤ۔

(ر) اعراب لگاؤ۔

۱۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۲۔ قال الرسول ۳۔ سمعت قرانا۔ ۴۔ جئت من الحج الی وطنی ۵۔ انت مراۃ عقیلۃ ۶۔ من قال ۷۔ من یقول ۸۔ ذھبنا الی المدرسۃ ۹۔ ھذہ نار وھذا ماء ۱۰۔ التلمیذ عاقل۔

سبق ۴۹۔ مضارع مجہول بھی ہوتا ہے۔

جس طرح ماضی معروف کے ساتھ ماضی مجہول لگا رہتا ہے اسی طرح فعل مضارع بھی معروف و مجہول ہو سکتا ہے۔ فعل ماضی معروف و مجہول کی گردانیں اور مشقیں گذر چکی ہیں۔ فعل ماضی معروف سے ماضی مجہول بنانے کی ترکیب یہ تھی کہ فعل ماضی معروف کے فاءِ کلمہ یعنی پہلے حرف کو پیش اور عینِ کلمہ یعنی دوسرے حرف کو زیر دینے سے ماضی مجہول بنتا ہے۔ مثلاً۔ کَتَبَ (اُس مذکر نے لکھا) سے کُتِبَ (وہ مذکر لکھا گیا) بن جاتا ہے۔ قَتَلَ زَیْدٌ (زید نے قتل کیا) قُتِلَ زَیْدٌ (زید قتل کیا گیا)

مضارع معروف سے مضارع مجہول بنانے کے لئے مضارع کے شروع میں آنے والی مضارع کی علامت یا شناخت (یَ۔ اَ۔ نَ وغیرہ) کو پیش دیا جاتا ہے اور دوسرے حرف یعنی عین کلمہ کو زبر لازم ہے۔ یعنی جہاں جہاں مضارع کے عین کلمہ پر پیش یا زیر آتا ہو وہاں بھی مجہول کے لئے زبر دیا جائے گا۔ اور جہاں پہلے ہی عینِ کلمہ پر زبر ہے وہ برقرار رہتا چلا جائے گا۔ مثلاً۔

۱۔ یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے) مضارع معروف اور اس کے عین کلمہ یعنی تُ پر پیش ہے۔ اس سے مضارع مجہول یُکْتَبُ (وہ لکھا جاتا ہے) (یا وہ لکھا جائے گا) ہو گا۔ یہاں پیش کو زبر سے بدل کر مضارع مجہول بن گیا ہے۔

۲۔ یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) مضارع معروف ہے اور اس کے عین کلمہ (رِ) پر زیر ہے۔ اس سے مضارع مجہول یُضْرَبُ (وہ پٹتا ہے) یا (وہ پیٹا جائے گا)

۳۔ یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے) مضارع معروف ہے اور عینِ کلمہ پر پہلے ہی زبر ہے جو مجہول بنتے ہوئے بھی

برقرار رہے گا۔ لہٰذا مجہول یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) ہوگا۔

وہ وقت یاد کریں جب آپ کو بے روک آگے بڑھانے کے لئے یہ اجازت دیدی گئی تھی کہ مادہ کے تینوں حروف پر بے دھڑک زبریں لگاکر ماضی بناتے جاؤ۔ دیکھئے یہاں بھی زبر نے آپ کا ساتھ دیا ہے۔ لہٰذا اسی قاعدے سے مضارع معروف کی جتنی شکلیں آپ نے سیکھی ہیں سب کو مضارع مجہول کی گردان میں تبدیل کردیں۔

نوٹ ۱:- قَالَ کا مجہول قِيْلَ ہے۔ یعنی (وہ کہا گیا)
یَقُوْلُ کا مجہول یُقَالُ ہے۔ یعنی (وہ کہا جاتا ہے)

نوٹ ۲:- قِيْلَ کی گردان۔ ۱ قِيْلَ ۲ قِيْلَا ۳ قِيْلُوْا ۱ قِيْلَتْ ۲ قِيْلَتَا ۳ قُلْنَ۔
باقی گردان معروف کی طرح ہے۔

یُقَالُ کی گردان۔ ۱ یُقَالُ ۲ یُقَالَانِ ۳ یُقَالُوْنَ ۴ اُقَالُ ۵ نُقَالُ (میں کہا جاتا ہوں) (ہم کہے جاتے ہیں)

سبق ۵۰۔ افعال کا ماضی، حال اور مستقبل میں ظہور۔

قارئین نے "ماضی مطلق" "ماضی قریب" اور "ماضی بعید" کو ظاہر کرنے والے جملے بنانا سیکھ لئے تھے۔ اب چونکہ آپ کو فعل مضارع کی چند ایک صورتیں بھی معلوم ہو چکیں لہٰذا ضروری ہے کہ اب ماضی کے ساتھ حال اور مستقبل کو ظاہر کرنے والے جملے بھی معلوم ہو جائیں۔ لہٰذا پھر دہرائیے کہ یہاں تک ہمیں کیا کیا معلوم ہے؟

۱ ماضی مطلق :- کَتَبْتُ ۔ "میں نے لکھا"۔ ماضی میں کب لکھا معلوم نہیں۔
۲ ماضی قریب :- قَدْ کَتَبْتُ ۔ "میں نے لکھا ہے"۔ یعنی ابھی ابھی لکھا ہے۔
۳ ماضی بعید :- کُنْتُ کَتَبْتُ ۔ "میں نے لکھا تھا"۔ عرصہ گذر گیا ہے۔
۴ ماضی استمراری :- کُنْتُ اَکْتُبُ ۔ میں لکھا کرتا تھا۔ میں لکھتا تھا۔ یعنی ماضی میں ایک کام لگاتار کیا کرتا تھا۔
۵ زمانۂ حال :- اَکْتُبُ ۔ "میں لکھتا ہوں۔ یعنی اس وقت لکھ رہا ہوں"۔
۶ زمانۂ مستقبل قریب :- سَاَکْتُبُ ۔ "ابھی ابھی لکھوں گا"۔
۷ زمانۂ مستقبل بعید :- سَوْفَ اَکْتُبُ ۔ "پھر کبھی لکھوں گا"۔
۸ ماضی احتمالی :- اَکُوْنُ اَکْتُبُ ۔ "میں نے لکھا ہوگا"۔

نوٹ :- س اور سَوْفَ اور قَدْ اپنی اسی صورت میں ہر صیغے کے ساتھ آئیں گے۔ یعنی یہ کَانَ کی طرح گردانی صورت نہ بدلیں گے۔

(ب) پہلے حصہ کا آخری سبق قرآن کریم سے لیجیے۔

۱ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ (۴۳/۴۴)	۱ یقیناً قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے

۲ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (۳۷/۱۷۰)
۳ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (۴۰/۷۰)
۴ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ (مریم ۱۹/۷۹)
۵ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ (مریم ۱۹/۸۲)
۶ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ (۴۰/۴۴)
۷ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (۴۰/۶۰)

یاد دہانی ہے تم سب سے باز پرس ہوگی۔
۲ چنانچہ انھوں نے اس سے کفر کیا ہے انھیں کفر کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔
۳ جن لوگوں نے کتابوں کا اور رسولوں کے ساتھ بھیجے ہوئے سامان کا کفر کیا ہے وہ نتیجہ دیکھ لیں گے۔
۴ جو کچھ وہ کہتا ہے ہم عنقریب دیکھ لیں گے۔
۵ عنقریب وہ اُن کی عبادت کا کفر کریں گے۔ ۶ جو کچھ میں کہتا ہوں عنقریب تم اُسے یاد کیا کرو گے ۷ یقیناً جو لوگ ہماری عبادت ازراہِ تکبر چھوڑتے ہیں عنقریب بڑی ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

نوٹ :۔ جب مضارع کے ساتھ زبر والا سین (سَ) یا (سَوْفَ) لگ جاتا ہے فعل مضارع کو لازماً مستقبل کے معنی میں رکھنا پڑتا ہے۔ وہ زمانۂ حال سے نکل جاتا ہے۔

سبق ۱۵۔ فِعل اَمر۔ یعنی حکم دینے والے الفاظ بنانا۔

آپ یہ جانتے ہیں۔ کہ فعلِ ماضی اور فعلِ مضارع میں "عینِ کلمہ" پر یعنی درمیانی حرف پر۔ یعنی عین کی جگہ آنے والے حرفوں پر کبھی "زبر" کبھی "زیر" اور کبھی پیش آتا ہے۔ اور یہ تبدیلیاں کسی معقول اور قابل فہم قانون کے ماتحت نہیں ہوتیں۔ بلکہ عرب کے باشندوں کی تقلید کی وجہ سے یہ تبدیلیاں عربی زبان کے ساتھ لپٹی چلی آرہی ہیں۔ اور زبان میں کوئی مدد دینے یا سہولت فراہم کرنے کے بجائے اور اُلجھن پیدا کرتی ہیں۔ اور اگر اس زبان نے کبھی ترقی کی تو دانشورانِ قوم ان پابندیوں سے زبان کو آزاد کرا دیں گے۔ جیسا کہ ترقی یافتہ اقوام نے اپنی زبانوں کو ہمہ گیر بنانے کے لئے کیا ہے۔ فی الحال تو عربوں نے جو طرزِ ترقی اختیار کیا ہے۔ اس میں قرآنِ کریم والی عربی زبان تو تباہ ہو کر رہ گئی ہے۔ البتہ ایک ٹوٹی پھوٹی (مُکسّر) دوغلی زبان ترقی کر رہی ہے یعنی قرآن سے دُور تر ہوتی جا رہی ہے۔ اسی اصول کے ماتحت ابتدا میں آپ پر یہ مصنوعی پابندی نہ لگائی گئی تھی، اور کہہ دیا گیا تھا کہ فعل ماضی میں تینوں حروف پر زبر لگا دیا کریں۔ زیر، زبر اور پیش اُن مقامات پر لگانا ضروری ہیں جہاں جہاں قاعدہ اور قانون تقاضہ کرتا ہے۔ اور ہمیں ترقی میں مدد ملتی ہے۔

۲۔ یہ تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ۔ فعل اَمر۔ مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ اور مضارع کے زیر و زبر اور پیش کا خیال رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو فعل مضارع سکھانے سے پہلے "فعل امر" کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔

(الف) فعلِ اَمر بنانے کا قاعدہ !

فعلِ امر بنانے کے لئے کوئی بھی فعل مضارع واحد مذکر غائب " لے لو اور ۲ اُس میں سے مضارع کی علامت (ی) کو الگ کر دو۔ مثلاً ہم کسی کو حکم دیتے ہیں یا کسی سے درخواست کرتے ہیں کہ " تو کرم کر" لہٰذا کَرُمَ ماضی سے یَکْرُمُ مضارع ہے۔

فعلِ ماضی	فعلِ مضارع	فعلِ امر
کَرُمَ	یَکْرُمُ	اُکْرُمْ
کرم کیا	کرم کرتا ہے	تو کرم کر
ضَرَبَ	یَضْرِبُ	اِضْرِبْ
مارا	مارتا ہے	تو مار
سَمِعَ	یَسْمَعُ	اِسْمَعْ
سُنا	سُنتا ہے	تو سُن

۱ اس کے شروع کی ۔ی۔ جو مضارع کی نشانی تھی گرا کر ۔کْرُمُ۔ باقی رہا ۲ اب اس باقی صورت سے پہلے ایک الف لگا دو تو اُکْرُمُ بن گیا ۳ اس گونگی صورت کو بولنے والی بنانے کے لئے اس الف پر پیش لگا دو۔ اور آخری حرف یعنی میم کا پیش گرا کر جزم لگا دیں۔ فعلِ امر " اُکْرُمْ " ہو گیا۔ اور اس کے معنی ہوئے کہ " تو کرم کر " ۴ یہاں الف پر پیش اس لئے دیا گیا ہے کہ مضارع کے " عین کلمہ " پر پیش تھا۔ مگر جن مضارعوں کے درمیانی حروف پر زیر یا زبر ہوا کرے وہاں بے دھڑک اس الف پر زیر لگا کر فعل امر بنتا چلا جاتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ کَرُمَ بھی درمیانی حرف پیش والا نہ ہوتا کہ ہم ہر جگہ الف پر زیر لگا نا بنا کر چھٹی کر جاتے اور معنی بھی خود بخود ٹھیک رہتے ؟

لہٰذا پڑھنا ہے تو ڈرنا کیا ہے

(ب) اگر حکم عورت کو دیا جائے ؟

عورتوں کے ساتھ حکم بھی ذرا نرمی سے دیا جانا چاہیے۔ لہٰذا جو صورت مردوں کے حکم نے اختیار کی ہے۔ اُس کے آگے ایک زیر والی ۔یِ۔ کا اضافہ کر دینا کافی ہے۔ اُکْرُمْ سے اُکْرُمِیْ۔ اِضْرِبْ سے اِضْرِبِیْ۔ اور اِسْمَعْ سے۔ اِسْمَعِیْ۔ (اے خاتون تو کرم فرما، تو مار، تو سُن)

(ج) واحد، تثنیہ اور جمع کے احکام

مذکر	واحد	اُکْتُبْ	تو مرد لکھ	واحد	کُنْ	تو (مرد) ہو جا
	تثنیہ	اُکْتُبَا	تم دونوں مرد لکھو	تثنیہ	کُوْنَا	تم دو (مرد) ہو جاؤ
	جمع	اُکْتُبُوْا	تم سب مرد لکھو	جمع	کُوْنُوْا	تم سب (مرد) ہو جاؤ
مؤنث	واحد	اُکْتُبِیْ	تو عورت لکھ	واحد	کُوْنِیْ	تو (عورت) ہو جا
	تثنیہ	اُکْتُبَا	تم دو عورتیں لکھو	تثنیہ	کُوْنَا	تم دو (عورت) ہو جاؤ
	جمع	اُکْتُبْنَ	تم سب عورتیں لکھو	جمع	کُنَّ	تم سب (عورت) ہو جاؤ